بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام میں والدین کے حقوق

تالیف

پیر طریقت حضرت
علامہ مولانا الحاج
محمد یوسف علی
صاحب نگینہ
مدظلہ العالی

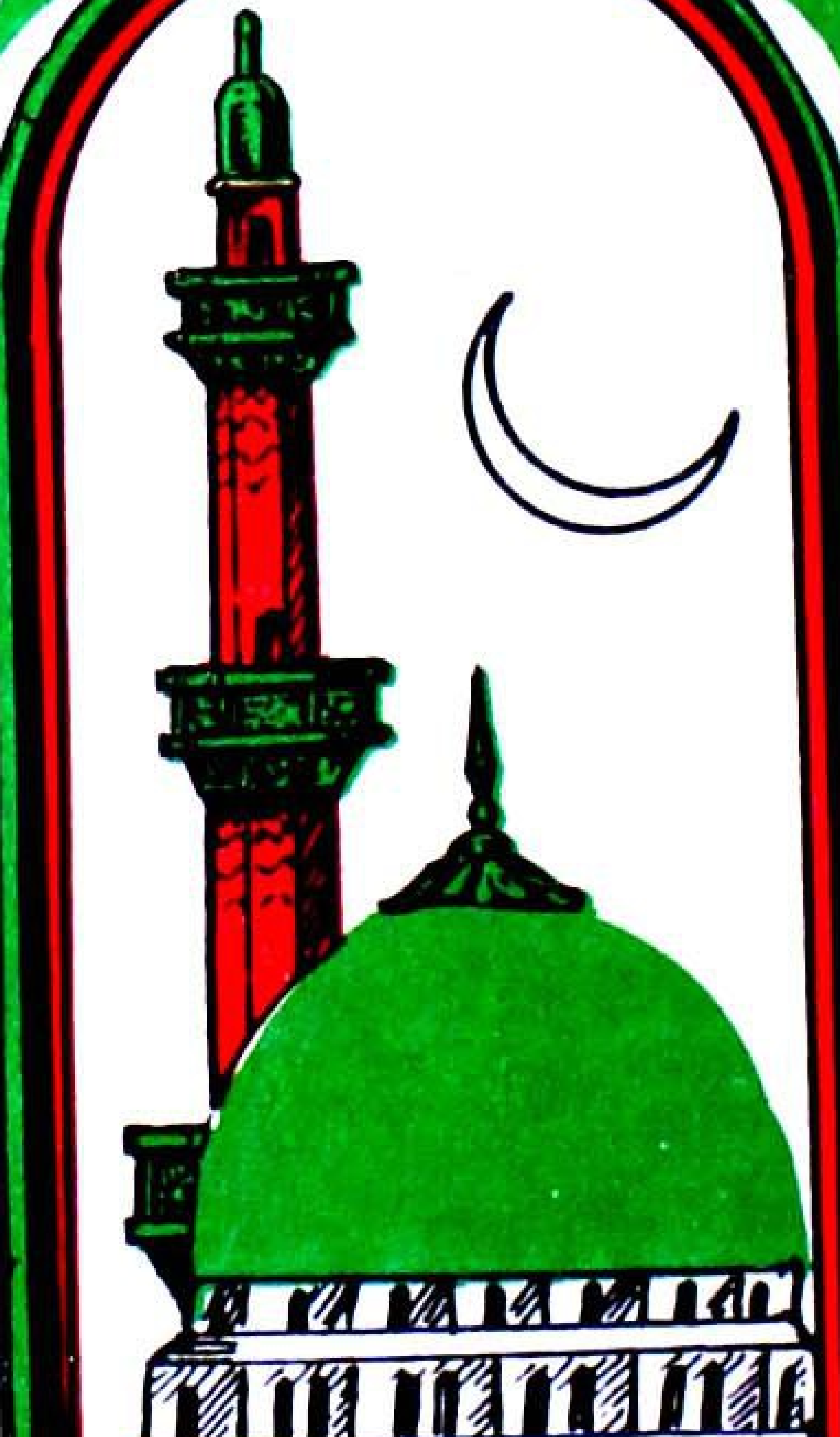

ترتیب

منیر احمد
یوسفی
ایم اے

فون
۷۶۵۱۳۵۸
۷۶۵۱۳۶۲
۳۵۶۹۹۶

Marfat.com

برائے

ایصالِ ثواب

شیخ نذیر حسین مرحوم
شیخ مظہر حسین مرحوم
شیخ ظفر حسین مرحوم
شیخ اقبال حسین مرحوم
شیخ الطاف حسین مرحوم

شیخ منظہر حسین مرحوم

جو صاحبان اس کتاب کو پڑھیں وہ مرحومین کے لیئے ایصالِ ثواب اور دُعائے خیر کریں۔ (شکریہ)

مبلغ -/5 روپے نقد بھیج کر کتاب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

محمد ذیشان پائپ سٹور

رحمان گلی نمبر ۷، نشتر روڈ لاہور۔ ۵۴۰۰۰۔

فون:- 7651358 - 7651362 - 356996

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	عرضِ حال	۷
۲	انتساب	۸
۳	پیش لفظ	۹
۴	پہلی فصل آیات قرآنی	۱۱
۵	فصل دوم	۳۴
	ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں ارشادات نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بارک وسلم	
۶	ماں باپ کا ساتھ حسن سلوک کا درجہ	۳۴
۷	ماں کے ساتھ نیک سلوک	۳۵
۸	ماں باپ کی طرف محبت سے دیکھنا حج مبرور کے ثواب کے برابر ہے۔	۳۶
۹	ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ	۳۷
۱۰	ماں باپ جنت اور دوزخ ہیں	۳۷
۱۱	اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی رضامندی اور ناراضگی میں ہے	۳۸
۱۲	اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں۔	۳۸
۱۳	جنت کے دروازوں میں سب سے بہتر دروازہ والد ہے۔	۳۹
۱۴	والدین سے نرم گفتگو	۳۹
۱۵	ماں باپ سے حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تم سے حسن سلوک کرے گی۔	۴۰
۱۶	والدین سے نیکی کرو اگرچہ وہ ظلم کریں	۴۰

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۷	والدین کی دُعا	۴۱
۱۸	والدین کا احترام	۴۲
۱۹	والدین سے حُسنِ سلوک عمر و رزق میں برکت کا باعث ہے	۴۳
۲۰	جزائے والدین	۴۳
۲۱	گھر میں آتے جاتے ماں باپ کو سلام کرنا	۴۴
۲۲	اگر گناہ کا کام نہ ہو تو والدین کی اطاعت کی جائے۔	۴۵
۲۳	جہاد اور والدین کی خدمت	۴۷
۲۴	ماں کی خدمت، جہاد اور جنت	۴۷
۲۵	ماں باپ کی خدمت میں حج، عمرہ اور جہاد کا ثواب	۴۸
۲۶	ماں باپ کے سامنے ہنسنے اور ہنسانے کی فضیلت	۴۹
۲۷	بیعت ہجرت کے لئے والدین کو ردتا ہوا چھوڑنے والے کے لئے نصیحت	
۲۸	ماں باپ کے لئے سامانِ زیست کی تگ و دو کرنا جہاد	۵۰
	فی سبیل اللہ کا ثواب رکھتا ہے	
۲۹	ماں باپ کو گالی دینا گناہِ کبیرہ ہے	۵۰
۳۰	والدین کو پلتے اور جنت میں نہ جاتے۔	۵۱
۳۱	جو والدین پر لعنت کرے اس پر اللہ جل جلالہٗ کی لعنت	۵۲
۳۲	ماں باپ کو گھُور کر تیز نظر سے دیکھنا	۵۳
۳۳	ماں باپ کی نافرمانی گناہِ کبیرہ ہے	۵۳
۳۴	ماؤں کی نافرمانی حرام ہے	۵۴
۳۵	ماں باپ کے قاتل کے لئے سخت ترین عذاب	۵۴
۳۶	ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔	۵۵
۳۷	والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا مل جاتی ہے۔	۵۵
۳۸	والدین کی وفات کے بعد حُسنِ سلوک	۵۶
۳۹	ماں باپ کا مرنے کے بعد درجہ بلند ہونا۔	۵۶
۴۰	والدہ کے لئے طلبِ مغفرت	۵۷

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۴۱	والدین کے لئے مرنے کے بعد اولاد کی دُعا۔	۵۷
۴۲	وصال شدہ والدین کے لئے دُعا کرنے والا نافرمان بیٹا بھی نیکوکار لکھا جاتا ہے	۵۹
۴۳	مرنے کے بعد اولاد کا صدقہ و خیرات کرنا۔	۵۹
۴۴	وصال شدہ ماں کے نام کنواں لگوانا	۶۰
۴۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گواہ بنا کر ماں کے نام باغ صدقہ کرنا	۶۱
۴۶	ماں باپ کی مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا۔	۶۲
۴۷	ماں باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرنا	۶۲
۴۸	وصال شدہ ماں کی طرف سے حج	۶۳
۴۹	باپ کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے کا حکم	۶۴
۵۰	ماں باپ کی سوتیلی بیویوں کا احترام اور حسن سلوک	۶۵
۵۱	رضاعی والدہ کا مقام	۶۵

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۵۲	ماں کی بہن سے حسنِ سلوک	۶۶
۵۳	جس کے ساتھ باپ سلوک کرتا تھا اُس کے ساتھ سلوک کرنا	۶۶
۵۴	ماں باپ کی قبر پر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہونا۔	۶۸
۵۵	ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرنے والے کو بھی برابر اجر ملتا ہے	۶۸
۵۶	جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر کی دوری سے۔	۶۸
۵۷	حدیث آمین	۶۹
۵۸	بے دین ماں باپ کی ہدایت کے لئے بزرگوں سے دُعا کروانا	۷۰
۵۹	کافر باپ کی طرف سے وصیت کئے جانے میں حکم اور ایصالِ ثواب	۷۲
۶۰	ماں باپ کے لئے نفل نماز کا ثواب	۷۳
۶۱	والدین سے حسنِ سلوک کرنے والے کا درجہ	۷۳
۶۲	بیٹے کا مال	۷۴
۶۳	فصل سوئم، واقعات اور حکایات	[illegible]

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۶۴	واقعہ نمبر۱	۷۵
۶۵	واقعہ نمبر۲	۷۶
۶۶	حکایت نمبر۳	۷۶
۶۷	حکایت نمبر۴	۷۸
۶۸	واقعہ نمبر۵ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۷۸
۶۹	ماں کی مامتا حکایت نمبر۶	۷۹
۷۰	حکایت نمبر۷-۸	۸۰
۷۱	حکایت نمبر۹	۸۱
۷۲	ماں کی خدمت ماں کی دعا حکایت نمبر۱۰	۸۲
۷۳	حکایت نمبر۱۱	۸۳
۷۴	واقعہ نمبر۱۲، ۱۳	۸۴
۷۵	حضرت جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ نمبر۱۵	۸۵
۷۶	ماں باپ کی دعا کا اثر حکایت نمبر۱۶	۸۷
۷۷	ماں سے اجازت اور ماں کی نصیحت حکایت نمبر۱۷	۸۹
۷۸	گائے کا قصہ واقعہ نمبر۱۸	۹۰
۷۹	تین مسافروں کا قصہ واقعہ نمبر۱۹	۹۲
۸۰	شفقت پدری واقعہ نمبر۲۰	۹۵
۸۱	باپ کا قرضہ دینا واقعہ نمبر۲۱	۹۶
۸۲	چچا مثل باپ کے واقعہ نمبر۲۲	۹۷
۸۳	ماں کی ناراضگی واقعہ نمبر۲۳	۹۸
۸۴	ہر جمعہ کو ماں کی قبر کی زیارت واقعہ نمبر۲۴	۹۹
۸۵	باپ کی توبہ کا سبب بیٹی واقعہ نمبر۲۵	۱۰۰
۸۶	فصل چہارم اولاد کے حقوق	۱۰۲
۸۷	پہلا حق:- تحفظِ جاں	۱۰۳
۸۸	فوائد	۱۰۴
۸۹	دوسرا حق:- کان میں اذان	۱۰۷
۹۰	تیسرا حق:- حق رضاعت	۱۰۹
۹۱	چوتھا حق:- اولاد کے درمیان عدل	۱۱۰
۹۲	پانچواں حق:- رزقِ حلال پر پرورش	۱۱۱
۹۳	چھٹا حق:- اچھی تعلیم اور تربیت اخلاق	۱۱۲
۹۴	ساتواں حق:- نکاح اور شادی کی ذمہ داری	۱۱۹

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۹۵	اسناد اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ	۱۲۲
۹۶	اسناد دعائے نور	۱۲۵
۹۷	رات کو سوتے وقت کے عملیات	۱۳۰
۹۸	لوحِ قرآنی : قوّتِ حافظہ کی دعائیں	۱۳۱
۹۹	قرآنِ کریم پڑھنے کی فضیلت	۱۳۲
۱۰۰	اسمائے مقدسہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم	۱۳۴
۱۰۱	اسناد دعائے قدحِ معظم مکرّم	۱۳۷
۱۰۲	پانچ نمازوں کے بعد پڑھنے کی تسبیح	۱۳۸
۱۰۳	دعائے قدحِ معظم مکرّم	۱۳۹
۱۰۴	آیات الخوف اور آیات الحرس	۱۴۷
۱۰۵	کوئی کام مشکل اور دشوار ہونے کے وقت کی دعا	۱۵۰
۱۰۶	دعائے جمیلہ	۱۵۷
۱۰۷	آیاتِ شفاء	۱۶۰
	حالتِ زچگی کی دعا	۱۶۳
	ایامِ حیض کی دعا	۱۶۴
	زبانیِ علم کی دعا	"
	زبان کی لکنت کی دعا	"
	نفاق، ریا وغیرہ سے بچنے کی دعا	۱۶۵
	دعائے طلبِ اولاد	"
	منڈی یا بازار میں داخل ہونے کی دعا	"
	بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعا	"
	بیت الخلاء سے نکلنے کے وقت کی دعا	"
	قوی قوت کے لیے	۱۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
	گناہوں کی بخشش اور عملی نامہ کو بھاری کرنے کیلئے دُعا	″
	تزکیہ نفس کے لیے دُعا	″
	گھر سے سفر کے لیئے نکلتے وقت کہئے	″
	سواری پر سوار ہونے کی دُعا	١٦٦
	قبرستان میں داخل ہونے کی دُعا	١٦٧
	سخت مصیبت سے پناہ کی دُعا	″
	فکر وغم میں کہئے	″
١٠٨	سَیِّدُ الاِستِغفار	١٦٨
	دُعائے امن	″
١٠٩	عمل مجرّب واکسیر	١٦٩
١١٠	نماز پڑھنے کا طریقہ	١٧٠

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
١١١	نماز کے بعد کی دُعائیں واذکار	١٧٥
١١٢	اوقاتِ مکروہ	١٧٦
١١٣	تعداد رکعات	١٧٧
١١٤	نمازِ وتر	″
١١٥	دُعائے قنوت	١٧٨
١١٦	جب نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے	″
١١٧	نماز قضائے حاجات	١٧٩
١١٨	دُعا	١٨٠
١١٩	کلماتِ خیر وبرکت	١٨١
١٢٠	اللہ جلّ شانہٗ کے ذکر کی فضیلت کا بیان	١٨٢
١٢١	اسم اعظم اور دُعا کی قبولیّت میں اُس کے اثر کا بیان	١٨٩
١٢٢	فضائلِ درودِ شریف	١٩٢

Marfat.com

عرضِ حال

"اسلام میں والدین کے حقوق" کے بارے میں یہ کتاب اراکین بزم ضیائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی خواہش پر سیدی مرشدی عالم علمی فاضل لوذعی ابین علم لدنی حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف علی صاحب نگینہ مدظلہ العالی نے تحریر فرمائی ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اولادیں ماں باپ کے ادب واحترام اور حقوق کی ادائیگی کے بارے غافل ہیں اور اکثریت کو تو علم ہی نہیں کہ ماں باپ کے کیا حقوق ہیں یہ کتاب بفضلہٖ تعالیٰ حقوقِ والدین سے آگاہی کے لئے بڑی مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی نے حرف بہ حرف کتاب پڑھ کر ضروری اصلاح بھی فرمائی اور پیش لفظ بھی تحریر فرما کر احسان فرمایا۔ جناب چوہدری محمد یوسف صاحب سلطانپورہ والوں نے کتاب کی اشاعت کے مختلف مراحل میں نگرانی فرما کر مہربانی فرمائی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد اس کتاب کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے صدقہ سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہر پڑھنے والے کے لئے ادائیگی حقوق میں ممد ومعاون ثابت ہو۔ آمین ثم آمین۔

کتاب کی اشاعت اور حوالہ جات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے پھر بھی اہلِ بصیرت سے التماس ہے کہ کسی قسم کی کوئی لفظی یا عبارت کی غلطی محسوس فرمائیں تو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

منیر احمد یوسفی عفی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

انتساب

"اسلام میں والدین کے حقوق" نامی تالیفِ لطیف سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سیّدی مرشدی امینِ علمِ لدنی پیرِ طریقت راہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یوسف علی صاحب نگینہ مدظلہ العالی کے والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اور تمام ایمان والے والدین جو اس دُنیا سے وصال کر چکے ہیں کے نام منسوب کی جاتی ہے۔

نیاز آگین
مُنیر احمد یوسفی عفی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اسلام، ہمہ گیر نظامِ زندگی کا نام ہے، وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے راہنما اصول بیان کرتا ہے۔ اس کا دائرہ فرد سے معاشرہ تک، ملک سے بین الاقوامی سطح تک بلکہ دنیا سے آخرت تک کے احکامِ زندگی پر محیط ہے۔ آج جب کہ دوسری قومیں اسلام کے زرّیں اُصول سے استفادہ کر رہی ہیں۔ ہم نے اسلامی احکام کا داخلہ اپنی زندگی میں بند کر رکھا ہے اور یہی ہماری اس وقت کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم کی تعلیمات اور سُنتوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی کے ہر میدان میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کیں اور دنیا بھر کی ترقی یافتہ قوموں کو علم و عمل اور جنگ کے میدانوں میں شکست دی۔ ایک ہم ہیں کہ ہر میدان میں پیچھے ہی پیچھے جا رہے ہیں ؎

وہ معزّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

ایسا کیوں ہے؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری مسجدوں، خانقاہوں اور دانش گاہوں میں تعلیم و تلقین کا وہ اہتمام نہیں رہا جو کسی وقت ہوتا تھا۔ حضرت مولانا الحاج

Marfat.com

محمد یوسف علی صاحب نگینہ مدظلہ العالی کا یہ کارنامہ قابلِ قدر ہے کہ وہ تقریری اور تحریری طور پر دینِ متین کے احکام کی تبلیغ کی حتی الامکان کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی پیشِ نظر کتاب " اسلام میں والدین کے حقوق " ہے جس میں انہوں نے قرآن پاک کی آیات طیبہ اور احادیثِ مبارکہ کے حوالے سے والدین کے حقوق بیان فرمائے ہیں اور آخر میں حقوق اولاد بیان کرکے اس کتاب کی تکمیل کردی ہے

یورپ میں جس طرح اس مقدس رشتے کا آپریشن کیا گیا ہے عبرت ناک ہے۔ بوڑھوں کے لیے الگ کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ انہیں جوانوں کی بستیوں میں جاکر جوانوں کی کیف زا مسرتوں اور عیش و طرب کے نفس پرور لمحات کو مکدر کرنے کی اجازت نہیں ہے، اولاد کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی ملازمت کے چکر سے فارغ ہوتے ہیں تو کسی کلب کی رنگین اور خوابناک فضاؤں میں کھو جاتے ہیں۔ لے دے کر سال میں ایک دن ایسا آتا ہے جب بیٹے والدین کو کرسمس کارڈ کا تحفہ بھیج دیتے ہیں۔ یا ٹیلیفون پر ہیلو ہیلو کا تبادلہ کر لیتے ہیں۔

ہمارے ہاں بھی یورپ کی تقلید میں وہی لاابالی پن آتا جارہا ہے والدین کی خدمت اور تعظیم و تکریم کو غیر ضروری خیال کیا جانے لگا ہے۔ خدا کرے کہ یہ کتاب ایسے لوگوں کیلئے ہدایت کا باعث ہو۔ اور انہیں احساس ہو کہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی طرف سے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ —— اور کل جب ہم بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھیں گے اور ہماری اولاد کا رویّہ بھی ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوا بلکہ اس سے بھی بدتر ہو گا تو ہم پر کیا گزرے گی؟

از مکافاتِ عمل غافل مشو   گندم از گندم بروید جَو ز جَو

محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

۱۹، ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ
۱۰، دسمبر ۱۹۸۷ء

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ط

پہلی فصل آیاتِ قرآنیہ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ۲۳ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ؕ ۲۴ [1]

---

[1] پ ۱۵ بنی اسرائیل ع ۳ آیت ۲۴، ۲۳

Marfat.com

ترجمہ :- اور آپ کے رب نے دیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم) حکم فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں مت کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے نرم دلی سے عاجزی کا بازو بچھا اور عرض کر کہ میرے رب تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔[۱]

ف : ماں باپ کی خدمت کرتے رہنا شریعتِ اسلامی کے اہم ترین واجبات میں سے ہے تہذیبِ فرنگ کی طرح اسلامی تہذیب و شریعت کا یہ فتویٰ نہیں کہ لڑکا عاقل بالغ اور صاحبِ اختیار ہو جائے تو بیوی کے ساتھ اپنا الگ گھر بار کر لے اور اگر بوڑھے ماں باپ سے تعلق رکھے تو محض دور کا۔ فقہا نے لکھا ہے کہ والدین اگر مشرک ہوں جب بھی ان کے ساتھ حُسنِ معاشرت واجب ہے۔ بجز اس کے کہ بابِ شرک میں ان کی اطاعت نہ کی جائے۔ آیت میں کوئی نسخ اور تخصیص نہیں۔ والدین اگر مشرک ہیں تو ان کے حق میں دعائے ہدایت جاری رہنی چاہیئے اور اگر مومن ہیں تو دعائے رحمت۔

آیت کا مدعا یہ ہے کہ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم آپکے رب نے یہ احکام نافذ فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کسی کی پرستش نہ کی جائے۔ اس اہم اور عظیم الشان فرمان کے معاً بعد جو دوسرا حکم دیا جا رہا ہے وہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کے متعلق ہے جب ماں باپ جواں ہوں اور اپنی ضروریات کے خود کفیل ہوں۔ اُس وقت تو

---

[۱] تفسیر ابن جریر جز ۱۵ ص ۶۲

Marfat.com

بچے عموماً ان کے فرمانبردار ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کے دست نگر ہوتے ہیں لیکن جب بڑھاپا آتا ہے۔ صحت بگڑنے لگتی ہے تو وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں اور اولاد کے سہارے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت سعادت مند اولاد کا فرض ہے کہ ان کی خدمت گزاری اور دلجوئی کے لئے اپنی کوششیں وقف کر دے اگر مرض طول پکڑ جائے اور ان کا مزاج چڑچڑا ہو جائے اور وہ بات بات پر خفا ہونے لگیں تو ان حالات میں بھی ان کی ناز برداری میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھے اور خبردار کہیں اُکتا کر یا ان کی خفگی سے آشفتہ خاطر ہو کر تیری زبان سے اُف نکلے بلکہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد نے بوڑھے والدین کی خدمت کا موقع دیا ہے تو اسے غنیمت سمجھے۔ ان کے علاج معالجہ اور ان کو آرام و آسائش پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ جب ان سے کلام کرے تو سخت کلامی سے بچے بلکہ ایسے محبت بھرے انداز سے ہم کلام ہو کر ان کے دل کا کنول کھل جائے۔ ان کا دل خوش اور آنکھیں روشن ہوں اور بے اختیار وہ دعا دیں

معاشرے کا اجتماعی اخلاق ایسا ہونا چاہیئے جو اولاد کو والدین سے بے نیاز بنانے والا نہ ہو بلکہ ان کا احسان مند اور ان کے احترام کا پابند بنائے اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا سکھلائے جس طرح بچپن میں وہ اُس کی پرورش اور ناز برداری کر چکے ہیں۔

اسلامی معاشرے کی ذہنی اور اخلاقی تربیت : اور مسلمانوں کے آداب و تہذیب میں والدین کے ادب اور اطاعت اور ان کے حقوق کی نگہداشت کو ایک اہم عنصر کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے ان چیزوں نے ہمیشہ یہ اصول طے کر دیا کہ اسلامی ریاست اپنے قوانین، انتظامی احکام اور تعلیمی پالیسی کے ذریعہ سے خاندان کے ادارے کو مضبوط اور محفوظ کرنے کی کوشش کرے گی نہ کہ

Marfat.com

اسے کمزور بنانے کی۔

دنیا میں اس سطح ارض پر ایسی ایسی مہذب قومیں بھی گذری ہیں جن کے ہاں یہ دستور تھا کہ جب والدین بوڑھے ہوکر قوم کے لئے بیکار بلکہ اس پر ایک بار ہو جاتے تھے تو بد بخت اولاد انہیں لے جاکر کسی سنسان پہاڑی پر چھوڑ آتی تھی کہ وہیں پڑے پڑے مرجائیں یا کسی جنگلی جانور کی غذا بن جائیں۔

بڑھاپے کا ذکر اس لئے فرمایا گیا کہ اسی عمر میں والدین معذور ہوکر دوسروں کی خدمت کے محتاج ہو جاتے ہیں اور اسی عمر میں ان کی خدمت طبیعت کو گراں گزرنے لگتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد نے جب ان کے سامنے اُف کرنیکی بھی ممانعت قرار دے دی تو ظاہر ہے جو چیزیں اس سے بڑھ کر اُن کے مقابلے میں گستاخانہ یا ان کے حق میں تکلیف دہ ہیں۔ اُن کی ممانعت تو کہیں زیادہ ہوگی۔ حکم قرآنی سے مُراد یہ ہے کہ والدین کو قولاً فعلاً بڑی چھوٹی کسی قسم کی بھی اذیت پہنچانا ناجائز ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے فرمایا کہ تو اُن کے کپڑے وغیرہ سے گندگی اور پیشاب پاخانہ صاف کرتا ہے تو اس موقع پر اُف بھی نہ کہہ جیساکہ وہ بھی اُف نہ کہتے تھے۔ جب تیرے بچپن میں تیرا پیشاب پاخانہ وغیرہ دھوتے تھے (درمنثور ﷺ) اگر اولاد کو ان کا اگالدان دھونا پڑے تو تنگدل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس موقع پر صبر اور برداشت سے کام لینا اور ماں باپ کا دل خوش رکھنا اور رنج دینے والے ذرا سے لفظ سے بھی پرہیز کرنا بہت بڑی سعادت ہوتی ہے۔

ماں باپ سے خوب ادب سے بات کرنا اچھی باتیں کرنا۔ لب ولہجہ میں نرمی اور الفاظ میں توقیر وتکریم کا خیال رکھنا یہ سب قولاً کریماً میں داخل ہے۔

Marfat.com

تفسیر درِ منثور جلد۴ ص۱۷۱ پر چند بزرگوں کے اقوال تحریر ہیں :-

حضرت زہیر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قولاً کریماً کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ماں باپ تجھے بلائیں تو کہہ کہ میں حاضر ہوں اور تعمیلِ ارشاد کے لئے موجود ہوں"۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "نرم لب و لہجہ میں سہل طریقے سے بات کرو"

حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خطاکار زر خرید غلام جس کا آقا بہت سخت مزاج ہو۔ جس طرح اس غلام کی گفتگو اس کے آقا کے ساتھ ہوگی اسی طرح ماں باپ سے بات کرے تو قولاً کریماً پر عمل ہو سکتا ہے"۔

حضرت عطا ابن ابی رباح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ماں باپ کے ساتھ بات چیت کرتے وقت ہاتھ اوپر نیچے مت اٹھا۔ جیسے برابر والوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے اٹھاتے ہیں"۔

حضرت زہیر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ماں باپ اگر تجھے گالیاں دیں اور برا بھلا کہیں تو جواب میں یہ کہنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد آپ پر رحم فرمائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بیحد نے کس حکمت کے ساتھ جوان تندرست و تنومند اولاد کو خود اس کے بچپن کی بے کسی و بے بسی یاد دلائی ہے۔ قدرتاً یہاں پہنچ کر ہر انسان کو یہ خیال آئے گا کہ ایک دن مجھے بھی اسی طرح ضعیف اور معذور ہو کر خود اپنی اولاد کا محتاج اور دستِ نگر ہونا ہے۔ چنانچہ والدین کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہنے سے خود اپنے دل میں بھی ان کے متعلق جذباتِ محبت و کشش پیدا ہو جائیں گے اور پھر یہ دعا کرنا کہ " اے پروردگار ان پر رحمت فرما"۔ گویا یہ دعا کرنا ہے کہ اے پروردگار انہیں دنیا اور

Marfat.com

آخرت کی بھلائی سے بہرہ ور فرما۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد نے آیت کریمہ میں اوّل حکم اپنی عبادت کا فرمایا اور شرائع انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات والتحیات والطیبات کا سب سے بڑا حکم یہی حکم ہے اور اسی کی تعمیل کے لئے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰت والتسلیمات مبعوث فرماتے گئے۔ کتابیں اور صحیفے اُتارے گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی عبادت بہر حال فرض اور لازم ہے۔ اور اس نے چونکہ انسان کو وجود بخشنے کا ذریعہ ان کے ماں باپ کو بنایا ہے اور ماں باپ اولاد کی پرورش میں بہت کچھ دُکھ تکلیف اٹھاتے ہیں اس لئے رب کائنات جل شانہٗ نے اپنی بندگی کے حکم کے ساتھ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا بھی حکم فرمایا ہے اور یہ حکم سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی تشریف آوری سے پہلے بھی ایسے ہی تھا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ قف وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا

ترجمہ :۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کے سوا کسی کو نہ پُوجو۔ اور ماں باپؑ کے ساتھ بھلائی کرو۔

ف پ۱ البقرہ ع۱۰ آ۸۳

Marfat.com

ف۱ ماں باپ کے ساتھ زندگی میں احسان یہ ہے کہ ان کا ادب کرے ان کی جانی مالی خدمت کرے ان کے جائز کلموں کو ماننے ان کی خدمت کے لئے نوافل ترک کرسکتا ہے۔ فرائض واجبات نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر ماں باپ کسی گناہ یا کفر میں مبتلا ہوں تو ان کو اچھی تدبیر سے روکے۔ والدین کے مرنے کے بعد ان سے بھلائی یہ ہے کہ ان کی وصیتیں پوری کرے ان کے عزیزوں دوستوں کا احترام کرے۔ تلاوت قرآن پاک اور دیگر صدقات کا ثواب بخشتا رہے اور ان کے اچھے مراسم کو جاری رکھے۔ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ انکی قبر کی زیارت کرے۔ ماں باپ کی خدمت بہت ضروری ہے کہ رب نے اپنی عبادت کے ساتھ اُن کی اطاعت کا ذکر کیا ہے۔

اس سے ملتے جلتے احکام توریت میں موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں۔ "تو اپنے ماں باپ کو عزت دے"۔ (خروج ۲۰، ۲۱)

"اپنے باپ اور اپنی ماں کو عزت دے جیسا تیرے خدا نے فرمایا (استثنا ۶،۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بحید جل شانہٗ نے اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے ساتھ احسان کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں

۱۔ ماں باپ اولاد کی پیدائش اور پرورش کا سبب ہیں۔

۲۔ ماں باپ کا انعام اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بحید کے انعام سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسے :-

ا۔ حق تعالیٰ بندوں کو بلا طمع پالتا ہے ایسے ہی ماں باپ پالتے ہیں۔

ii۔ دوسرے یہ کہ محسن بدلہ کی اُمید پر احسان کرتے ہیں۔ مگر ماں باپ بغیر بدلہ کے احسان کرتے ہیں۔ مثلاً کافر ماں باپ جو قیامت، جنت و دوزخ کے منکر ہیں انہیں ثواب کی بھی اُمید نہیں مگر بچہ پالتے ہیں۔ علاوہ ازیں لڑکیوں اور لے دست...

Marfat.com

اپاہج بچوں کے پالنے میں کوئی دنیوی لالچ نہیں ہوتا۔

۳۔ حق تعالیٰ انسان کی پیدائش میں حقیقی کارگر ہے اور ماں باپ ظاہری۔

۴۔ حق تعالیٰ اپنے نافرمان بندے پر انعام کرنے سے ملول نہیں ہوتا ایسے ہی ماں باپ ناخلف اولاد کی شفقت اور خیر خواہی سے ملول نہیں ہوتے۔

۵۔ جس طرح مخلوق کے دو خالق نہیں اسی طرح بچے کے دو ماں باپ نہیں

۶۔ ماں باپ اولاد کی ترقی میں کمی نہیں کرتے اور حسد نہیں کرتے۔

۷۔ ماں باپ کی اطاعت سارے دینوں میں ضروری ہے۔

۸۔ ماں باپ اولاد کے مال کو بڑھاتے ہیں جیسے اللہ تبارک و تعالے واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد بندے کے نیک اعمال کو بڑھاتا ہے۔

(تفسیر عزیزی جلد ا صـ۲۰۳) (تفسیر کبیر جلد ۳ صـ۱۶۵)

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی عبادت شاہ و گدا، نبی و امتی سب پر فرض ہے۔ یونہی ماں باپ کی خدمت ہر وقت فرض ہے ان کی زندگی، تندرستی، بڑھاپے اور بعد موت بھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی عبادت بدنی طور پر مالی اور روحانی طور پر ہر طرح ضروری ہے۔ یوں ہی ماں باپ کی خدمت ہر طرح لازمی۔ جان جسم اور مال بلکہ ہر شے ان پر صرف کرے۔ صرف نوکروں پر نہ چھوڑ دے بادشاہ بھی ہو تو بھی اپنے ہاتھ سے اُن کی خدمت بجالائے۔ اگر کوئی غوث قطب ابدال ولی بھی ہو جائے تب بھی ماں باپ کی خدمت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

غرض کہ ماں باپ کی خدمت رب کی عبادت سے مشابہت رکھتی ہے ماں باپ دونوں کی اطاعت لازم ہے۔ ماں نے بچے کو اپنا دودھ پلا کر

Marfat.com

پالا ہے اور باپ نے زر خرچ کر کے پالا ہے ۔ کافر ماں باپ کی بھی اطاعت اور تعظیم کرے اطاعت حقِ پرورش کی وجہ سے ہے اور یہ حق تو کافر ماں باپ میں بھی ہے

والدین کے ساتھ احسان تین قسم کا ہے ۔

۱۔ اپنے قول و فعل سے ان کو ایذا نہ پہنچائے ۔

۲۔ اپنے بدن اور مال سے ان کی خدمت کرے ۔

۳۔ جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جائے ۔

پہلی اطاعت بہر حال واجب ہے ماں باپ کو ایذا دینے والا نا خلف و نافرمان کہلاتا ہے ۔

دوسری اطاعت واجب ہے ۔ جب ماں باپ محتاج ہوں اور اولاد میں ان کی خدمت کی طاقت ہو ۔ اگر ان کو حاجت نہیں تو واجب نہیں ۔ لیکن اگر عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے مالی تحفہ پیش کرے گا تو ثواب و اجر کا مستحق ہو گا ۔ یا اولاد میں طاقت نہیں تو یہ اطاعت واجب نہیں ۔

تیسری قسم کی اطاعت کی شرط یہ ہے کہ ان کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے سے کوئی شرعی خرابی پیدا نہ ہو ۔ مثلاً اگر نماز کا وقت جا رہا ہے اور وہ بلا رہے ہیں تو بڑے ادب و احترام سے اُن کی خدمت میں عرض کرے کہ پہلے میں نماز پڑھ لوں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ۔

۱۔ ماں باپ سے دلی محبت کرے ۔

۲۔ بات چیت اور اٹھنے بیٹھنے میں ان کا ادب کرے ۔ راستے میں اُن کے آگے نہ چلے اُن کا نام لے کر نہ پکارے ۔ بلکہ ادب سے ابو جان یا ابا جی کہہ کر بلائے ۔ جہاں تک ہو سکے اپنا مال و جان ان پر خرچ کرے ۔ ہر کام اور ہر بات میں ان کی رضا مندی کا خیال رکھے ۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت

Marfat.com

پوری کرے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ ان کے لئے کبھی کبھی صدقہ وخیرات کرتا رہے۔ ان کی قبر کی زیارت کرے اگر ہو سکے تو سورۃ یٰسٓ پڑھ کر ان کو بخشے۔ ان کے دوستوں عزیزوں اور قرابت داروں سے محبت رکھے۔ ان کے ساتھ سلوک کرے۔ (تفسیر عزیزی جلد ۱ صـ ۲۷۴)

اگر ماں باپ گناہ کے عادی ہوں۔ کسی بدمذہبی یا بدعقیدگی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ راہ راست پر لانے کی کوشش کرے اگر ماں باپ کافر یا منافق بھی ہوں تب بھی ان کا حق مادری وپدری ادا کرے اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے اور اُن کے لئے ہدایت کی دُعا کرے اور بزرگوں سے دُعا کروائے۔

"حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا آذر، جو سخت کافر تھا، کی سختی کو برداشت کیا اور اُس سے نرم کلام فرمایا۔" حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ ابو عامر سخت کافر تھا۔ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت نہ دی۔"
(تفسیر کبیر جلد ۳ صـ ۱۶۶ وعزیزی جلد ۱ صـ ۲۷۳)

مسئلہ: ماں باپ کا اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مقابلہ ہو جائے تو اس وقت نہ ماں باپ کا لحاظ ہوگا۔ نہ قرابت دار کا۔ مثلاً ایک جنگ میں بیٹا غازی بن کر اور باپ کافروں کی طرف سے آیا ہے تو اب اس کے حق پدری کا لحاظ نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حق سب پر مقدم ہے۔ اسی لئے جنگ اُحد میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی نے اپنے باپ جراح کو قتل کیا۔ حضرت علی، حضرت حمزہ اور ابو عبیدہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنے اہل قرابت عتبہ، شیبہ اور ولید کو قتل کیا۔ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا۔

Marfat.com

(تفسیر خزائن العرفان و نور العرفان سورۃ مجادلہ آخری آیت)

قرآن مجید فرقان حمید میں ایک مقام پر یہ بیان ہے۔

یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ

مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ

یا محمدؐ (صلی اللہ علیک وسلم) تجھ سے (آپ سے) پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟

(اے محمد صلی اللہ علیک وسلم) آپ فرما دیجئے جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ

ماں باپ کے لئے ......

اس آیت کی شانِ نزول میں بیان ہے کہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو کہ بہت مالدار تھے اور بوڑھے بھی تھے۔ انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام

والتحیتہ والثنا سے سوال عرض کیا کہ میں کیا خرچ کروں اور کس پر خرچ کروں تو

اُن کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (خزائن العرفان تفسیر نعیمی جلد ۲ ص۳۰۴،

درمنثور جلد ص) اسی آیت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ہمارے پیارے محبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایک دینار ہے۔ کیا کروں؟ فرمایا

اپنی جان پر خرچ کر۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم دو ہیں فرمایا

لہ۔ پ۲ البقرہ ع۲۶ آ۲۱۵

لہ۔ تفسیر ابن عباس ص۲۲ جلالین جلد ا ص۹۱ تفسیر ابن جریر جلد ا ص۳۴۲

سہ۔ تفسیر حسینی جلد ا ص۳۶

Marfat.com

اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔ عرض کیا۔ تین ہیں۔ فرمایا۔ اپنے خادم پر خرچ کر۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم چار ہیں۔ فرمایا۔ اپنے ماں باپ پر خرچ کر عرض کیا پانچ ہیں۔ فرمایا اپنے رشتہ داروں پر خرچ کر۔ اُس نے پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم چھ ہیں۔ فرمایا۔ راہِ الٰہی میں خرچ کر۔

(تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۴ و رُوح المعانی جلد ۲ صفحہ ۲۵)

اس آیت کریمہ کی شانِ نزول میں جو واقعہ بیان ہوا ہے۔ اُس میں سائل کی طرف سے ایک ایک کر کے ایک ایک درم کا مصرف پوچھا گیا اور جب آیۃ کریمہ کا نزول ہوا۔ تو ربِ کائنات نے دُنیا میں بڑے احسان والے ماں باپ کا ذکر فرمایا جن کی بدولت اِنسان نیستی سے ہستی میں آیا اور جن کے خون اور زر سے پل کر جوان ہوا۔

سُورۃ النساء میں ارشادِ ربانی ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

(پ ۵۔ النساء ع ۲ آ ۳۶)

ترجمہ: اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط (بے حد) کی بندگی کرو۔ اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔

ف: اس آیت کریمہ سے پہلے میاں بیوی کے حقوق کا ذکر ہوا۔ آپس میں حُسنِ سلوک اور حُسنِ معاشرت کی تاکیدیں ہوئیں۔ اصلاحِ احوال کی تدبیریں بتائی گئیں۔ اب مخاطب کو یہ یاد دلایا جا رہا ہے کہ تیرا قطعی تعلق صرف گھر اور گھر والی سے ہی نہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ تیرا تعلق اپنے خالق سے بھی ہے اور اس کی دوسری مخلوق سے بھی ان کے حقوق کی ادائیگی بھی تم پر لازم ہے۔ اپنے خالق کا حق تو

Marfat.com

تجھ پر یہ ہے کہ اس کی یاد اُس کے ذکر اور اس کی عبادت میں سرشار رہے اور کسی کو کسی حیثیت سے بھی اس کا شریک نہ بنائے اور اس کی مخلوق کا تجھ پر یہ حق ہے کہ سب کے ساتھ احسان اور مروّت کا برتاؤ کرے۔ کسی کو ضرر اور دُکھ نہ پہنچائے اور مراتب کی ترتیب کے لحاظ سے ماں باپ کی سب سے پہلے بدنی اور مالی خدمت بجا لائے۔ چونکہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ہمارا خالق ہے اور ماں باپ خلق کا ذریعہ۔ نیز تمام مخلوق و قرابت داروں میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے کہ تمام نسبتی رشتے ماں باپ کے ذریعے سے ہیں۔ نیز ماں باپ ہماری بے کسی کے وقت کے محسن ہیں۔ اس لئے اپنی عبادت کے ساتھ ماں باپ سے سلوک کا حکم دیا ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج ....

فرما دیجئے (یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک و آلک وسلم) آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا۔ کہ اس کا شریک نہ کرو اور ماں باپ[1] کے ساتھ بھلائی کرو ....

ف: والدین کے ساتھ زندگی کی قید نہ لگائی۔ یہ نہ کہا گیا کہ زندہ ماں باپ[2] سے بھی سلوک کرو۔ بلکہ بعد وفات ان کے قرضے ادا کرنا۔ ان کے وعدے پورے کرنا ان کے عزیزوں دوستوں سے محبت کرنا۔ ان کے نام پر کنویں اور مسجدیں بنانا سب

---

[1] پ الانعام ۸ع ۶ آ ۱۵۱

[2] تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۳۰۳۔ تفسیر ابن عباس ص ۹۷۔ تفسیر ابن جریر جلد ۸ ص ۸۱

Marfat.com

اسی میں داخل ہے۔ اور احادیث کریمہ میں موجود ہیں۔

سورۃ لقمان شریف میں رب ذوالجلال کا ارشادِ عظیم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(پ ۲۱ لقمٰن ع ۲ آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے تاکید فرمائی اور اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا۔ کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے۔ ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔ پھر میری ہی طرف تمہیں آنا ہے۔ تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

ف:۔ بے شک ماں باپ کا اپنی اولاد پر بڑا حق ہے۔ لیکن دونوں میں سے ماں کا حق زیادہ ہے۔ نو مہینے تک وہ بچے کو پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے

Marfat.com

حمل کی گرانی اُس کو کمزور اور ناتواں کر دیتی ہے۔ اس طویل عرصہ میں آئے دن اُسے دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر پیدائش کا لمحہ بہت ہی جانگسل اور صبر آزما ہوتا ہے۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے فضل و کرم سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی رحمت کے صدقہ سے ان پُرخطر مرحلوں سے گزر جائے تو پھر قرآنِ پاک کے ارشاد کے مطابق دو سال تک دُودھ پلاتی رہتی ہے۔ (اس سلسلہ میں مزید آیات تفصیلی ذکر کے ساتھ آگے آ رہی ہیں)

علاوہ ازیں ماں باپ اپنے نورِ نظر کی خدمت میں دن رات گذارتے چلے جاتے ہیں اور یہ ساری خدمات اور مشقتیں کسی احسان جتلانے کے خیال سے یا کسی لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ محض محبت اور پیار کے مثالی جذبہ سے سرشار ہو کر سرانجام دی جاتی ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد جَلّ جَلالہٗ نے انسانوں کو اپنا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کا شکر ادا کرنے کا حکم بھی ملا دیا ہے اس طرح بندہ نوازی کی حد کر دی اور اسلامی معاشرہ میں والدین کا جو اعلیٰ اور ارفع مقام ہے اس کی وضاحت فرما دی۔ اس کے بعد بھی اگر مسلمان بچے اپنے ماں باپ کی خدمت میں کوتاہی کریں اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کر کے ان کی دعائیں نہ لیں تو بڑی بدقسمتی ہے۔ حضرت سفیان ابن عُیینہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کے شکر کے لئے پنجگانہ نماز پڑھو اور ماں باپ کے شکریہ کے لئے نمازوں میں اُن کے واسطے دعائے مغفرت کرو رَبِّ اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ۔ (نور العرفان)

والدین کی اطاعت کا بار بار تاکیدی حکم قرآن کریم میں دیا گیا۔ اس سے یہ

Marfat.com

غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی کہ والدین کا ہر حکم ماننا اور ہر خواہش پوری کرنا ضروری ہے اگرچہ وہ شرک کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی نافرمانی کرنے کا بھی حکم دیں۔ اس آیت میں اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد کے ساتھ شرک کرنے کے لئے اصرار کریں یا کسی ارشادِ الٰہی یا ارشادِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرتابی پر مجبور کریں تو اس وقت ان کی اطاعت نہیں کیونکہ وہ اپنی حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے مخلوق کی ایسی اطاعت نہ کرو جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد کی نافرمانی ہوتی ہو۔

دینِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے قربان جائیں۔ خالق و مالک کے سرکش اور شرک کرنے والے والدین سے قطع تعلق ہونے کا حکم نہیں دیا تعلق شفقت ومحبت ختم کرنے کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ان کی یہ بات نہ مانو اس کے علاوہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کے سارے تقاضے پورے کرو۔ بیمار ہوں تو اُن کی تیمارداری کرو وہ مفلس ہوں تو اگر تم میں طاقت ہو تو مالی امداد کرو اخراجات کا بوجھ اٹھاؤ۔ ان کا ادب واحترام ہر حالت میں ملحوظ رکھو۔ ان کی زیادتیوں کے باوجود تمہاری طرف سے تلخ کلامی نہ ہو۔ سُبحان اللہ! کیسی پیاری تعلیمات ہیں کہ باوجود اس کے کہ ماں باپ شرک کی دعوت دیتے ہوں مگر پھر بھی ماں باپ کے ناطے اُن کا حق ادا کرنا ہے۔ اگرچہ اُن کے غلط احکام کی تعمیل کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں۔ کیونکہ بہرصورت حق تبارک وتعالیٰ کا اور رسُول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حق ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ کلام مجید کی کتنی پیاری تعلیم ہے کہ دعوتِ شرک دیں تو اطاعت نہیں مگر دنیا کے معاملات میں خوبصورتی سے ساتھ دینا ہے۔ معروفا

Marfat.com

شرع کے مطابق و موافق یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی رضا کے لئے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا اُس کا بڑا اطاعت گزار تھا جب مجھے ربِ کائنات نے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اور دامنِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم سے وابستہ ہوگیا۔ تو میری ماں سخت برافروختہ ہوئیں اور کہنے لگیں مجھے خبر پہنچی ہے تو صابی ہوگیا ہے۔ یعنی تو نے اپنا دین بدل ڈالا ہے پس جب تک تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کا منکر نہ ہو جائے گا۔ اُس وقت تک نہ کھاؤں گی نہ پیئوں گی اور نہ ہی سایہ میں بیٹھوں گی۔ یہاں تک کہ مرجاؤں گی اور لوگ تجھے اپنی ماں کا قاتل کہہ کر عار دلائیں گے۔ اور تو ملک بھر میں رسوا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل تنگ ہوا اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا۔ خوشامدیں کیں لیکن وہ بضد رہیں دن بھر نہ کچھ کھایا پیا۔ رات بھی یوں گذر گئی۔ جس کے باعث وہ کمزور ہوگئیں دوسرا دن اور رات بھی فاقہ میں گذار دیا۔ یہاں تک تین دن کا فاقہ ہوگیا اور ان کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی۔ اگرچہ لوگ زبردستی اُن کے منہ میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتے تھے میں نے کہا۔ میری اچھی اماں جان سنو! آپ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

؎ الادب المفرد ص۶ نزہۃ المجالس۔ ابن کثیر۔ طبرانی (کتاب العشرہ) جلد ص۱۳ ص۳۲۸ جلد۱ ص۱۹۶ عربی

Marfat.com

لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔ اے اماں جان آپ خوب جان لیں۔ اگر آپ کی سو جانیں ہوں اور اسی بھوک اور پیاس میں ایک ایک کر کے نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک خدا کی قسم اپنے سچے دین کو نہیں چھوڑوں گا۔ اب آپ کی مرضی ہے کھائیں یا نہ کھائیں۔ میرا عزم مصمم دیکھ کر میری ماں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط دبلے حد دینِ حق پر ہمیں بھی اسی قسم کی استقامت عطا فرمائے۔ آمین

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ط وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ط إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی۔ اپنے ماں باپ[ف] کے ساتھ بھلائی کر اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا۔ اُسے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے۔ تو میں بتا دوں گا جو تم کرتے تھے

ف: ۔ دنیا میں اچھا برتاؤ کرنا اس بات پر موقوف نہیں ہے کہ ماں باپ مسلمان اور متقی پرہیزگار ہوں۔ اگرچہ وہ کافر بھی ہوں تب بھی حق مادری و پدری ضرور ادا کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حق فرزندی ہر قوم میں مانا گیا

ے پ۲۰ العنکبوت ع۱۲ آیت

Marfat.com

اسی لئے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ فرمایا گیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جس زمانہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے قریشِ مکہ سے صلح کر رکھی تھی (یعنی صلح حدیبیہ) میری ماں میرے پاس (مدینہ منورہ میں) اسلام سے اعراض کرتی ہوئی اور بعض نے کہا اسلام سے کراہت کرتی ہوئی آئیں۔ بہرحال اُس وقت وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم سے عرض کیا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں آئی ہے اور وہ کافرہ ہے تو کیا میں اُس سے میل جول رکھوں اور سلوک کر دوں۔ ان کی خواہش ہے میں مال سے ان کی خدمت کر دوں۔ فرمایا۔ ہاں! تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ اُن کا نام قتیلہ تھا اور بعض نے قتلہ بتلایا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ

لہ بخاری جلد ۲ صہ ۸۸۴ ، نزہۃ المجالس عربی جلد ۱ صہ ۱۹۶

Marfat.com

لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ
الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

پ ۲۶ الاحقاف ع ۲ آیت ۱۶-۱۵

ترجمہ :- اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اُس کی ماں نے لئے پیٹ میں تکلیف سے رکھا۔ اُس کو تکلیف سے جنم دیا اور اُسے اٹھائے پھرنا اور اُس کا دودھ چھڑانا تیس ۳۰ مہینہ میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور اُن کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے۔ جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔

ف :- اس آیت سے اہلِ علم نے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ حمل کی مدت کم از کم چھ ماہ ہے۔ کیونکہ یہ تیس مہینے حمل اور دودھ پلانے کی مجموعی مدت ہے دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت دو سال متعین ہے۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

Marfat.com

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط پ۲ البقرہ ع ۱۴ ۳۰ ۲۳۳
اور مائیں دودھ پلائیں اولاد اپنی کو دو سال پورے واسطے اس کے جو ارادہ کرے یہ کہ پورا کرے شیر خوارگی کو۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی سورۃ لقمان کی آیت وَفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اور سورت الاحقاف کی محولہ بالا آیت اور وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ کو ملا کر استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱۶ ص ۱۹۳)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک عورت پیش کی گئی جس نے شادی کے چھ ماہ بعد بچہ جنا تھا۔ آپ نے اس کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا اس پر کوئی رجم نہیں۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط وبحد نے فرمایا ہے وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اس کے حمل اور فصال کی عمر تیس ۳۰ ماہ ہے پھر فصال کی مدت کے متعلق فرمایا وَفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ دودھ چھڑانے کے بعد حمل کے لئے صرف چھ ماہ رہ جاتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔
(تفسیر مظہری جلد ۵ ص ۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب کسی عورت کو نو مہینے میں بچہ ہو تو اس کی دودھ پلائی مدت اکیس ۲۱ ماہ کافی ہیں اور سات ماہ میں ہو تو مدت رضاعت تیئس ۲۳ ماہ اور چھ ماہ میں بچہ ہو جائے تو مدت رضاعت دو سال کامل۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ۳۰ ماہ ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۱۶ ص ۱۹۳)

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا قرآن مجید میں ہے

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ پ ۱۳ ابراہیم ع ۶ ۱۸ ۴۱

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

ف :۔ یہاں والدین سے مُراد جناب ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدِ ماجد حضرت تارخ اور والدہ ماجدہ حضرت متلی بنت نمر ہیں یہ دونوں موحد تھے۔ ان کے لئے آپ نے بڑھاپے میں دعائے مغفرت کی۔ قرآن مجید میں اب اور اُم ماں باپ، دادا دادی چچا وغیرہ سب کو اَب اور اُم کہہ دیا جاتا ہے مگر والدین عرف کے ماں باپ کو ہی کہا جاتا ہے۔ آذر آپ کا دور کا چچا تھا جس سے آپ اپنی جوانی ہی میں بیزار ہو چکے تھے۔ اور وہ کفر پر مر چکا تھا۔ اس لئے محولہ بالا آیت میں آذر کا ذکر نہیں۔ بلکہ آپ کے ماں باپ حضرت تارخ اور اور حضرت متلی بنت نمر کا ذکر ہے۔ نیز حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا کی دُعا سے پتہ چلا کہ اپنی دُعاؤں میں ماں باپ کا ذکر ہوتے رہنا چاہیئے۔ اور قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد ہے۔

وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ

Marfat.com

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

پ ۱۹ النمل ع ۱۷ ا س ۱۹

حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد کی بارگاہ میں عرض کی "اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل فرما جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔

Marfat.com

فصل دوئم

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک

کے بارے میں

ارشاداتِ نبی آخر الزماں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کا درجہ

؎۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے. فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال عرض کیا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ (تو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) نے ارشاد فرمایا "وقت پر نماز ادا کرنا" میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل زیادہ

؎۱ مشکوٰۃ ص۴۱۸ . بخاری جلد۲ ص۸۸۲ مسلم جلد۱ ص مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۱ ۳۶۳ ، الادب المفرد ص۳ . ترمذی جلد۲ ص۱۱

Marfat.com

محبوب ہے۔ فرمایا[1] والدین کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کا برتاؤ کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا عمل رب کائنات کو زیادہ محبوب ہے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا مجھے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء) نے یہ باتیں بتائیں۔ اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ بتاتے۔

ماں کے ساتھ نیک سلوک

[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے رسول (صلی اللہ علیک وسلم) میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے۔ اُس کے جواب میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہاری والدہ تمہارے حُسنِ سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔ سائل نے پھر عرض کیا پھر کون ہے؟۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا تمہاری والدہ۔ اس نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا پھر کون فرمایا، تمہاری والدہ سائل نے چوتھی دفعہ پوچھا پھر کون۔ فرمایا۔ اپنے باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کر۔ پھر فرمایا باپ کے بعد رشتہ داروں میں جو سب سے زیادہ قریب ہو اُس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو اور اُس قریب کے رشتہ دار کے بعد جو قریب ہو اُس سے حُسنِ سلوک کرو۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۴۱۸، بخاری شریف جلد۲ ص۸۸۳، مسلم جلد۲ ص۳۱۲
مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۱۵۔ ابن ماجہ ص۲۶۸۔ ابوداؤد جلد۲ ص۳۵۲۔ مسند احمد جلد۲ ص۳۲۵
درمنثور جلد۴ ص۱۷۲

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد ص۳ پر اسی طرح کی روایت بہز بن حکیمؓ کے دادا سے روایت کی ہے۔

ف:۔ اس فرمانِ عالی شان سے معلوم ہوا کہ ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔ کیونکہ ماں بچہ پر تین احسان کرتی ہے۔

۱۔ پیٹ میں رکھنا ۲۔ جننا ۳۔ پرورش کرنا اس کے مقابلے میں باپ ایک احسان کرتا ہے۔ یعنی صرف پرورش کرتا ہے۔ باپ تین بیویاں اور کر سکتا ہے اور ان سے اولاد بھی اس کی ہوگی۔ جب کہ بچے کی اصل ماں ایک ہی ہے۔

ماں باپ کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھنا حجِ مبرور کے ثواب کے برابر ہے

۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ماں باپ سے حُسنِ سلوک کرنے والی اولاد جب بھی نظرِ رحمت سے اپنے ماں باپ کو دیکھے تو ہر نظر کے بدلہ میں ایک مقبول حج کا ثواب اُس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد، لکھ دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اگرچہ ہر دن سو بار دیکھے فرمایا ہاں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) بہت بڑا ہے (وہ جو کسی کو چاہے دے سکتا ہے اور وہ بہت زیادہ پاک ہے) اس کی طرف نقصان اور کمی کی نسبت کسی طرح دُرست نہیں۔

---

۱ ترمذی جلد۲ ص۱۱، ابوداؤد جلد۲ ص۳۵۲، مشکوٰۃ جلد۲ ص۴۲۰، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۲۶۔

۲ مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ص۵۴۲

Marfat.com

ف :- غور کا مقام ہے کہ جب ماں باپ کے دیکھنے کا اتنا ثواب ہے تو جنہوں نے اپنی آنکھوں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو دیکھا ہے اُن کا مقام کیا ہو گا۔

ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ میں نے اُس وقت قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سُنی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے عرض کیا حارثہ بن نُعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔

ماں باپ جنت اور دوزخ ہیں

؎ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا دونوں تیری جنت ہیں اور تیری دوزخ ہیں۔

؎ مشکوٰۃ صہ ۴۱۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۲۵۔

؎ ابن ماجہ صہ ۲۶۹، مشکوٰۃ صہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۴۰

Marfat.com

ف ۱ ۔ یعنی اگر تو نے انہیں دکھ نہ پہنچایا اور وہ تجھ سے خوش رہے تو تو جنتی ہے اور اگر انہیں تکلیف پہنچائی ، ناراض کر لئے تو تیرا یہ عمل تجھے جہنم میں لے جائے گا

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی رضامندی اور ناراضگی میں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی خوشی باپ کی خوشی میں

۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے ۔

---

۱ درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۱ ، ترمذی شریف جلد ۲ صہ ۱۲

۲ ۔ الادب المفرد صہ ۳

Marfat.com

جنت کے دروازوں میں سب سے بہتر دروازہ والد ہے

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ (یعنی سب سے اچھا) دروازہ ہے۔ اب تو اگر چاہتا ہے تو (باپ کی فرمانبرداری سے) اس کی حفاظت کرلے یا نافرمانی کرکے اس کو ضائع کردے۔

والدین سے نرم گفتگو

حضرت طیلۃ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جنگِ دولاں میں بعض گناہ سرزد ہوتے جو مجھے گناہِ کبیرہ ہی معلوم ہوتے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا وہ گناہ کیا ہیں۔ میں نے کہا یہ یہ ہیں۔ فرمایا یہ تو گناہِ کبیرہ نہیں ہیں۔ گناہِ کبیرہ تو نو ہیں ۱۔ شرک کرنا۔ ۲۔ کسی جان کو قتل کرنا۔ ۳۔ میدانِ جہاد سے بھاگنا۔ ۴۔ شریف عورت پر زنا کا الزام لگانا۔ ۵۔ سود کھانا۔ ۶۔ یتیم کا مال کھانا۔ ۷۔ مسجد میں الحاد۔ ۸۔ (دین کا) مذاق اڑانا۔ ۹۔ بیٹے کی نافرمانی جس کی وجہ سے ماں باپ رو پڑیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم جہنم سے ڈرتے ہو اور

۱؎ ترمذی جلد۲ صـ۱۲، ابن ماجہ صـ۲۶۹، درمنثور جلد۴ صـ۱۷۳، مشکوٰۃ صـ۴۱۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۶ صـ۵۲۲۔

۲؎۔ الادب المفرد صـ۴۔

چاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ۔ کہا خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ کہا والدہ ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم اگر تم اُس سے نرمی سے باتیں کرو اور اس کو کھلاؤ تو جنت میں ضرور جاؤ گے۔ بشرطیکہ گناہِ کبیرہ سے اجتناب کرو۔

ماں باپ سے حُسنِ سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے حُسنِ سلوک کریگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسرے لوگوں کی عورتوں سے پرہیز کر کے پاک دامن رہو۔ ایسا کرنے سے تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ تم اپنے باپوں سے حُسنِ سلوک کرو ایسا کرنے سے تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ حُسنِ سلوک کریں گے۔ اور جس شخص کے پاس اس کا اسلامی بھائی معذرت خواہی کے لئے آئے تو اس کی معذرت قبول کرے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر۔ اگر ایسا نہ کیا (یعنی معذرت قبول نہ کی) تو میرے حوض (کوثر) پر نہ آئے گا۔

والدین سے نیکی کرو اگرچہ وہ ظلم کریں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے

ل مستدرک حاکم جلد ۴ صہ ۱۵۲

ل الادب المفرد صہ ۲، مشکوٰۃ شریف صہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۱۴۔ درِ منثور جلد ۴ صہ ۱۷۲، ۱۷۲، نزہۃ المجالس جلد ۱ صہ ۲۰۰۔

Marfat.com

کہ جس مسلمان شخص کے ماں باپ ہیں اور وہ صبح کو ان کی خیریت دریافت کرتا ہے اور والدین کے بارے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بیحد) کا فرمانبردار ہے۔ (یعنی حکم شریعت کے مطابق اُن سے حسنِ سلوک کرتا ہے) تو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بیحد اُس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہے تو ایک دروازہ۔ اور جو اس حالت میں صبح کرے کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بیحد) کا نافرمان ہے تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھولدیئے جائیں گے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ۔ اور اگر اُس نے والدین میں سے کسی کو ناراض کر دیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد) اُس وقت تک اُس سے راضی نہ ہوگا جب تک کہ وہ راضی نہ ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا گیا۔ اگرچہ ماں باپ ظلم کریں (تب بھی یہی حکم ہے) فرمایا اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ ماں باپ نے اُس پر ظلم کیا ہو۔ اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو۔

والدین کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے[۱] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دُعائیں مقبول ہیں۔ ان کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں۔
۱۔ والد کی دُعا ۲۔ مسافر کی دُعا ۳۔ مظلوم کی دُعا۔

---

[۱] ترمذی شریف جلد۲ صہ۱۶۲۔ ابوداؤد شریف جلد۱ صہ۲۲۲۔ ابن ماجہ صہ۲۸۳۔ مشکوٰۃ صہ۱۹۵
مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۳ صہ۳۰۱۔ مسند احمد جلد۲ صہ۲۵۸، ۴۳۴۔ درمنثور جلد ۴ صہ۱۷۲

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ تین دُعائیں بلاشبہ مقبول ہیں
۱۔ مظلوم کی دُعا۔ ۲۔ مسافر کی دُعا ۳۔ اولاد کے حق میں والدین کی دُعا۔

ف ۱:۔ یہ تین دُعائیں بذاتِ خود مقبول ہیں۔ مزید برآں ان کی قبولیت کا سبب دعا مانگنے والوں کی برکت بھی ہے۔

ف ۲:۔ مظلوم کو ستانے والے کے لئے بددُعا اور مدد کرنے یا بچانے والے کے لئے دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔

والدین کا احترام

[۲] اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس کے ساتھ ایک عمر رسیدہ آدمی تھا۔ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وبارک وسلم نے پوچھا کہ تیرے ساتھ یہ کون ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وأصحابک وبارک وسلم میرے والد محترم ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے باپ کے آگے مت چلنا اور جب بیٹھنے لگو، تو باپ سے پہلے مت بیٹھنا۔ اپنے والد کو نام لے کر مت پکارنا اور اس کی وجہ سے کسی کو گالی مت دینا۔

حضرت [۳] ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو

---

[۱] الادب المفرد ص۸

[۲] تفسیر درمنثور جلد۴ ص۱۷۱

[۳] الادب المفرد ص۱۰

Marfat.com

دیکھا اور اُن میں سے ایک سے پوچھا یہ تیرے ساتھ والا کون ہے اُس نے جواب دیا میرے والد محترم۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے فرمایا۔ ان کا نام لے کر نہ بلانا۔ ان کے آگے آگے نہ چلنا اور ان کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھنا۔

والدین سے حسنِ سلوک عمر و رزق میں برکت کا باعث ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کی عمر دراز ہو اور رزق میں اضافہ ہو اُس کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک اور بھلائی کرے اور (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی رکھے۔

[2] حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ جو شخص اپنے والدین سے نیکی کا سلوک کرے۔ اُس کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) اُس کی عمر دراز فرما دیتا ہے:

جزائے والدین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[3] سے روایت ہے کہ

---

[1] درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۳

[2] الادب المفرد صہ ۶

[3] الادب المفرد صہ ۱، ترمذی جلد ۲ صہ ۱۲، مسند احمد جلد ۲ صہ ۲۳۰، ابن ماجہ صہ ۲۶۸، ابوداؤد جلد ۲ صہ ۳۵۲

Marfat.com

وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کا ارشادِ عظیم ہے کہ ایک بیٹا اپنے والدین کو اس کے سوا کوئی جزا نہیں دے سکتا اگر انہیں غلام و لونڈی پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

گھر میں آتے جاتے ماں باپ کو سلام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے انہیں اپنا خلیفہ بنا دیا تھا اور وہ ذوالحلیفہ میں تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ دوسری جگہ ایک گھر میں مقیم تھیں۔ جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو دروازے کے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے اے اماں جان! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو وہ جواباً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتیں۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد آپ پر رحم فرمائے جس طرح آپ نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا اور میری پرورش فرمائی۔ اور وہ فرماتیں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد، تم پر رحم فرمائے جیسا کہ تم نے میرے ساتھ بڑھاپے میں نیکی کا سلوک کیا پھر جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر واپس لوٹتے تو اسی طرح کہتے تھے۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے وطن العقیق گئے جب وہ اپنے وطن پہنچے تو

لہ الادب المفرد ص ۵

لہ الادب المفرد ص ۵

Marfat.com

بڑی اونچی آواز سے کہا اے اماں جان السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) رحم فرمائے۔ جیسا کہ آپ نے میری پرورش فرمائی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ نے جواب عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا اے فرزند عزیز اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور راضی ہو تم سے جیسا کہ تم نے بڑھاپے میں نیک سلوک کیا[1]

اگر گناہ کا کام نہ ہو تو والدین کی اطاعت کی جائے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے مجھے نو باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ کسی کو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کا شریک نہ کرنا تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاؤ یا جلا دیے جاؤ۔ ۲۔ کبھی بھی عمداً فرض نماز نہ چھوڑنا۔ جس نے عمداً نماز چھوڑی اس سے (میری) ذمہ داری ختم ہو گئی۔ ۳۔ کبھی بھی شراب نہ پینا یہ تمام برائیوں کی چابی ہے

۴۔ اپنے والدین کی اطاعت کرنا (ہر جائز کام میں) اگر یہ کہیں کہ دنیا چھوڑ دو تو اُن کے لئے دُنیا چھوڑ دینا۔

۵۔ والیانِ حکومت سے (خواہ مخواہ) جھگڑے نہ کرنا اگرچہ دیکھو کہ تم ہی تم ہو۔

۶۔ میدانِ جہاد سے نہ بھاگنا اگرچہ قتل۔ ہلاک (یعنی شہید) کر دیئے جاؤ اور تمہارے دوست (اسلامی بھائی) بھاگ جائیں۔ ۷۔ اپنے گھر والوں (یعنی بیوی بچوں) پر اپنے پاس

---

[1] الادب المفرد ص۶۔ درمنثور جلد ۴ ص۱۷۳ (عن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

سے وسعت کے مطابق خرچ کرنا ۸۔ اپنے اہل وعیال سے اپنی لاٹھی اٹھا کر مت رکھ ۹۔ اور اُن کو اللہ جل شانہٗ (کے احکام) کے بارے میں ڈرساتے رہنا۔

ف ۱:- لاٹھی اٹھا کر مت رکھ، اس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کی تعلیم و تادیب کے سلسلہ میں کوتاہی نہ کی جائے اور بشرط ضرورت ڈانٹ ڈپٹ اور تادیبی کارروائی کی جائے۔

ئہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں مجھے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے دس چیزوں کی وصیت فرمائی (یعنی تاکیدی حکم دیا۔ عربی میں تاکیدی حکم کو وصیت کہا جاتا ہے) ارشاد فرمایا۔

۱۔ کسی بھی صُورت میں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد) کا کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ قتل کئے جاؤ یا جلادیئے جاؤ۔

۲۔ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ ہرگز نہ ستانا اگرچہ وہ تمہیں اپنے گھر بار اور مال سے نکلنے کا حکم کریں۔

۳۔ فرض نماز عمداً نہ چھوڑنا۔ کیونکہ جو کوئی جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کرتا ہے اس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کا ذمہ جاتا رہا۔ ۴۔ شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر بدکاری کا سر ہے۔ ۵۔ اور بچو گناہ سے نافرمانی سے۔ کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔ ۶۔ میدانِ جہاد سے بھاگ جانے سے بچو اگرچہ لوگ ہلاک (شہید) ہو جائیں ۷۔ اور جب لوگوں کو (کوئی وبائی) موت پہنچے اور تم ان میں ہو تو ثابت قدم رہنا ۸۔ اپنی وسعت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔ ۹۔ اپنی (تربیت کی) کبھی ان

ئہ مسند امام احمد جلد ۵ صہ، مشکوٰۃ شریف ئا۔ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۹

Marfat.com

سے نہ ہٹاؤ۔ ۱۰۔ اُن کو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی ناراضگی سے ڈراتے رہو۔

جہاد اور والدین کی خدمت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ[1] ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ انہی میں جہاد کر۔ (یعنی ان کی خدمت میں جو محنت اور کوشش کرے گا اور مال خرچ کرے گا یہ بھی ایک جہاد ہے

ماں کی خدمت، جہاد اور جنت

حضرت معاویہ بن جاہمہ[2] رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میرے والد، حضرت جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم میں جہاد کے لئے جانا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت اقدس میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

---

[1] بخاری جلد۲ صہ۸۸۳، مسلم جلد۲ صہ۳۱۳، مشکوٰۃ صہ۳۳۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۵ صہ۴۲۹ الادب المفرد صہ۶۔ درمنثور جلد۴ صہ۱۰۲۔ نسائی جلد ۲ صہ ۵۳

[2] نسائی جلد۲ صہ۵۳، مشکوٰۃ صہ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۶ صہ۵۳۹

Marfat.com

آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تیری والدہ ماجدہ ہے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم میری والدہ محترمہ حیات ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ اس کی خدمت کو لازم پکڑلے۔ جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے

ماں باپ کی خدمت میں حج عمرہ اور جہاد کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم میں جہاد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ لیکن اس پر قادر نہیں۔ ان کی یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے سوال فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے۔ عرض کیا والدہ صاحبہ زندہ ہیں۔ فرمایا پس تو اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت اور فرمانبرداری کے معاملہ میں اللہ تبارک وتعالےٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط وبے حد) سے ڈر جب اس پر عمل کرے گا تو تو حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا ہو گا۔ جب تیری ماں تجھے بلائے تو (اس کی فرمانبرداری کے بارے میں) اللہ تبارک وتعالےٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط وبے حد سے ڈرنا (یعنی نافرمانی مت کرنا) اور والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کرنا۔

لہ درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۳

Marfat.com

ماں باپ کے سامنے ہنسنے اور ہنسانے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما[1] سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین کے درمیان تیرا تخت پر سو جانا اس طرح ہے کہ تو ان کو ہنساتا ہو اور وہ تجھے ہنساتے ہوں اس کام سے افضل ہے کہ تو فی سبیل اللہ تلوار سے جہاد کرے۔

بیعتِ ہجرت کے لئے والدین کو روتا ہوا چھوڑنے والے کیلئے نصیحت

حضرت[2] عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ سے بیعتِ ہجرت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں نے اپنے والدین کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ دونوں (میری جدائی کی وجہ سے) رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا واپس جاؤ جیسے تم نے انہیں رُلا دیا ہے۔ ویسے ہی انہیں ہنسا دو۔

---

[1] درمنثور جلد ۴ صـ۱۷۲
[2] مستدرک حاکم جلد ۴ صـ۱۵۳، الادب المفرد صـ۶۔

Marfat.com

ماں باپ کے لیے سامانِ زیست کی تگ و دو کرنا جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب رکھتا ہے[۱]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایسے شخص کا مجلسِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم (کے قریب) سے گذر ہوا۔ جس کا جسم دُبلا پتلا تھا اس کو دیکھ کر حاضرین نے کہا کاش یہ جسم اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود (مطلق وبسیط وبے حد) کی راہ میں (یعنی جہاد میں) دُبلا ہوتا۔ یہ سُن کر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شاید اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرتا ہو۔ اُن کی خدمت کرنے اور اُن کے لئے روزی کمانے کی وجہ سے دُبلا ہوگیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ فی سبیل اللہ ہے (پھر فرمایا کہ) شاید وہ چھوٹے بچوں پر محنت کرتا ہو۔ (یعنی ان کی خدمت پرورش اور ان کے لئے رزقِ حلال مہیا کرنے میں دُبلا ہوگیا ہو۔) اگر ایسا ہے تو وہ فی سبیل اللہ ہے۔ (پھر فرمایا کہ) شاید وہ اپنی جان پر محنت کرتا ہو۔ اپنی جان کے لئے محنت کر کے روزی کماتا ہو۔ تاکہ لوگوں کا محتاج نہ ہو۔ لوگوں سے بے نیاز ہو جائے (اور مخلوق سے سوال نہ کرنا پڑے)۔ اگر ایسا ہے تو وہ بھی فی سبیل اللہ ہے۔

ماں باپ کو گالی دینا گناہِ کبیرہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

---

[۱] تفسیر درمنثور جلد ۱ صہ ۱۷۳

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ حاضرین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک بارک وسلم کوئی شخص اپنے ماں باپ کو کیسے گالی دے گا۔ عرض کیا۔ کیا کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ (اس کی صورت یہ ہے) کہ وہ دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے (یا دے گا) تو دوسرا شخص اُس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے (یا دے گا)

فا :- یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ کوئی بیٹا اپنے ماں باپ کو گالی دے سُبحان اللہ وہ وقت کیسا پیارا وقت تھا۔ قدوسیوں کا دور تھا کہ ماں باپ کو گالی دینے کا جرم سُن کر حیرت کا اظہار کرتے تھے۔ اب تو کھُلم کھُلا نالائق لوگ اپنے اور اپنی آخرت کے دشمن اپنے ماں باپ کو بُرا کہتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں لیکن ذرہ برابر غیرت اور شرم وحیا نہیں کرتے۔

جو بوڑھے والدین کو پائے اور جنت میں نہ جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ[۲] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ وہ ذلیل ہو۔ اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ

---

[۱] الادب المفرد ص ۲، بخاری جلد ۲ ص ۸۸۳، مسلم جلد ۲ ص ۳۱۴، مشکوٰۃ ص ۴۱۹ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۱۹، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۔

[۲] مسلم جلد ۲ ص ۳۱۴، الادب المفرد ص ۶، مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۸، درمنثور جلد ۴ ص ۱۰۲ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۱۶

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کس کی ۔ فرمایا کہ جس کے والدین یا ان میں سے ایک بھی اُس کی زندگی میں بوڑھے ہو گئے اور وہ ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا ۔

جو اپنے والدین پر لعنت کرے اُس پر اللہ جل جلالہٗ کی لعنت

حضرت ابو الطفیل[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے آپ کو کوئی ایسی بات بھی بتائی ہے جو دوسروں کو نہیں بتائی ۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے کوئی ایسی بات تو نہیں بتائی جو اوروں کو نہ بتائی ہو ۔ بجز اس کے ، جو میری تلوار کے میان میں ہے پھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے تلوار کے میان سے ایک نوشتہ نکالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا ۔ ۱ ۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے سوا کسی کے نام پر ذبح کرے ۔ (یعنی ذبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کے سوا کسی اور کا نام لے) اس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کی لعنت ۔ ۲ ۔ جو زمین کی حد بندی کا نشان چرائے ۔ اس پر بھی خدا کی لعنت ۔ ۳ ۔ جو اپنے والدین پر لعنت کرے ۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق و بسیط وبے حد) کی لعنت ۔ ۴ ۔ اور جس نے دینِ اسلام میں (عمل یا عقیدہ کے اعتبار سے دین کے خلاف) کوئی چیز نکالی ۔ اس پر خدا کی لعنت ۔

---

[1] الادب المفرد جلد ص ۵ ،

Marfat.com

ماں باپ کو گھور کر تیز نظر سے دیکھنا

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ[۱] صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبیِ کریم رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک نہیں کیا جس نے والدین کو تیز نظر سے دیکھا (یعنی غصہ سے گھور کر دیکھا)

ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

حضرت[۲] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بڑے گناہ ہیں۔ ۱۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیجد) کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ ۲۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ۳۔ کسی جان کو قتل کرنا۔ (اگر شرعاً قتل حلال نہ ہو) ۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔

حضرت[۳] ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے تین بار فرمایا کیا سب سے بڑے گناہ تمہیں نہ بتا دوں۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

---

[۱] درمنثور جلد ۴ ص ۱۷۱ ، بیہقی فی شعب الایمان

[۲] بخاری جلد ۲ ص ۸۸۴ ، مشکوٰۃ ص ۱۷ ، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۷

[۳] الادب المفرد ص ۵۔

Marfat.com

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔
۲۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (جس وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ارشاد فرما رہے تھے) آپ تکیہ لگائے تشریف فرما تھے اور فرمایا ہاں اور جھوٹی باتیں بنانا۔ اس کو بار بار فرماتے تھے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا کاش پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا خاموش ہو جاتے۔

ماؤں کی نافرمانی حرام ہے

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ[۱]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ گاڑنا تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے اور بخیلی اور گدائی کو تم پر حرام قرار دیا ہے اور زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

فا: ہر حکم کی وجہ پوچھنا زیادہ بولنا، عمل نہ کرنا، لوگوں سے مانگتے رہنا، حرام رسموں پر مال خرچ کرنا، فضول خرچی اور مال کی بربادی ہے۔ اچھا کھانا جب کہ اس میں اسراف نہ ہو بالکل جائز ہے۔

ماں باپ کے قاتل کے لئے سخت ترین عذاب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ[۲]

---

۱ مشکوٰۃ صہ ۴۱۹، بخاری جلد ۲ صہ ۸۸۴، مسلم جلد صہ ، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۵۱۸

۲ باب القصاص در مشکوٰۃ صہ ۳۰۳، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صہ ۲۱۱، درمنثور جلد ۴ صہ ۱۷۰

Marfat.com

سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب اُس شخص کو ہوگا جو کسی نبی (علیہ السلام) کو قتل کرے یا کوئی نبی (علیہ السلام) اُس کو قتل کرے یا کوئی اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویریں بنانے والوں کو اور ایسے عالم کو جو اپنے علم کے ساتھ نفع حاصل نہیں کرتا۔

فائدہ:- ماں باپ یا دونوں کا ظلماً قتل گناہ کبیرہ ہے مگر اگر بیٹا حاکم ہے وہ اپنے باپ کو قصاص یا حد شرعی میں قتل کرے تو وہ اس حکم سے خارج ہے۔

ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا

حضرت عبداللہ[۱] بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا احسان جتلانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا دستانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

والدین کے نافرمان کو دُنیا میں سزا مل جاتی ہے

حضرت ابوبکر[۲] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد گناہوں

---

[۱] مشکوٰۃ شریف جلد ص۴۲۰، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۶ ص۵۲۹، نسائی جلد ص، دارمی
[۲] مشکوٰۃ ص۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۴۳۔

Marfat.com

میں سے جو گناہ چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن ماں باپ کو ستانے والے (ناخلف) کو مرنے سے پہلے پہلے زندگی میں سزا دے دیتا ہے۔ (احقر نے اپنے گاؤں میں ملاحظہ بھی کیا ہے)۔

والدین کی وفات کے بعد حسنِ سلوک

حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے پاس خدمتِ اقدس میں حاضر تھے ایک شخص جس کا تعلق بنو سلمہ قبیلے سے تھا۔ آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا ماں باپ کے وصال کے بعد بھی اس کا کوئی موقع ہے کہ اُن سے بھلائی کروں، حسنِ سلوک کروں تو ارشادِ مصطفوی علیہ التحیۃ والثنا ہوا ہاں۔

۱۔ اُن کے لئے دعا (جس میں نمازِ جنازہ بھی شامل ہے) ۲۔ اُن کے لئے طلبِ مغفرت ۳۔ ان کی وصیّت کو اور ان کے وعدوں کو پورا کرنا، ۴۔ اُس رشتہ داری کو ملانا جو ان کے ساتھ ہی ملائی جا سکتی ہے۔ ۵۔ اُن کے دوستوں کا احترام کرنا۔

ماں باپ کا مرنے کے بعد درجہ بلند ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مرنے والے کا درجہ مرنے کے بعد بلند کیا

لہ الادب المفرد ص۹ مشکوٰۃ ص۴۲۰، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۶ ص۵۳۲، ابو داؤد شریف جلد۲ ص۳۴۰
ابن ماجہ شریف ص۲۶۹، درمنثور جلد۴ ص۱۷۳

Marfat.com

جاتا ہے۔ وہ رب کریم سے عرض کرتا ہے یہ درجہ بلند کیسے ہوا۔ تو اُسے بتایا جاتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے مرنے کے بعد تیرے لئے طلب مغفرت کی یہ اس وجہ سے ہوا۔ [۱]

والدہ کے لئے طلب مغفرت

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ [۲] فرماتے ہیں ہم ایک شب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُعا فرمائی۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) ابوہریرہ کی اور میری (یعنی محمد بن سیرین کی) والدہ کی اور جو اُن کے لئے طلب مغفرت کرے اُن سب کی مغفرت فرمادے۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اُن کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں تاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعا میں داخل ہو جائیں۔

والدین کے لئے مرنے کے بعد اولاد کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ [۳] روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

---

[۱] الادب المفرد ص۹، مشکوٰۃ ص۲۰۵، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ ص۳۷۳
مسند امام احمد

[۲] الادب المفرد ص۹

[۳] الادب المفرد ص۹، مشکوٰۃ ص۳۲، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص۱۸۸، نسائی جلد ۲ ص۱۳۲
ابوداؤد جلد ۲ ص۴۲۔

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان (مومن) مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین کے :- ۱۔ صدقۂ جاریہ ۲۔ وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں ۳۔ نیک فرمانبردار اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔

ف ۱ :- یہ وہ تین چیزیں ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا ثواب خواہ مخواہ مرنے والے کو پہنچتا رہتا ہے کوئی ایصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صدقہ جاریہ سے مراد مسجدیں، مدرسے، کنویں، نہریں، ہسپتال، وقف کئے ہوئے باغ، مسافر خانے خیرات خانے وغیرہ ہیں، علم سے مراد دینی تصانیف، نیک شاگرد جن سے دینی فیضان پہنچتے رہیں۔ نیک اولاد سے مراد اچھے اعمال کرنے والا بیٹا اور عالم بیٹا جو اپنے ماں باپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ مرنے والے کی اولاد کو بہر صورت دعا استغفار کرنی چاہیئے کیونکہ مرنے والا دعاؤں کا منتظر رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے پھر جب اسے دعا پہنچتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے پیاری ہوتی ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد) زمین والوں کی دعا (کی برکت) سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندوں کا وصال شدہ لوگوں کے لئے بہترین تحفہ دعائے مغفرت ہے۔

لہ مشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۲۰۶ ، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۷۳
بیہقی فی شعب الایمان

Marfat.com

وصال شدہ والدین کے لئے دعا کرنے والا نافرمان بیٹا بھی نیکوکار لکھا جاتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی شخص کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے اور وہ ان کا ستانے والا نافرمان ہوتا ہے لیکن ان کے لئے دعا اور استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے صد سے نیکوکاروں میں لکھ دیتا ہے۔

مرنے کے بعد اولاد کا صدقہ وخیرات کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یکا یک (اچانک) فوت ہوگئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی۔ اب اگر میں اُس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو اس کا اجر

لہ مشکوٰۃ ص۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص۵۴۰۔

لہ بخاری شریف جلد۱ ص۱۸۶، تیسیر الباری شرح بخاری (وحید الزماں صاحب اہل حدیث) جلد۲ ص۳۳۵۔ مشکوٰۃ ص۱۷۲، مسلم (باب وصول ثواب الصدقات الی المیت) جلد۲ ص۱۰۱۔ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۳ ص۱۲۸، ابن ماجہ ص۱۹۹، بخاری شریف کتاب الوصایا جلد۱ ص۳۸۶، تیسیر الباری جلد۴ ص۲۲-۲۱، الادب المفرد ص۹ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نسائی جلد۲ ص۱۳۲۔

Marfat.com

ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں (جو تو صدقہ و خیرات کرے گا تیری والدہ کو اس کا ثواب ملے گا۔)

ف:۔ اس حدیث پاک سے صراحۃً معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے صدقہ اور اس کے لئے دعا کرنا سنت ہے۔ اس سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے کلیات وصدقہ و خیرات کے ثواب پہنچنے میں تمام اہل حق کا اتفاق ہے۔

تیسیر الباری جلد ۲ صـ۲۲ حاشیہ ۱ میں تحریر ہے "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے۔ اہلحدیث کا اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے دوسری روایت میں ہے۔ سعد نے پوچھا کون سی خیرات افضل ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا، اس کو امام نسائی نے نکالا۔" (نسائی جلد ۲ صـ۱۳۲)

وصال شدہ ماں کے نام کا کنواں لگوانا

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا۔ پانی بہترین صدقہ ہے انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کا ہے (هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ)

ف:۔ پانی کی خیرات کرد پانی سے دینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں۔ خصوصاً ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کم ہو۔ بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں عام مسلمان ختم شریف فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کیساتھ پانی اور دودھ بھی رکھ دیتے

لہ ابوداؤد جلد ۱ صـ۲۴۲، نسائی جلد ۲ صـ۱۳۲، مشکوٰۃ صـ۱۶۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صـ

Marfat.com

ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔ بزرگانِ دین کے نام کی سبیلیں وصال شدہ مسلمانوں کے نام کی سبیلیں ایصالِ ثواب کی نیت سے لگانا ان سب کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے۔ ثواب بخشتے وقت ایصالِ ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سنت ہے کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔ دوسرے یہ کہ کسی شے پر میت کا نام آجانے سے وہ شے حرام نہ ہوگی۔ دیکھو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کنوئیں کو اپنی ماں مرحومہ کے نام سے منسوب کیا۔

(ماخوذ از مرآۃ) مؤلفہ:۔ مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کو گواہ بنا کر ماں کے نام باغ صدقہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ میں سے تھے اُن کی ماں اُس وقت مرگئی جب کہ وہ گھر میں نہیں تھے پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں فوت ہوگئی ہیں اُس وقت موجود نہ تھا۔ اگر میں کچھ اُس کی طرف سے خیرات کروں تو اُس کو فائدہ ہوگا۔ (ثواب پہنچے گا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا ہاں! تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

لہ بخاری شریف جلد ۱ صـــ ۳۸۶، باب الاشہاد فی الوقف والصدقہ
تیسیر الباری جلد ۴ صـــ ۲۲ ۔ ابوداؤد جلد ۲ صـــ ۴۳ ، نسائی جلد ۲ صـــ ۱۳۳

Marfat.com

گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

بعد از وصال ماں باپ کی مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما[1] سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (جو کہ خزرج کے سردار تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم سے مسئلہ پوچھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری ماں گذر گئی۔ اس کے ذمہ ایک نذر تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا تو اُس کی طرف سے ادا کر دے۔

ماں باپ کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس[2] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم سے مسئلہ پوچھنے آئی۔ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) کا حج اُس وقت

---

[1] بخاری شریف جلد ۱ صـ ۳۸۷/۹۹۱ .... قضاءِ نذر عن المیت مشکوٰۃ شریف باب فی النذور صـ ۲۹۷، تیسیر الباری جلد ۲ صـ ۲۲۔ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صـ ۲۰۵، ابو داؤد جلد ۲ صـ ۱۱۲۔

[2] بخاری شریف جلد ۲ صـ ۹۲۰، تیسیر الباری جلد ۲ صـ ۱۵۴، مشکوٰۃ شریف صـ ۲۲۱ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صـ ۹۸، مسلم جلد ۱ صـ ۴۳۱، ترمذی جلد ۱ صـ ۱۸۵، نسائی جلد ۲ صـ ۳، ابو داؤد

Marfat.com

فرض ہوا. جب کہ میرا باپ ضعیف بوڑھا ہے ۔ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا ۔ کیا میں اُس کی طرف سے حج کرلوں تو کافی ہوگا. آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا ہاں !۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ! بلاشبہ میرے والد ماجد بہت بوڑھے آدمی ہیں جو حج یا عمرہ کرنے کی طاقت اور قوت نہیں رکھتے اور نہ سفر کرسکتے ہیں (اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں تو اس بارے میں کیا ارشاد ہے ؟) پیارے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور عمرہ کرو۔

وصال شدہ ماں کی طرف سے حج

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مرگئی کیا میں اُس کی طرف سے حج کروں. آپ صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] مشکوٰۃ ص۲۲۲، ترمذی جلد۱ ص۱۸۶، ابوداوٗد جلد۱ ص۲۵۹، نسائی جلد۲ ص۳، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد۴ ص۹۷، جائزۃ الشعوذی جلد۱ ص۳۴۸،

[2] بخاری جلد۲ ص۱۰۸۸، تیسیر الباری جلد۹ ص۱۸۱، بخاری جلد۱ ص۲۴۹ جلد۳ ص۵۱، نسائی جلد۲ ص۳ (نسائی شریف میں ماں کی بجائے بہن کا ذکر ہے ،

Marfat.com

علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! اُس کی طرف سے حج کر بھلا بتا تو سہی اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو ادا کرتی اس نے عرض کیا بے شک ادا کرتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کا بھی قرض ادا کرو اُس کا قرض ادا کرنا تو اور ضروری ہے۔

باپ کی طرف سے بیوی کو طلاق دینے کا حکم

لہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس بیوی تھی جس کے ساتھ مجھ کو بہت محبت تھی۔ حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کو ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھے فرمایا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو میں نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ طلاق دے دو۔

ف ۱:۔ شاید اُس بیوی میں کوئی دینی خرابی ہوگی۔ محض دنیاوی وجہ پر طلاق کا حکم نہ دیا ہوگا (مرآۃ)

ف ۲:۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ امر وجوب کا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اس حکم کی بنا پر طلاق دینا واجب ہوگیا صاحب مرقاۃ نے فرمایا کہ امر استحباب کے لئے ہے یعنی بہتر یہ ہے کہ طلاق دے دو تا کہ تمہارے والد تم

لہ مشکوٰۃ ص ۲۸۲، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۵۰، ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۲

Marfat.com

پر ناراض نہ ہوں۔ (ماخوذ از مرآۃ)
(مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ)

ماں باپ کے قریبیوں کا احترام اور حسنِ سلوک

حضرت ابو رمثہ[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ تو اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اور اپنے بھائی کے ساتھ حسنِ سلوک کر ان کے بعد ترتیب وار جو رشتہ دار زیادہ قریب ہوں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

[۲] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے (خاندانی) نسب سیکھو۔ جن کے جاننے سے تم اپنے عزیز و اقارب سے صلہ رحمی کر سکو گے۔ اقارب میں صلہ رحمی کرنا مال میں کثرت اور اجل میں تاخیر کا باعث ہے۔

رضاعی والدہ کا مقام

[۳] حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام

---

[۱] مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۵۱

[۲] مشکوٰۃ ص ۴۱۹، ترمذی جلد ص، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۳۰

[۳] مشکوٰۃ ص ۴۲۰، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۳ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۵۳۳

Marfat.com

جعرانہ میں گوشت تقسیم فرمارہے تھے اسی موقع پر ایک عورت آگئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ (وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک، وسلم کے قریب پہنچ گئی تو (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے، اُس کے لئے اپنی چادر (مبارک) بچھادی جس پر وہ بیٹھ گئی (یہ ماجرا دیکھ کر) میں نے کسی سے، پوچھا یہ کون مائی صاحبہ ہیں اس پر لوگوں نے بتایا یہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم) کی رضاعی والدہ ہے جس نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم) کو دودھ پلایا تھا

ماں کی بہن سے حسن سلوک

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کیا تیری والدہ ہے۔ عرض کیا نہیں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا کیا تیری کوئی خالہ ہے۔ عرض کیا جی ہاں خالہ ہے۔ فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو۔

جس کے ساتھ باپ سلوک کرتا تھا اُس کے ساتھ حسن سلوک

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک اعرابی اُن سے سفر

۱۔ ترمذی جلد ۲ صـ ۱۲، مشکوٰۃ صـ ۴۲۰۔ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صـ ۵۳۱، مکاشفۃ القلوب مترجم صـ ۱۸۲، درمنثور جلد ۔ صـ ۔

۲۔ الادب المفرد صـ ۹۔ نزہۃ المجالس جلد ۱ صـ ۲۰۴

Marfat.com

میں ملا۔ اس اعرابی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوست تھا۔ اُس اعرابی نے کہا کیا آپ فلاں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے نہیں ہیں فرمایا ہاں (انہیں کا بیٹا ہوں) اس کے بعد انہوں نے اعرابی کو ایک گدھا دے دیا جسے وہ ساتھ لائے تھے اور اپنے سر سے عمامہ اُتار کر بھی اُس اعرابی کو دے دیا۔ آپ کے بعض ساتھیوں (اسلامی بھائیوں) نے کہا اس اعرابی کے لیئے تو دو درہم ہی کافی تھے۔ اس پر (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) کہا۔ نبی کریم صلی اللہ (تعالیٰ) علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے باپ کی دوستی کو نبھاؤ۔ اُسے ختم نہ کرو ورنہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) تمہارا نور بجھا دے گا

[۱] حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ سب سے اچھا سلوک یہ ہے کہ ایک شخص اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

[۲] حضرت سعد بن عباد الزرقی فرماتے ہیں کہ ان کے والد (ماجد) نے فرمایا ہم لوگ مدینہ کی مسجد میں عمرو بن عثمان کے ساتھ بیٹھے تھے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے بھتیجے کا سہارا لیئے ہوئے آئے اور مجلس سے گذر گئے۔ پھر متوجہ ہوئے اور ان پر لوٹے پھر فرمایا کہ میں دو یا تین مرتبہ عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گذرا۔ قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس نے حضرت محمد (مصطفےٰ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی کتاب میں دو بار (مذکور) ہے کہ اُس سے قطع تعلق نہ کرو جس سے تمہارا باپ صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرتا رہا۔ ورنہ اس

---

[۱] الادب المفرد ص ۹ [۲] الادب المفرد ص ۹

Marfat.com

کی وجہ سے تیرا نور بجھ جائے گا۔

ماں باپ کی قبر پر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہوا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) اُس کے گناہ بخش دے گا اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرنے والے کو بھی برابر اجر ملتا ہے

۲ فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے جب کوئی شخص اپنے مسلمان والدین کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو اس کے والدین کو اس کا اجر ملتا ہے اور اُن کے اجر میں کمی کئے بغیر اُس آدمی کو بھی اُن کے برابر اجر ملتا ہے۔

جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر کی دوری سے

۳ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی دوری سے پائی جاتی ہے۔ مگر والدین کا نافرمان

---

۱ انوار الحدیث ص ۴۰۵، درمنثور جلد ۴ ص ۱۷۴ (عن محمد بن نعمان)

۲ مکاشفۃ القلوب مترجم ص ۵۹۲ ۳ مکاشفۃ القلوب مترجم ص ۵۹۱

Marfat.com

اور قطع رحمی کرنے والا اس کی خوشبو کو نہیں پائے گا۔

حدیث آمین

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے لگے تو پہلے دوسرے اور تیسرے زینے پر آمین، آمین، آمین فرمایا۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبریلِ امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس سے حسنِ سلوک نہ کیا اور مر گیا تو وہ جہنم میں گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے دور کر دیا اس کی ناک خاک آلود ہو وہ جنت کی راہ بھول گیا۔ پھر حضرت جبریلِ امین علیہ السلام عرض کرنے لگے آپ فرما دیجئے آمین۔ تو میں نے آمین کہی۔ پھر حضرت جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور گناہ بخشوائے بغیر مر گیا وہ جہنم میں گیا۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے اُسے دور کر دیا۔ آپ آمین فرما دیجئے تو میں نے آمین کہی۔ پھر جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کی یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اُس نے آپ پر درُود شریف نہ پڑھا۔ وہ جہنم میں گیا اور جنت کی راہ بھول گیا۔ پھر حضرت جبریلِ امین علیہ السلام عرض کرنے لگے آپ فرما دیجئے آمین۔ تو میں نے آمین کہی۔

فائدہ:۔ اس حدیث شریف میں حضرت جبریلِ امین علیہ السلام کی تین دعائیں

---

[1] مستدرک (عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ ابن حبان (عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) طبرانی (عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جلاء الافہام ص ۱۶-۱۷-۵۶۔

Marfat.com

ہیں۔ اور حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان تینوں پر آمین فرمائی ہے۔ پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا کی آمین نے دعا جتنی سخت بنادی وہ ظاہر ہے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبریل امین علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وبارک وسلم نے کہا کہ آمین فرمائیے تو جناب سرکارِ دو عالم علیہ التحیتہ والتسلیم نے آمین فرمایا جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔ اس مضمون کی احادیث مختلف راویوں سے بیان ہیں مثلاً حضرت مالک بن حویرث، حضرتِ انس، حضرت جابر، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوذر، حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان احادیث کا خلاصہ اس طرح ہے کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی دعا ہے۔ شقادت حاصل ہونے کی خبر ہے۔ یہ شخص ظالم ہے۔ بخیل ہے۔ جنت کی راہ بھول جانے والا جہنم میں داخل ہونے والا ہے۔

بے دین ماں باپ کی ہدایت کے لئے بزرگوں سے دعا کروانا

حضرتؒ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی والدہ (محترمہ) کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرکہ تھیں۔ ایک روز (اسی طرح) میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ

---

[1] مسلم جلد ۲ صہ ۳۰۱ مسند احمد جلد ۲ صہ ۳۲۰۔

Marfat.com

وبارک) وسلم کے بارے میں وہ بات کہی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ (وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک) وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم)۔ میں اپنی والدہ (ماجدہ) کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھیں۔ آج جب میں نے ان کو دعوتِ اسلام دی تو انہوں نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے حق میں وہ بات کہی جو مجھے (بہت) ناگوار ہے۔ آپ (مہربانی فرماکر) اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) سے دُعا فرمائیں کہ ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائے۔ حضور (نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا) نے فرمایا۔ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ میں نبی کریم (علیہ التحیتہ والتسلیم) کی دُعا سے خوش ہوکر نکلا۔

جب میں گھر آیا اور دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ (ماجدہ) نے میرے پاؤں کی آواز کو سُنا اور فرمانے لگیں۔ اے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ذرا ٹھہر رہ۔ (فرماتے ہیں) میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی۔ میری والدہ (محترمہ) نے غسل کیا۔ اپنی قمیص پہنی اور اوڑھنی اوڑھنے میں جلدی کی پھر دروازہ کھولا۔ بعدازیں فرمانے لگیں اے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے سوا کوئی (برحق) معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ (حضرت) محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ (وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بارک) وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) نے آپکی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمالیا ہے اور ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی والدہ (ماجدہ) کو (دولت) ہدایت بخشی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل سلطانہٗ) کی حمد وثنا کی اور بہتر بات ارشاد فرمائی۔ (حضرت

Marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت ایمان والوں کے دل میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ تب دآقائے دوجہاں سرور انبیا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ (جل جلالک) اپنے بندوں کی یعنی ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اس کی ماں کی محبت اپنے صاحب ایمان بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔ پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا کہ جس نے مجھے سنا یا دیکھا ہو اور مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ یعنی ہر ایک مومن بندہ خدا نے مجھ سے محبت کی

کافر باپ کی طرف سے وصیت کے بارے میں حکم اور ایصال ثواب

حضرت عمرو ابن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سو غلام آزاد کئے جائیں۔ اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دے (پھر انہوں نے سوچا کہ میرا باپ تو کافر ہے اس عمل کا اسے کیا فائدہ ہوگا) حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں جب تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں آزاد نہیں کروں گا۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ ہشام

لہ ابوداؤد شریف جلد ۲ صہ ۴۳، مشکوٰۃ جلد ا عربی صہ ۲۶۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صہ ۲۴

Marfat.com

نے پچاس آزاد کر دیئے ہیں اور عمرو (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) پر پچاس باقی ہیں۔ کیا میں بھی اس کی طرف سے آزاد کر دوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا اگر مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو ان کا ثواب پہنچتا۔ (مرگیا مردود۔ نہ صدقہ نہ درود)

ماں باپ کیلئے نفل نماز کا ثواب

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کا ارشادِ مبارک ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان شب جمعہ کو دو رکعتیں پڑھے۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور پھر پانچ بار پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد پندرہ دفعہ استغفار کرے اور پندرہ مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم پر درود شریف بھیجے اور ان سب کا ثواب اپنے والدین کو بخشے تو اس نے ان دونوں کا حق ادا کر دیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد کے سوا ان دونوں کا ثواب کسی کو معلوم نہیں۔

والدین سے حسن سلوک کرنے والے کا درجہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے

۱؎ نزہتہ المجالس جلد ص عبد الرحمن صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

۲؎ نزہتہ المجالس جلد ص باب معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

والے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہو گا اور اپنے والدین کو ستانے والے اور ابلیس کے درمیان جہنم میں ایک درجہ کا فرق ہو گا۔

بیٹے کا مال

ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے اُس کا باپ عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کمزور تھا اور میں قوی تھا وہ محتاج تھا اور میں غنی تھا۔ میں اپنی ملک میں سے کسی چیز سے اسے منع نہیں کرتا تھا آج میں کمزور ہو گیا ہوں اور یہ غنی ہے مجھے اپنا مال دینے میں بخل کرتا ہے۔ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی اُسے سُنے گا تو رونے لگے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

عقائد کو پختہ اور اعمال کو درست
کرنے والی کتابیں خریدنے کے لئے
نگینہ کتب خانہ
عُمر دین روڈ۔ وسن پورہ۔ لاہور ۳۹ سے رابطہ قائم کریں۔

لہ نزہتہ المجالس جلد ۲ ص باب معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فصل سوئم

واقعات اور حکایات

واقعہ ۱: حضرت عبدالرحمن صفوری شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب نزہتہ المجالس میں عیون المجالس کے حوالہ سے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے باب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ابویزید بسطامی بیس برس کے تھے۔ اس وقت کی بات ہے فرماتے ہیں کہ میری ماں نے مجھے اپنے پاس بلایا کہ اپنا ہاتھ میرے سر کے نیچے رکھ اور میں آرام کروں۔ فرماتے ہیں میرا دل شب بیداری سے لگ گیا تھا۔ میں نے اُن کا کہا مان لیا۔ اور اُن کے سر کے نیچے ہاتھ رکھ دیا اور ایک ہاتھ کمر پر۔ وہ آرام کرنے لگیں اور میں نے قل شریف کی تلاوت شروع کر دی اور اسی طرح صبح تک سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ سُن ہو گیا میں نے کہا ہاتھ تو میرا ہے اور والدہ کا حق خدا کے لئے ہے۔ میں نے اتنے عرصہ میں دس ہزار مرتبہ قُل ہو اللہ احد پڑھی تھی۔ اور اس کے بعد میں نے جو ہاتھ سُن ہوا۔ اُس سے کام نہ لے سکا۔ جب اُن کا وصال ہوا تو ان کے کسی اسلامی بھائی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں اور رحمٰن کی تسبیح پڑھنے میں مصروف ہیں۔ اُن سے پوچھا گیا اس درجہ اور مقام پر

Marfat.com

آپ کس وجہ سے پہنچے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک اور مصیبتوں میں صبر کرنے سے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عظیم ہے کہ اپنے والدین کا فرمانبردار بندہ اور پروردگارِ عالم کا فرمانبردار بندہ یہ دونوں اعلیٰ علیین میں ہوں گے۔ (نزہتہ المجالس، جلد ۱ صـ ۱۹۶)

واقعہ ۲

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ماں نے پانی منگوایا۔ میرے لانے تک والدہ ماجدہ سو گئیں میں اپنی والدہ محترمہ کی بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا جب میری ماں بیدار ہوئیں تو پوچھا کہ پانی کہاں ہے میں نے آبخورہ دے دیا۔ سردی کی شدت تھی۔ آب خورے میں سے کچھ پانی بہہ کر گر گیا تھا اور میری انگلی پر جم گیا جب آبخورہ دیا تو میری انگلی کی کھال اُتر گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے حال بیان کیا تو کہنے لگیں کہ اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔ (نزہتہ المجالس، جلد ۱ صـ ۱۹۶)

حکایت ۳

ابن جوزی نے کہا ہے کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہوا ہے کہ ساری عجیب باتیں بنی اسرائیل میں ہوئی ہیں اُن سے نقل کر کے بیان کیا کرو کوئی حرج نہیں ہے اور آدمیں نہیں دو بوڑھیوں کا واقعہ بیان کر دوں۔ بنی اسرائیل قوم میں ایک شادی شدہ آدمی تھا جس کی ماں اور ساس دونوں زندہ اور نابینا تھیں۔ وہ شخص اپنی بیوی سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اُس کی ماں بہت نیک سیرت عورت تھی جب کہ ساس بدعورت تھی اور اپنی بیٹی کو داماد کی خلاف بھڑکاتی تھی۔ ایک دن وہ شخص اپنی ماں کو بیوی کی خاطر بے آب و دانہ جنگل میں اکیلا چھوڑ آیا

Marfat.com

بوڑھیا بے چاری اکیلی جنگل میں ٹھوکریں کھانے لگی۔ درندے اُس کے گرد جمع ہونے لگے اتنے میں ایک فرشتہ اُس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ یہ کیسی آوازیں ہیں جو تیرے چاروں طرف سنائی دے رہی ہیں۔ اُس نے جواب دیا اچھی آوازیں ہیں گائے بکری اونٹ کی آوازیں ہیں اُس نے کہا اچھا انشاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا فرشتہ یہ کہہ کر چلا گیا۔ جب اگلا دن ہوا تو میدان اونٹوں، بکریوں اور گائیوں سے بھر گیا۔ ادھر بیٹے کے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں ماں کس حال میں ہے چنانچہ جب وہ آیا تو کیا دیکھتا ہے۔ سارا میدان اونٹوں بکریوں اور گائیوں سے بھرا پڑا ہے اپنی ماں سے پوچھنے لگا ماں یہ کیا ہے۔ ماں نے کہا تو نے تو مجھے ستایا تھا اور بیوی کے کہنے پر مجھے یہاں چھوڑ گیا۔ بہر حال میں تو ماں ہی ہوں۔ لڑکا بڑا نادم ہوا۔

اُس کے بعد وہ اپنی ماں کو اُٹھا کر لے گیا اور جو کچھ خدا نے دیا تھا۔ سب کچھ ہنکا کر مع اپنی ماں کے بی بی کے پاس پہنچا۔ اُس کی بیوی کہنے لگی۔ ہرگز نہ مانوں گی جب تک میری والدہ کو بھی وہاں چھوڑ کر نہ آؤ گے۔ جہاں اپنی ماں کو چھوڑ کر آئے تھے۔ چنانچہ وہ اُس کو بھی لے گیا جب شام ہوئی تو درندوں نے اسے آگھیرا اور وہی فرشتہ جو اُس شخص کی ماں کے پاس آیا تھا پھر آیا اور کہنے لگا اے بڑھیا مائی یہ کیسی آوازیں ہیں وہ کہنے لگی یہ درندوں کی آوازیں ہیں یہ مجھے کھا جائینگے۔ اُس فرشتے نے کہا ایسا ہی ہو جائے گا اس کے بعد وہ چلا گیا اور ایک درندہ اُسے کھا گیا جب صبح ہوئی تو اس کی بیوی نے کہا جاؤ ذرا دیکھو تو میری ماں کا کیا حال ہوا وہ گیا تو وہاں جو کچھ درندے کھا کے چھوڑ گئے تھے اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اُس شخص نے اپنی بیوی کو اُس کی ماں کی ہڈیاں لا کر دیں جونہی اُس نے اپنی ماں کا بُرا حشر دیکھا تو غم کے مارے مر گئی۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ ص ۱۹۹

Marfat.com

حکایت ۴

حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک مرد صالح تھا۔ اس کے لڑکے نے شراب پی لی۔ باپ نے بیٹے کو ڈانٹا۔ بیٹے نے اپنے باپ کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ طمانچہ اتنے زور سے مارا کہ آنکھ نکل پڑی۔ جب لڑکے کو نشہ سے ہوش آیا تو اپنی مذکورہ بالا ذلیل حرکت پر سخت شرمندگی ہوئی۔ لڑکے کو نہ صرف ندامت ہوئی بلکہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ ہی کاٹ ڈالا۔ باپ نے جب بیٹے کا کٹا ہوا ہاتھ اور اس کی تکلیف دیکھی تو بے چین ہو گیا اور رونے لگا اور کہنے لگا کاش میری ہزار آنکھیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکل پڑتیں تو اچھا تھا۔ لیکن تو اپنا ہاتھ نہ کاٹتا اس کے بعد وہ دونوں باپ اور بیٹا حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور قصہ کہہ سنایا۔ حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اُس کی آنکھ اس کی جگہ رکھ دی اور لڑکے کا ہاتھ اپنی جگہ لگا دیا اور حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد کی بارگاہ میں گزارش کی دُعا کی کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد، والد کی حُرمت اور والدہ کی شفقت کی بدولت ان دونوں کو شفا عنایت فرما کر میری عزت رکھ لے چنانچہ فوراً اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد، نے دونوں کو شفا عنایت فرما دی۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ ص ۲۰۱

واقعہ ۵ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اویس قرنی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یمن کے رہنے والے تھے۔ اُن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے

Marfat.com

خیر التابعینؓ فرمایا اور یہ بھی فرمایا ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرانا۔ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ظاہرہ زمانہ حیات میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن والدہ کی خدمت کی وجہ سے بارگاہِ رسالت مآب علیہ التحیۃ والثنا میں حاضر نہ ہوسکے اور شرفِ صحابیت سے محروم ہوگئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے ان کے اس عمل کی قدر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ان سے دُعا کرانا۔ والدین کی خدمت کا کیا مرتبہ ہے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ظاہر ہے۔

آنحضرتؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ اویس کی والدہ ہے اس کے ساتھ انہوں نے حُسنِ سلوک کیا ہے۔ اگر اویس (کسی بات میں) اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد پر قسم کھالے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم ضرور اس کی قسم پوری کرے۔

(ماں کی ممتا) حکایت ۶

ایک بار دو عورتیں اپنا اپنا بچہ لے کر سفر کو نکلیں تو ایک جگہ قیام کے دوران ایک کے بچہ کو بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا پھر دونوں عورتیں جھگڑنے لگیں کہ تیرے ہی بچے کو بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا ہے۔ فیصلہ حضرت داوٗد اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا پر ٹھہرا۔ حضرت داوٗد علیہ السلام فرمانے لگے بڑی کو دے دو لیکن حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے

۱؎ صحیح مسلم جلد۲ صہ ۳۱۱، مشکوٰۃ صہ ۵۸۲

۲؎ صحیح مسلم جلد۲ صہ ۳۱۱،

۳؎ نزہتہ المجالس جلد ا صہ ۱۹۸

Marfat.com

فرمایا کہ چھُری لاؤ اور میں اس بچہ کو چیر دیتا ہوں چونکہ تم دونوں دعوے دار ہو۔ آدھا آدھا لے لو یہی فیصلہ ہے۔ چھوٹی بولی خدا کے پیارے نبی ایسا نہ کیجئے یہ اُس کا بیٹا ہی ہی بس اُسی کو دے دیجئے پس اُس کی شفقت اور ماماتا سے معلوم ہو گیا کہ یہ اُسی کا بیٹا ہے۔ بخاری شریف جلد ۱ ص ۴۸۷

حکایت ۷

کسی نے استاذ ابواسحٰق سے بیان کیا کہ میں نے شب گزشتہ کو خواب میں دیکھا ہے گویا آپ کی داڑھی جواہر اور یاقوت سے مرصع ہے۔ انہوں نے کہا تم نے سچ کہا کیونکہ گذشتہ شب کو میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صفحہ ۲۰۰

حکایت ۸

علامہ عبدالرحمٰن صفوری محدث رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ ابن جوزی نے کتاب المنتظم فی تواریخ الامم میں بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا نے اپنے رب سے درخواست کی کہ جنت میں جو اس کا رفیق ہے۔ اُسے دِکھلا دے۔ ارشادِ خداوندی ہوا کہ فلاں شہر میں جائیے وہاں آپ کو ایک قصاب ملے گا وہی آپ کا جنت میں رفیق ہوگا۔ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا نے اس کو دوکان میں جاکر دیکھا۔ اُس کے پاس ایک تھیلا بھی تھا۔ اُس نوجوان قصائی نے جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیتہ والثنا کو دیکھا تو کہنے لگا اے خوبرو کیا آپ میرا مہمان بننا پسند کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ چنانچہ وہ نوجوان آپ کو گھر لے گیا۔ اور آپ کے سامنے کھانا چنا اور خود بھی کھانے لگا۔ جب وہ ایک لقمے کھا لیتا تو دو لقمے اُس تھیلے میں رکھتا جاتا تھا۔ اسی حال میں دفعتاً کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ جوان اُچھل کر گیا اور تھیلا چھوڑ گیا۔ حضرت موسیٰ

Marfat.com

کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس تھیلے کے اندر دیکھا تو اس میں ایک بوڑھے اور بڑھیا کو پایا۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو دونوں مسکرائے۔ اور ان کی رسالت کی گواہی دیتے ہوئے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ پھر جب وہ نوجوان آیا اور تھیلی کو دیکھا تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنار کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور عرض کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کس نے بتایا اُس نے کہا ان دونوں نے۔ پوچھا وہ کیسے۔ عرض کیا حضور میں ہر وقت ان کی نگہداشت کرتا رہتا تھا اور ان کو کھلائے بغیر کبھی نہ کھاتا تھا۔ اور وہ دونوں اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد سے روزانہ دعا کیا کرتے تھے ان کی جان نہ نکلے جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت نہ کرلیں اور میری ماں جب شکم سیر ہوتی تھی تو کہا کرتی تھی کہ اے اللہ جل جلالک ہمارے بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ہم نشیں بنا یو۔ تو حضرت موسےٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا تیری ماں کی دُعا قبول ہو چکی ہے اور تجھے جنت میں میرا ساتھ نصیب ہو گا۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صـــ ۲۰۰

حکایت ۹

ایک شخص کے تین لڑکے تھے وہ بیمار پڑا تو بڑے بھائی نے اپنے دوسرے بھائیوں سے کہا تم مجھے باپ کی خدمت کر لینے دو اور میراث تم لے لینا۔ چنانچہ وہ مرتے دم تک اپنے باپ کی خدمت کرتا رہا۔ اُس شخص کے مرنے کے بعد حسب فیصلہ وراثت کے مالک دونوں بھائی ہوتے۔ ایک رات باپ کی خدمت کرنے والے نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ فلاں مقام پر جا اور وہاں سے ایک اشرفی لے لے۔ اُس نے پوچھا اس میں میرے لئے برکت ہو گی؟

Marfat.com

کہنے والے نے کہا نہیں۔ تو اس نے نہ لی۔ پھر دوسری شب اُس نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ فلاں مقام سے دس اشرفیاں لے لے۔ اُس نے پوچھا اس میں برکت ہو گی جواب ملا کہ نہیں اُس نے پھر کچھ نہ لیا پھر تیسری شب کو خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ فلاں مقام سے ایک اشرفی لے لے اور اُس میں تیرے لیے برکت ہو گی۔ چنانچہ صُبح ہوئی تو اس نے ایک اشرفی لے کر اُس کی مچھلی خریدی جب اُس مچھلی کو چیرا۔ اُس میں سے دو جوہر ملے اُن دونوں کو اُس نے بادشاہ کے ہاں ساٹھ ہزار اشرفیوں کے عوض فروخت کر دیا پھر اُس نے خواب دیکھا اور سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تو نے جو اپنے باپ کی خدمت کی ہے یہ اُس کا صلہ ہے۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۲۰۰

ماں کی خدمت ماں کی دُعا حکایت ۱۰

جب حضرت موسےٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا انطاکیہ سے شام کا ارادہ کر کے چلے تو تھک گئے۔ خدائے تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اس پہاڑ کی وادی میں میرے ادھر ادھر کے آئے ہوئے لوگ ہیں۔ وہیں میرا ایک بندہ بھی ہے۔ اُس سے سوار ہونے کے لیے کوئی شے لے لیجیے۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا جب وہاں پہنچے وہ شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ نے اُس سے فرمایا۔ اے بندۂ خدا مجھے سواری چاہیے۔ اُس نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا چلا جا رہا ہے اُس نے کہا اے بادل کے ٹکڑے اُتر آ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں چاہتے ہوں پہنچا دے۔ چنانچہ وہ ابر اُتر کر زمین سے لگ گیا۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر سوار ہو کر چل دیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود جل جلالہٗ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا آپ جانتے ہیں میں نے یہ مرتبہ اُسے کیوں عطا فرمایا۔ عرض کیا اے رب نہیں ارشاد ہوا کہ مرتے دم اس کی ماں نے ایک حاجت چاہی تھی اس نے اُسے فوراً پورا کر دیا تو اُس کی ماں نے اُسے دعا دی تھی کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ جیسے اس نے میری حاجت پوری کی ہے۔ آپ اس کی حاجت پوری کیجئے۔ اگر یہ مجھ سے یہ بھی درخواست کرے کہ آسمان کو زمین پر اُلٹ جب بھی منظور کر لوں۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صـ ۲۰۰

حکایت ۱۱

ایک دفعہ خلیفہ ہارُون الرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو اُس کے بیٹے کے ساتھ جیل بھیج دیا۔ اُس شخص کی عادت تھی کہ گرم پانی سے ہی وضو کرتا تھا۔ داروغہ جیل نے قید خانہ میں آگ لے جانے کی ممانعت کی تو لڑکے نے رات کو قندیل پر پانی رکھ کر اپنے والد کے لئے گرم کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص کو ذرا گرم پانی ملا اُس نے بیٹے سے پوچھا یہ پانی کہاں سے آیا ہے تو اس کے بیٹے نے جواب دیا۔ اُس قندیل پر گرم کیا ہے جب یہ خبر داروغہ جیل کو پہنچی۔ تو اُس نے قندیل کو اونچا کر کے لٹکا دیا۔ تب لڑکے نے یہ کیا کہ رات بھر پانی کے برتن کو اپنے سینے سے لگائے دل پر رکھے رہا۔ کسی قدر اُس میں گرمی آگئی اُس کے باپ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا۔ اُس نے اصل صورتِ حال بیان کر دی۔ تب باپ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد اس کو جہنم کی گرمی نہ چکھائیو۔ نزہتہ المجالس جلد ۱ صـ ۱۹۷

Marfat.com

واقعہ ۱۲

صاحب نزہتہ المجالس حضرت علامہ عبدالرحمان صفوری شافعی محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں میں نے ترغیب و ترہیب میں بروایت بعض تابعین دیکھا ہے کہ ان کا کسی قبیلہ سے گذر ہوا۔ وہاں انہیں گورستان نظر پڑا۔ عصر کے بعد اس میں سے ایک قبر شق ہوگئی اور اس کے اندر سے ایک آدمی نکل آیا۔ اس کا سر گدھے کا سا تھا اور بدن آدمی کا سا۔ تین مرتبہ گدھے کی بولی بولا پھر قبر اُس کے اوپر جُڑ گئی۔ پھر اس کی عورت سے اس کا حال پوچھا تو اس نے بتلایا کہ یہ شراب پیا کیا کرتا تھا اور اس کی ماں اُس سے کہتی تھی کہ خدا سے ڈر تو کہتا تھا تو گدھے کی طرح نہ چلّایا کر۔ پھر عصر کے بعد مر گیا۔ اسی وجہ سے عصر کے بعد اُس کی قبر پھٹ جاتی ہے اور وہ نکل کر تین بار گدھے کی بولی بولتا ہے۔ نزہتہ المجالس جلد ا صہ ۱۹۹

واقعہ ۱۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک یمنی آدمی کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور اپنی پیٹھ پر اپنی ماں کو اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور یہ شعر پڑھتا جاتا ہے۔

انی لہا بعیرہا المذلل   ان اذعرت رکابہا لم اذعر

میں اس کے لئے ایک سواری کا اونٹ ہوں

جب سواروں کو ڈرایا جائے تو میں ڈرتا نہیں

پھر اس نے کہا اے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا میں نے اپنی ماں کا حق

ؔ الادب المفرد صہ ۲۔

Marfat.com

ادا کر دیا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا نہیں! بلکہ اُس کی تو ایک آہ کا بھی ابھی حق ادا نہیں ہوا۔ پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف میں مصروف ہو گئے۔ اور مقام ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا پر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر ارشاد فرمایا۔ اے ابن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما مقام ابراہیم پر دو رکعتیں اس سے قبل کے لئے کفارہ ہو جاتی ہیں۔

واقعہ ۱۴

لہ تفسیر ابن کثیر میں ہے ایک شخص اپنی والدہ کو کمر پر اٹھائے ہوئے طواف کر رہا تھا۔ اُس نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم سے عرض کیا کہ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک سانس کا حق بھی ادا نہیں ہوا۔

حضرت جریج رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ واقعہ ۱۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے[۲]

انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جریج والا بچہ پالنے میں بولا

لوگوں نے عرض کیا یا نبی اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم) جریج والا بچہ کون ہے فرمایا (سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے) جریج ایک عابد و زاہد آدمی تھا۔ جو اپنی خانقاہ میں رہائش پذیر تھا۔ ایک چرواہا اُس کی خانقاہ کے نیچے ٹھہرا کرتا تھا۔ گاؤں میں ایک

لہ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صہ ۳۵۔ لہ مسند احمد جلد ۲ صہ ۳۰۷/۴۳۳، مسلم جلد ۲ صہ ۳۱۳ الادب المفرد صہ ۸۔

Marfat.com

عورت تھی جو اُس چرواہے کے پاس آتی جاتی تھی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک دن جریج نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی ماں آگئی اُس نے پکارا جریج جریج! جریج نے دل میں سوچا ایک طرف ماں ہے اور دوسری طرف نماز۔ اُس نے نماز کو ترجیح دی۔ ماں نے دوبارہ پکارا جریج نے دل میں کہا کہ نماز ہے اور ماں ہے پھر اُس نے نماز کو ترجیح دی۔ جریج نے ماں کو جواب نہ دیا تو ماں نے کہا۔ جریج خدا تجھے موت نہ دے جب تک تو کسبیوں کا منہ نہ دیکھے۔ یہ کہہ کر واپس چلی گئی۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ گاؤں والی وہ عورت جو چرواہے کے پاس آتی جاتی تھی، اُس کو بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ اس کے ہاں بچہ ہوا ہے بادشاہ نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہہ دیا جریج کا۔ بادشاہ نے پوچھا خانقاہ والے جریج کا۔ اُس نے کہا ہاں بادشاہ نے حکم دیا کہ جریج کی خانقاہ کو توڑ دو اور میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے جریج کی خانقاہ کو پھاوڑے سے توڑ پھوڑ دیا منہدم کر دیا۔ جریج کو مارا پیٹا اور اس کا ہاتھ اس کی گردن سے باندھ دیا اور بادشاہ کے پاس لے کر چلے جب وہ رنڈیوں کے پاس سے گذرے تو اس نے کسبیوں کو دیکھا اور مسکرایا رنڈیاں بھی جریج کو دیکھنے لگیں۔

بادشاہ نے کہا یہ رنڈیاں کیا کہتی ہیں۔ جریج نے کہا کیا کہتی ہیں بادشاہ نے کہا یہ کہتی ہیں کہ اُس عورت کا بچہ تیرا بچہ ہے۔ کسبیوں سے جریج نے پوچھا کیا تم یہی کہتی ہو انہوں نے کہاں ہاں۔ چنانچہ جریج نے پوچھا وہ بچہ کہاں ہے لوگوں نے کہا عورت کی گود میں ہے وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور بچہ سے پوچھا تیرا باپ کون ہے بچہ بولا گائے کا چرواہا۔

بادشاہ کو اصل حالات سے بچہ کے بولنے کی وجہ سے آگاہی ہوئی تو جریج

Marfat.com

سے کہا میں تیری خانقاہ سونے کی بنوادوں۔ جرتیج نے کہا نہیں۔ پھر اس نے کہا چاندی کی بنادوں۔ جرتیج نے پھر انکار کر دیا بالآخر جرتیج نے بادشاہ کو کہا اگر تو بنوانا ہی چاہتا ہے تو ویسی ہی بنوادے جیسی تھی پھر بادشاہ نے کہا ایک بات بتاؤ کہ کسبیوں کو دیکھ کر تم مسکراتے کیوں تھے۔ جرتیج نے کہا ایک بات تھی جسے میں جانتا ہوں وہ بات میری ماں کی بددعا ہے جو مجھے لگ گئی پھر حضرت جرتیج نے لوگوں کو اپنا اور اپنی ماں کا واقعہ سنایا۔

ماں باپ کی دُعا کا اثر حکایت[۱۶]

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد نے حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف وحی بھیجی کہ دریا کی طرف تشریف لے جائیے تو عجیب وغریب شئی نظر آئے گی چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے اور آصف بن برخیا کو حکم فرمایا کہ دریا میں غوطہ زن ہو۔ انہوں نے غوطہ لگایا تو کافور کا ایک قبہ ملا جس میں چار دروازے تھے۔ ایک دروازہ موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا اور چوتھا زبرجد سبز کا تھا۔ سب دروازے کھلے ہوئے تھے اور پھر بھی ایک قطرہ پانی اندر نہ جاتا تھا۔ اُس قبہ کے اندر ایک خوبصورت نوجوان تھا جو کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیتہ والثنا اُس کے پاس گئے اور اس سے اس کا حال اور معاملہ پوچھا اس نے بیان کیا کہ میرے والد صاحب اپاہج تھے اور والدہ صاحبہ نابینی تھیں میں نے سات برس تک دونوں کی خوب خدمت کی جب میری ماں کے وصال کا وقت آیا تو اس نے دُعا دی اے رب ذوالجلال اپنی اطاعت میں اس کی عمر دراز فرما اور جب میرے باپ کے اس دنیا سے انتقال کا وقت آیا۔ تو انہوں نے

Marfat.com

رب کائنات کے حضور التجا کی کہ میرے لڑکے سے ایسے مقام پر خدمت لے جہاں شیطان کو اُس کے پاس تک راہ نہ ملے۔ چنانچہ بعد ازیں میں اسی دریا کی طرف چل نکلا اور مجھے یہ قبہ نظر پڑا اور میں اس میں داخل ہو گیا۔ تب سے میں اسی جگہ ہوں۔ حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا نے پوچھا تو کس زمانے میں تھا۔ اُس نے عرض کیا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا کے زمانہ میں۔ حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا نے تاریخ کا حساب لگا کر فرمایا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار چار سو [۲۴۰۰] برس گزر چکے ہیں اور خالق کائنات کی قدرت یہ کہ اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا ہے پھر آپ نے پوچھا تیرا کھانا پینا کیا ہے اُس نے کہا کہ ایک پرندہ میرے پاس کچھ زرد چیز لئے آدمی کے سر کی طرح آتا ہے مجھے اس میں دنیا کی ہر نعمت کا مزہ آتا ہے مجھ سے بھوک پیاس گرمی سردی نیند غفلت وحشت سب جاتی رہتی ہے پھر حضرت شاہ سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثنا نے اُسے اجازت دی اور وہ اپنے قبہ کی طرف دریا میں واپس چلا گیا۔ نزہۃ المجالس صہ ۱۹۹

ماں سے اجازت اور ماں کی نصیحت حکایت [۱۷]

حضرت شیخ محمد بن قائد الاوانی کہتے ہیں کہ جب میں نے پیرانِ پیر غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے مسائل کی بنیاد کس چیز پر قائم کی ہے آپ نے جواب ارشاد فرمایا "صدق پر" حتیٰ کہ مکتب کی تعلیم کے زمانہ میں بھی میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

پھر آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ بچپن میں ایک مرتبہ نو ذوالحجہ کو میں ایک

Marfat.com

دیہات کی جانب جا نکلا۔ راستہ میں ہل میں جوتتے ہوئے بیل کو چلانے لگا تو میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی۔ جب اُس بیل نے انسان کی زبان میں مجھے کہا عبدالقادر تم کاشتکاری کے لئے پیدا نہیں ہوتے اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد نے تمہیں اس کا حکم بھی نہیں دیا۔ میں گھبرا گیا اور گھر آگیا اور بے چینی کے عالم میں گھر کی چھت پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں۔ میدانِ عرفات میرے سامنے ہے اور لوگ وہاں کھڑے ہیں (یہ واقعہ آپ کے آبائی گاؤں گیلان شریف کا ہے)۔

ان واقعات کے بعد میں اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت فرمائیں تاکہ میں تحصیلِ علم کے لئے بغداد شریف جا سکوں والدہ محترمہ نے وجہ دریافت فرمائی تو اُن کی خدمتِ اقدس میں تازہ رونما ہونے والے واقعات عرض کر دیئے۔

والدہ ماجدہ نے جب میری گذارشات سُنیں تو ہونے والی جدائی کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اُٹھیں اور اندر جا کر اسی۸۰ دینار لے آئیں اور فرمانے لگیں یہ تمہارے والد ماجد کا ورثہ ہے اس میں چالیس دینار تمہارے ہیں اور چالیس دینار تمہارے بھائی کے ہیں۔ میرے لئے چالیس دینار میری بغل کے نیچے سی دیئے اور سفر کی اجازت فرمائی اور ساتھ ہی نصیحت کی کہ بیٹا! **ہمیشہ سچ بولنا**، پھر الوداع فرماتے ہوئے ارشاد فرمانے لگیں۔ تمہیں اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے حوالے کرتی ہوں شاید میں تمہیں زندگی میں نہ دیکھ سکوں اب روزِ قیامت ہی ملاقات ہوگی۔

میں ایک قافلے کے ساتھ بغداد روانہ ہوا جب ہم ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارے کا سارا قافلہ لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ تمہارے پاس کچھ ہے میں نے بتا دیا چالیس دینار ہیں جو

Marfat.com

بغل کے نیچے گدڑی میں سی رکھے ہیں۔ ڈاکو نے مذاق سمجھ کر چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ایک دوسرے ڈاکو نے یہی سوال کیا اور ویسا ہی جواب پایا۔ ہر راہزن کو جب میں نے یہی جواب دیا کہ میری گدڑی میں چالیس دینار ہیں تو وہ اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور میرے متعلق اسے بتایا۔ مجھے اُس ٹیلے پر بلالیا گیا جہاں وہ مال تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے میں نے اس کو بتایا چالیس دینار۔ اس نے جب گدڑی کو ادھیڑا تو چالیس دینار نکلے۔ تو پوچھنے لگا تمہیں سچ بولنے پر کس نے آمادہ کیا ہے۔ میں نے بتایا گھر سے چلتے وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی۔ سردار یہ بات سن کر رونے لگا اور کہنے لگا یہ بچہ ماں کی نصیحت سے نہیں ہٹا اور ایسی حالت میں جب کہ مال لوٹا جا رہا ہے پھر بھی سچ پر قائم ہے اور میں نے ساری عمر اپنے اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی میں ضائع کر دی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اور اس کے تمام ساتھیوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کر کے تمام لوگوں کا مال واپس کر دیا۔ اس طرح یہ سب سے پہلی جماعت تھی جس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔

قلائدالجواہر ص۹۔ نفحات الانس ص۲۵۲۔ نزہتہ الخاطر الفاطر ص۴۲۔
سفینۃ الاولیا ص۶۳ بہجۃ الاسرار ص۸۷۔

گائے کا قصہ واقعہ ۱۸

قوم بنی اسرائیل میں ایک نیک آدمی تھا جس کا ایک چھوٹا لڑکا تھا۔ اس شخص[1]

---

[1] تفسیر نعیمی، ضیاء القرآن، تفسیر عزیزی، نزہتہ المجالس۔ جلد ا ص۱۹۷

Marfat.com

نے گائے کی بچھیا پالی ہوئی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے کہا
اے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد ہیں یہ بچھیا اس لڑکے
کے لئے تیرے حوالے کرتا ہوں جب یہ لڑکا بڑا ہو تو لے لے یہ تو مر گیا۔ مگر اُس کی
گائے جنگل میں اور بچہ ماں کے پاس پرورش پاتا رہا یہ بڑا سعادت مند اور فرمانبردار
تھا۔ اس نے عبادت میں بڑی کوشش کی۔ ایک تہائی رات شب بیداری کرتا
اور ایک تہائی رات میں گریہ وزاری کیا کرتا۔ اور دن کو کاروبار کرتا جو کماتا اُس
میں سے ایک خیرات کر دیتا۔ ایک تہائی اپنی ماں کو دے دیتا اور ایک اپنے
خرچ میں لاتا۔ ایک روز اس کی والدہ نے کہا کہ تیرے باپ نے فلاں جنگل میں
خدا کے نام پر بچھڑی چھوڑی ہے جو کہ اب جوان ہو گئی ہوگی۔ اس میں فلاں
فلاں نشانیاں ہیں تو جا اور اُس کو پکڑ کر لے آ وہ گیا اور ماں کی بتائی ہوئی علامتوں
سے اس کو پکڑ لیا۔ ماں نے کہا اس کو بازار میں لے جا کر تین اشرفیوں کے عوض بیچ
ڈال۔ مگر جب سودا ہو تو پھر مجھ سے اجازت لے لینا۔ یہ نوجوان گائے کو بازار
لے گیا۔ اُس کو ایک خریدار ملا۔ اس نے قیمت پوچھی لڑکے نے تین اشرفیاں بتائیں
اور ساتھ کہا والدہ کی اجازت شرط ہے خریدار بولا (جو کہ انسانی شکل میں فرشتہ تھا)
چھ درہم لے لے مگر ماں سے نہ پوچھ۔ لڑکے نے کہا اگر تم اس کے برابر سونا بھی
دو تب بھی ماں سے پوچھے بغیر نہ بیچوں گا۔ وہ لڑکا اپنی ماں کے پاس آیا۔ ماں
کو سارا واقعہ سنایا۔ ماں نے کہا جا چھ درہم میں بیچ۔ لیکن سودا ہونے پر پھر مجھ سے
پوچھ لینا۔ لڑکا پھر بازار گیا وہی فرشتہ پھر ملا اور کہنے لگا بارہ اشرفیاں لے لے مگر
ماں سے نہ پوچھ لڑکا پھر نہ مانا۔ پھر آ کر ماں کو ماجرا سنایا۔ لڑکے کی والدہ بڑی عقلمند
تھی کہنے لگی شاید یہ کوئی فرشتہ ہے جو تیری آزمائش کے لئے آتا ہے کہ تو اپنی ماں کا
کتنا فرمانبردار ہے اب اگر ملے تو پوچھ لینا ہم گائے فروخت کریں کہ نہ کریں۔ لڑکے

Marfat.com

نے یہی کیا۔ فرشتے نے کہا۔ اپنی ماں سے کہنا اس کو رد کے رکھے۔ عنقریب بنی اسرائیل کو اس کی ضرورت پیش آئے گی اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر لوگ اس گائے کو تلاش کریں گے اور جب وہ تجھ سے خریدنے کے لئے آئیں تو تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال سونے سے بھر دی جائے اور تجھے اتنی قیمت مل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ماں کی فرمانبرداری کا صلہ بے شمار نصیب ہوا۔

تین مسافروں کا قصہ واقعہ[19]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں۔ سرکار دو عالم[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین آدمی (قوم بنی اسرائیل کے) جا رہے تھے کہ مینہ برسنا شروع ہو گیا وہ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آ گرا۔ غار کا منہ بند ہو گیا۔ آپس میں صلاح مشورے کرنے لگے۔ ایک دوسرے سے انہوں نے کہا کہ بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خالص اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے لئے کئے ہوں ان کے وسیلے سے دعا کرو شاید اللہ (تبارک و واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) یہ مشکل آسان کر دے تم کو نجات دلوائے۔

پھر ان تینوں میں سے ایک کہنے لگا کہ "اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ دونوں ضعیف بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے ہیں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا

---

[1] بخاری جلد ۲ صہ ۸۸۳، تیسیر الباری جلد ۸ صہ ۷۹۔

Marfat.com

تھا جب شام کو گھر واپس آتا اور دودھ دوہتا تو پہلے والدین کو دودھ پلاتا پھر اپنے بچوں کو۔ ایک دفعہ جانور دور دراز درخت چرنے کے لئے نکل گئے اور میں شام کو دیر سے (گھر) پہنچا دیکھا تو والدین سو گئے میں نے عادت کے مطابق دودھ دوہا۔ اور دودھ لے کر اُن کے پاس آیا اور کھڑا رہا۔ میں نے اس بات کو بُرا سمجھا کر ان کو نیند سے جگاؤں اور اس بات کو بھی ناپسند کیا کہ پہلے بچوں کو پلاؤں گو رات بھر بچے میرے پاؤں سے لپٹے روتے رہے دودھ مانگتے رہے (میں نے دودھ نہ دینا تھا نہ دیا) یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو تو اُس پتھر میں شگاف کر دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے اس میں اتنا شگاف کر دیا کہ وہ آسمان کو اس میں سے دیکھنے لگے۔

دوسرے شخص نے یوں دعا کی۔ یا اللہ جل جلالک میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس کو ایسے محبت کرتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ ہوتا ہے۔ میں نے اس سے ملاپ کی خواہش ظاہر کی اُس نے کہا سو اشرفیاں لاتو میں قبول کروں گی۔ میں نے محنت مزدوری کر کے سو اشرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا۔ میں اُس کی ٹانگوں کے بیچ بیٹھا (کہ جماع کروں) اس نے کہا اے اللہ کے بندے! اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بیحد) سے ڈر اور مُہر کو مت کھول۔ پس یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ (تبارک وتعالےٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضا کے لئے باز رہا۔ تو اس پتھر میں اور زیادہ شگاف کر دے اللہ (تبارک وتعالےٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے شگاف اور زیادہ کر دیا۔ اب تیسرا شخص کہنے لگا اے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) میں نے

Marfat.com

ایک شخص کو مزدوری پہ لگایا تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری مقرر ہوئی
جب وہ کام سے فارغ ہوا تو کہنے لگا میرا حق مجھے دیجئے۔ میں نے اُس کی
مزدوری اُسے پیش کی مگر اس نے اس کو نہ لیا اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے وہ غلہ بو دیا
اور برابر اُس میں زراعت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اُس کے نفع میں سے میں نے
گائے بیل اور چرواہے خریدے اور جمع کئے۔ وہ میرے پاس (ایک مدت کے
بعد) آیا۔ اور کہنے لگا اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) سے
ڈر اور میرے ساتھ زیادتی نہ کر اور میرا حق مجھے دے۔ تو میں نے اُس سے کہا جا
وہ سب گائے بیل اور چرواہے لے لے۔ وہ کہنے لگا اللہ (تبارک و
تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر میں
نے کہا میں تجھ سے ٹھٹھا نہیں کرتا وہ گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے
آخر وہ سب لے کر چلا گیا۔ پس (اے اللہ جل جلالہ) اگر تو جانتا ہے کہ یہ سب
میں نے تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو جتنا شگاف ہمارے نکلنے کے لئے باقی ہے
وہ بھی کر دے۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے وہ
بھی کر دیا۔ (وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے)۔

ف :- اعمال صالحہ سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ
الوسیلہ سے ثابت ہے۔ اعمال کی اپنی کوئی صورت تو ہے ہی نہیں۔ بندے
بجالانے سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اگر بندہ ہوگا تو عمل ہوں گے۔ اگر بندہ
ہو گا تو عمل کیسے ہوں گے۔ انبیاء اور اولیاء کے وسیلہ سے بھی دعا قبول ہوتی ہے
صاحب حصن حصین نے بھی آداب دُعا کے بارے میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا وسیلہ دُعا میں لینا جائز ہے۔ جب
اصل توسل جائز ہے تو وہ اموات اور احیاء سب کو شامل ہوگا۔ زندوں کی تخصیص

Marfat.com

کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

شفقتِ پدری واقعہ نمبر ۲

حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں رونا اور ملاپ کی خوشی۔

حضرت نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت یوسف (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو معلوم تھا کہ ان کے والد مارے خوشی کے ان کا کرتہ اپنے ہاتھ سے نہ لیں گے اسی وجہ سے انہوں نے کہہ دیا تھا اس کو میرے والد ماجد کے چہرہ (مبارک) پر ڈال دینا وہ بینا ہو جائیں گے جب مصر سے قافلہ روانہ ہوا تھا تو حضرت یعقوب (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا) نے اپنے عیال واطفال سے فرمایا کہ یقیناً مجھے میرے بیٹے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے یہ کہو کہ آپ تو پرانی محبت میں گرفتار ہیں۔ اُن کو اپنے بیٹے کی خوشبو ایک ماہ کی مسافت سے معلوم ہوئی۔ پھر دوسری بار کرتہ ملا۔ تیسری بار خود آملے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی ملاقات کے لئے تین لاکھ سوار لے کر نکلے۔ ہر سوار کے پاس چاندی کی ڈھال اور سونے کا جھنڈا تھا حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے جبریل علیہ السلام مجھے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دکھاؤ۔ عرض کیا وہی ہیں جن کے سر پر سائبان ہے۔ حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا جی نہ تھام سکے اور سواری سے نیچے آرہے۔ حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی سواری سے کود پڑے اور ایک دوسرے کی طرف دوڑ کر دونوں گلے ملے۔ لشکر بھی ایک دوسرے پر

Marfat.com

اُمڈ پڑا۔ اور فرشتے بھی تسبیح پڑھتے ہوئے رقت آمیز منظر دیکھ کر رونے سے نہ رہ سکے۔ بس عجیب ملاقات کا وقت تھا۔ (نزہۃ المجالس) جلد ا صفحہ ۲۰۱

باپ کا قرضہ دینا، واقعہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ ۲۱

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے قرض خواہوں پر قرض کے بدلے تمام کھجوریں پیش کیں۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہے میرے والد ماجد اُحد کے غزوہ میں شہید ہو گئے ہیں ان پر بہت زیادہ قرض تھا اور میں یہ چاہتا ہوں (کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لائیں) اور لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ (شاید کوئی رعائت ہو)۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا جا اور تمام قسم کی کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر دے میں نے ایسا کیا پھر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا کو بلایا۔ جب آپ کو دیکھا تو قرض خواہ مجھ پر اس وقت دلیر ہو گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے لوگوں کا رویہ دیکھا تو بڑے ڈھیر کا تین دفعہ طواف فرمایا پھر اس کے اوپر بیٹھ گئے پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو میرے پاس بلا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم ان کو ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبیحد) نے میرے باپ کا قرضہ ادا فرما دیا اور میں اس بات پر بڑا خوش ہوا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) نے میرے

ے بخاری جلد ا صفحہ ۵۰۵، مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۳۶ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۲۱۳

Marfat.com

باپ کا قرض پورا فرما دیا (میں سوچ رہا تھا) کہ میں اپنی بہنوں تک ایک کھجور نہ لے جاؤں گا تو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے سارے ڈھیر صحیح و سالم رکھے۔ حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم قرض کی ادائیگی کے لئے تشریف فرما تھے کہ اس سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب باپ کا قرض ادا ہو گیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا اے جابر تم نے اپنے باپ کا قرض ادا کر دیا تو اللہ (تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) نے تمہیں بخش دیا۔

حضرت[۲] امام اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہو۔ پھر ان کی وفات کے بعد ان کی طرف سے قرض ادا کر دے تو وہ نیکوکار اور فرمانبردار لکھا جائے گا (اور اگر نیکوکار اور فرمانبردار رہا ہو اور ان کی طرف سے قرض ادا نہ کرے تو نافرمان لکھا جائے گا۔

چچا مثل باپ کے واقعہ ۲۲

حضرت[۳] عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عباس غصہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا۔ آپ کو کس نے

---

[۱] نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۲۰۵ [۲] نزہتہ المجالس جلد ۱ ص ۲۰۶
[۳] ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۷ مشکوٰۃ ص ۵۷۰ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۴۷۰

Marfat.com

غصہ دلایا ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہمیں اور قریش کو کیا ہے جب وہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو نہایت تروتازہ چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملتے ہیں تو ان کے چہرے ایسے نہیں ہوتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے۔ یہاں تک کہ چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ وہ اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے تمہارے ساتھ محبت کرے فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے۔

واقعہ ۲۳ ماں کی ناراضگی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا۔ جب توریت شریف پڑھتا تو خوش آوازی کی وجہ سے مرد اور عورتیں سبھی نکل پڑتے یہ جوان شراب بھی پیا کرتا تھا۔ ایک روز اس کی ماں اسے کہنے لگی۔ اگر بنی اسرائیل کے نیکوں کو پتہ چل گیا کہ تو شراب پیتا ہے تو اپنے پڑوس سے نکال دیں گے۔ ایک دفعہ ایک شب وہ شراب کے نشہ میں گھر آیا اور تورات شریف پڑھنے لگا۔ لوگ جمع ہو گئے اس کی ماں نے اس سے کہا۔ اُٹھ وضو کر نشے کی حالت میں اُس نے ماں کے چہرہ پر مارا۔ جس سے اُس کی ایک آنکھ نکل گئی اور ایک دانت ٹوٹ گیا۔ وہ کہنے لگی خدا تجھ سے کبھی راضی نہ ہو۔ جب صبح ہوئی اس نے اپنی ماں کو دیکھا تو کہنے لگا اے ماں میں تجھے سلام کرتا ہوں اور اب سے قیامت تک تجھے کبھی نہ دیکھوں گا۔ اس نے جواب دیا خدا تجھ سے راضی نہ ہو۔ چاہے جہاں مرضی جا۔ وہ پہاڑ میں جا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہو گیا اور چالیس برس تک عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ بہت ضعیف اور کمزور ہو گیا۔ پھر اس نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کی کہ اے مولا کریم اگر تو نے مجھے

Marfat.com

بخش دیا ہے تو مجھے بتلا۔ ہاتف غیبی سے آواز آئی۔ تیری ماں کی رضامندی میں ہماری رضا ہے یہ سُن کر وہ واپس گیا اور اس نے پکار کر کہا اے جنت کی چابی۔ اگر تو بقید حیات ہے تو نہایت خوشی ہے اور اگر تو فوت ہو چکی ہے تو (میرے لئے) مصیبت ہے۔ اُس کی والدہ نے پوچھا یہ کون ہے اُس نے کہا میں تیرا فلاں بیٹا ہوں۔ ماں نے کہا خدا تجھ سے راضی نہ ہو۔ اُس نے آگے بڑھ کر ماں سے کہا اے ماں یہی وہ ہاتھ ہے جس نے تجھے مارا تیری آنکھ نکالی اور تیرا دانت توڑا تھا اور اس ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اُس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا میرے لئے لکڑیاں جمع کر دو اور آگ جلاؤ۔ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی وہ اُس میں کود پڑا اور اپنے بدن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ آتش دوزخ سے پہلے آتش دنیا کا مزہ چکھ لے۔ یہ خبر لوگوں نے اس کی ماں کو دی۔ اُس نے آواز دی۔ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو کہاں ہے اُس نے جواب دیا۔ آگ کے اندر تب وہ کہنے لگی اے بیٹا خدائے تعالیٰ تجھ سے راضی ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا حکم حضرت جبریل علیہ السلام کو ہوا۔ انہوں نے اپنا ایک پر اُس کی ماں کی آنکھ اور دانت پر مل دیا اس کی آنکھ اور دانت دونوں جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے پھر اُس لڑکے کے جسم پر بھی مل دیا وہ بھی حکم خدا سے جیسا تھا ویسا ہو گیا۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ صـ ۲۰۳

ہر جُمعہ کو ماں کی قبر کی زیارت حکایت ۲۴

کسی مرد صالح کی ایک صالحہ ماں تھی۔ جب وہ مر گئی تو ہر جمعہ کو اس کی قبر کی زیارت کو جایا کرتا تھا۔ اُس کے اور اس کے ہمسایوں کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ ایک شب اُس نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا اور اس کی حالت پُوچھی۔ اُس نے بتایا موت کی بے چینی بڑی سخت ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ

Marfat.com

واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد، کے فضل سے میں اچھے برزخ میں ہوں۔ اس میں حریر کا فرش ہے اور قیامت تک ریحان کے گدے بچھے رہیں گے۔ اے میرے بیٹے ہر جمعہ کو میری زیارت کیا کر اور اس کو چھوڑ نا مت۔ کیونکہ مجھے اور میرے ہمسایوں کو تیری دُعا اور زیارت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ (نزہتہ المجالس) جلد ۱ صہ ۲۰۵

باپ کی توبہ کا سبب بیٹی واقعہ ۲۵

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُن کے تائب ہو جانے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بیان کیا۔ میری ایک چھوٹی سی بیٹی تھی جس سے مجھے بڑا پیار تھا۔ میں شراب بھی پیا کرتا تھا۔ جب میری بچی مجھے دیکھتی تو شراب پھینک دیتی۔ جب وہ ۶ برس کی ہوئی تو اس کا انتقال ہوگیا۔ میرے دل کو اس کا بڑا رنج ہوا۔ بیٹی کی موت میرے لئے بے چین کا سبب بن گئی۔ جب شبِ براَت ہوئی تو خواب میں میں نے دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور ایک بہت بڑا اژدہا منہ کھولے ہوئے میرے درپے ہے۔ میں اس سے بھاگا۔ پھر ایک بزرگ کو دیکھا جن سے خوشبو آرہی تھی۔ میں نے ان سے کہا۔ خدا آپ کو اپنی پناہ میں رکھے مجھے بچا لیجئے وہ رو دیئے اور کہنے لگے میں تو ضعیف ہو رہا ہوں۔ لیکن ذرا جلدی کر و شاید اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کسی ایسے کو مقرر فرما دے جو تمہیں بچا لے۔ میں بھاگتے بھاگتے دوزخ کے کنارے پہنچ گیا۔ پھر مجھے کہا گیا لوٹ تو میں لوٹ پڑا اور اژدھا میرے پیچھے پیچھے چلا آرہا تھا۔ حتیٰ کہ میرا پھر اُس ضعیف پر گزر ہوا۔ میں نے کہا مجھے بچا لیجئے وہ بولا میں تو ضعیف ہو رہا ہوں۔ لیکن اس پہاڑ کی طرف دوڑ۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی ودیعتیں ہیں۔ اگر اس میں تمہاری ودیعت ہو گی تو ابھی تمہاری مدد کرے گی۔ پھر مجھے چاندی کا پہاڑ نظر آیا۔ جب میں اُس کے قریب گیا تو کسی فرشتہ نے پکار کر کہا۔ دروازہ

Marfat.com

کھول دو۔ شاید اس کی کوئی ودیعت تمہارے پاس ہو اور وہ اُسے اس کے دشمن سے بچالے۔ پس دروازے کھُل گئے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ میری لڑکی موجود ہے۔ اُس نے دائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور بایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا اور اس پر وہ اُلٹا بھاگ کھڑا ہوا اور پھر مجھے کہنے لگی۔ میرے باپ کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل خوفِ خدا سے پست ہو کر رہ جائیں۔ میں نے پوچھا کیا تو قرآن جانتی ہے۔ اُس نے کہا ہاں پھر میں نے اس سے کہا۔ اچھا اس اژدھے کا حال بتا اُس نے کہا یہ آپ کی بداعمالی ہے اور وہ ضعیف نیک عمل تھے وہ کہتے ہیں۔ میری آنکھ جو کھلی تو میں سہما ہوا تھا۔ اسی دم میں نے توبہ کی اور خدائے تعالیٰ سے عہد کیا اب ایسا نہ کروں گا۔ اور پھر بقیہ زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی غلامی میں گزاری۔ (نزہتہ المجالس)

Marfat.com

فصل چہارم

اولاد کے حقوق

اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس طرح والدین کے حقوق اولاد پر ہیں اسی طرح اولاد کے کچھ حقوق ماں باپ پر بھی ہیں۔ دیگر مذاہب نے والدین کے حقوق تو متعین کئے ہیں مگر اولاد کے حقوق کے معاملہ میں مکمل خاموشی اختیار کی ہے۔ اسلام نے چونکہ ہر طبقہ کے افراد کی کارکردگی کی اصلاح کرنا اور معاشرہ میں اعتدال قائم کرنا تھا۔ لہٰذا اس میں اولاد کے متعلق والدین کو پابند احکام کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے بلیغ مختصر ارشاد فرمایا " وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت وتکریم نہ کرے۔[۱]

ف :- یہ ارشادِ مقدس چھوٹے اور بڑے کے باہمی حقوق کی بنیاد ہے جس میں اسلام

---

[۱] ترمذی کتاب البر جلد ۲ صفحہ ۱۴ ، ابوداؤد کتاب الادب جلد ۲ صفحہ ۳۲۸، مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۳، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۵۶۰،

Marfat.com

لے بزرگ۔ عزیز۔ آقا۔ ماتحت افسر ملازم اور بڑے چھوٹے کے آپس میں روابط کی شاندار عمارت استوار کی ہے۔ اور یہ فرمانا کر "وہ ہم میں سے نہیں" باہمی تعلق کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ وہ ہماری امت یا ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔ ہاں جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی توہین کرے وہ خارج از اسلام ہے۔ اس فرمانِ عالی شان کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمارے طریقہ والوں یا ہمارے پیاروں میں سے نہیں یا ہم اُس سے ناخوش ہیں۔

پہلا حق تحفظِ جان

والدین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اولاد کا سلسلہ حیات منقطع کریں۔ اسلام سے پہلے اولاد کو جینے کا حق نہ تھا اور اولاد ختم کرنے کی مختلف صورتیں تھیں۔ زمانہ قدیم میں بت پرست قوموں اور زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ تاکہ ان کا کوئی داماد نہ بنے۔ نیز وہ لڑکیوں کو اپنی ذلت کا نشان سمجھتے تھے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ج يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ط اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ط اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

پ ۱۴ النحل ۴/۱۲ آیہ ۵۹-۵۸

Marfat.com

ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔ لوگوں سے چھپا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا اُسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

فوائد: لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ ہاں لڑکے کی تمنا کرنی دینی خدمت کے لئے سنتِ انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات ہے۔ عرب والے دورِ جاہلیت میں اُس کا مذاق اڑاتے تھے جس کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی۔ کفار کے ہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تھی تو گھر میں صفِ ماتم بچھ جاتی۔ باپ کا چہرہ فرطِ غم سے سیاہ پڑ جاتا۔ عار اور شرم کے مارے لوگوں کی نظروں سے چُھپا چُھپا پھرتا۔ مضر۔ خزاعہ اور تمیم کے قبائل تو اپنی بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے۔ اُن کا دستور یہ تھا کہ جب بچی چھ سال کی ہو جاتی تو باپ اُس کے لئے جنگل میں ایک گڑھا کھودتا جو بہت گہرا ہوتا۔ پھر بچی کی ماں کو حکم دیتا اس کو غسل کراؤ۔ اور خوبصورت کپڑے پہناؤ پھر وہ اسے جنگل میں لے جاتا اور اس کو گڑھے کے کنارے کھڑا کر کے کہتا۔ دیکھو نیچے کیا ہے جب وہ جھکتی تو اُسے دھکا دے کر گرا دیتا وہ معصوم بچی ابا ابا کی دل گداز صدائیں بلند کرتی مگر سنگدل باپ منوں مٹی گرا کر زندہ دفنا دیتا۔ یہ اسلام کی برکت اور سرکارِ دو عالم علیہ التحیۃ والثنا کی پاکیزہ تعلیم تھی جس نے عورت کو بلند مقام عطا فرمایا اور بچیوں کے لئے والدین کے دل میں محبت شفقت اور فدائیت کے جذبات پیدا فرما دیئے۔ اس سلسلہ میں نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

لہ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۵۴۶، ترمذی جلد ۲ ص ۱۳

Marfat.com

والتحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا جو شخص دو لڑکیاں پائے (ان کی پرورش کرے) یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے یہ فرما کر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

لہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مومنوں کی ماں رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی۔ جس کے ساتھ اُس کی دو لڑکیاں تھیں مجھ سے کچھ مانگتی تھیں میرے پاس ایک کھجور تھی میں نے اس کو وہی دے دی۔ اُس عورت نے اس کھجور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دیا خود کچھ نہ کھایا۔ پھر اُٹھی اور چلی گئی۔ اتنے میں نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں یہ واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا وہ ان کی طرف احسان کرے اچھا سلوک کرے وہ اُس کے لئے آگ سے آڑ ہو جائیں گی۔

یعنی یہ لڑکیاں اس ایمان والے کے لئے دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوں گی۔

۲ے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو پھر نہ تو اس کو ذلیل کرے نہ زندہ دفن کرے اور نہ اُس پر اپنے لڑکوں کو ترجیح دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

لہ ترمذی جلد ۲ صـ ۱۳، مسلم جلد ۲ صـ ۳۳۰، مشکوٰۃ جلد ۲ صـ ۴۲۱، مسلم جلد ۲ صـ ۳۳۰ ابن ماجہ صـ ۲۶۹ (تین کھجوروں کا ذکر ہے)۔

۲ے مشکوٰۃ صـ ۴۲۳۔

Marfat.com

اسلام نے ان تمام ذلیل رسومات اور ننگِ انسانیت عقیدوں پر کاری ضرب لگائی ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ان بری اور ننگِ انسانیت رسومات کی نشاندہی فرمائی ہے اور انسانیت کی تذلیل کی بجائے تکریم کی تعلیم فرمائی ہے۔ عربوں میں ایک یہ بھی رسم تھی کہ وہ غربت کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد کا ارشادِ عظیم ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج پ الانعام ۱۹/۶ ۱۵۱

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا گناہ تو شریکِ خدا ٹھہرانے کا ہے۔ حالانکہ یہ شریک خود اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق و بسیط و بے حد کی مخلوق ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پھر کونسا گناہ؟ تو فرمایا کہ بچوں کو مار ڈالنا اس خوف سے کہ انہیں بھی اپنے ساتھ شریکِ غذا بنانا پڑے گا۔

ف: حمل میں جب جان پڑ جائے تو اس کا گرانا حرام ہے کہ یہ بھی قتل اولاد ہے۔ قتل اولاد کی چند صورتیں ہیں۔ بچہ کو ذبح کر دینا۔ زہر دے کر مار دینا۔ گلا گھونٹ کر مار دینا۔ زندہ دفن کر دینا۔ بچہ کو دودھ نہ پلانا جس سے وہ بھوکا مر جائے یہ سب قتلِ اولاد ہے۔

Marfat.com

قرآنِ مجید میں ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ط اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۔

پ۱۵ بنی اسرائیل ع۴ ا۔۳۲

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے۔ ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا[۱] ہے۔

دوسرا حق: کان میں اذان

[۲] حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو اپنے نواسے، حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں نماز والی اذان پڑھتے ہوئے دیکھا جب (آپ کی صاحبزادی خاتونِ جنت سیدۃ النساء) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں جو "کنز العمال" میں مسند ابو یعلی موصل کی تخریج سے حضرت حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے آپ نے نو مولود بچہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھنے کی تعلیم و ترغیب دی ہے اور اس کی برکت اور فضیلت کا بھی ذکر فرمایا۔ اس کی وجہ سے بچہ

---

[۱] خطا سے مُراد گناہِ کبیرہ ہے۔

[۲] ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۴۹

Marfat.com

اُم الصبیان کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ماں باپ پر نومولود بچہ کا پہلا حق یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے کانوں کو اور کانوں کے ذریعہ اس کے دل و دماغ کو اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وبارک وسلم کے پیارے نام اور شہادت توحید و رسالت اور ایمان و نماز کی دعوت و پکار سے آشنا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وبارک وسلم نے پیدائش کے وقت نومولود مسلمان بچے کے کان میں اذان اور اقامت پڑھنے کی تعلیم دی۔ اور جب عمر پوری کرنے کے بعد اس کو موت آجاتے تو غسل دے کر اور کفنا کر اُس پر نماز جنازہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح یہ بتلا دیا اور جتلا دیا کہ مومن کی زندگی اذان اور نماز کے درمیان کی زندگی ہے اور وہ اس طرح گزرنی چاہیئے۔ جس طرح اذان کے بعد نماز کے انتظار اور اس کی تیاری میں گزرتی ہے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وبارک وسلم کے پاس لایا کرتے تھے تو آپ ان کے لئے خیر و برکت کی دُعا فرماتے تھے اور تحنیک فرماتے تھے[1]۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثناء کھجور یا ایسی ہی کوئی چیز چبا کر بچے کے تالو پر مل دیتے اور عرض کرنے پر اپنا نورانی لعاب دہن شریف اُس کے منہ میں ڈال دیتے اور دعائے خیر و برکت فرماتے۔

کتبِ حدیث میں تحنیک کے بہت سے واقعات مروی ہیں۔ ان سے معلوم

---

[1] ابو داؤد جلد ۲ صـ ۳۴۹

Marfat.com

ہوتا ہے کہ جب کسی گھرانے میں بچہ پیدا ہو تو چاہیئے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے کسی مقبول اور صالح بندے کے پاس اس کو لے جائیں اس کے لئے خیر و برکت کی دُعا بھی کرائیں اور "تحنیک" بھی کرائیں۔ یہ اُن سنتوں میں سے ہے جن کا رواج بہت ہی کم رہ گیا ہے۔

بچہ کے پیدا ہونے کے ساتویں روز بچے کے سر کے بال منڈوانا۔ اچھا نام رکھنا عقیقہ کرنا اور ختنہ کروانا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس کا اپنے نواسوں کے ذریعے عملی نمونہ پیش فرمایا۔

تیسرا حق، حقِ رضاعت

والدین پر اولاد کا صرف یہی حق نہیں کہ ان کی زندگی کا تحفظ کیا جائے اور کان میں اذان دی جائے۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط پ۲ البقرہ ۳۰ ع ۱۴ آیت ۲۳۳

ترجمہ:۔ "اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس۔ اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے اور جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور۔" (کنز الایمان)

اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ والدۂ حقیقی کے علاوہ دوسری عورت بچہ کو دودھ پلائے اور رضاعی ماں کا درجہ بھی تقریباً حقیقی ماں کے برابر ہے اگر باپ میں دائی رکھنے کی طاقت نہ ہو یا دودھ پلانے والی دائی ملتی نہ ہو یا بچہ ماں کے سوا کسی کا دودھ قبول نہ کرتا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔ عورت کے ذمہ اپنے پیٹ کے بچہ کی پرورش ہے۔ دودھ پلانے کے بارے میں تفصیلات پچھلے صفحات

Marfat.com

میں بیان ہو چکی ہیں۔

والدین پر فرض ہے کہ وہ اولاد کی محبت و شفقت سے مناسب پرورش کریں

ایک اعرابی آیا جب کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چوم رہے تھے۔ اعرابی نے عرض کیا آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے آج تک کسی کو نہیں چوما۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے اس کی طرف نگاہِ مبارک اٹھائی اور ارشادِ نورانی فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔[1]

دوسری روایت میں ہے[2] اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبعید نے تیرے دل سے شفقت کو نکال لیا ہے۔

چوتھا حق: اولاد کے درمیان عدل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم اولاد کے درمیان مساوات کی تعلیم فرماتے تھے۔ اور عدم مساوات کی حوصلہ شکنی فرماتے تھے۔

[3] ایک صحابی نے اپنے لڑکوں میں سے کسی کو ایک غلام ہبہ کیا اور چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی گواہی ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اپنے

---

[1] بخاری کتاب الادب جلد ۲ صفحہ ۸۸۷ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۱۴

[2] بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد جلد ۲ صفحہ ۸۸۷

[3] ابوداؤد کتاب البیوع جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ ، مسلم کتاب الھبات جلد ۲ صفحہ ۳۶

Marfat.com

ہر لڑکے کو ایک ایک غلام ہبہ کیا ہے ؟ ۔ عرض کیا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ میں ایسے ظالمانہ عطیہ پر گواہ نہ بنوں گا ۔"

ہر معاملہ میں یہاں تک کہ عطیات میں بھی اولاد کے ساتھ مکمل عدل و مساوات ہونی چاہیئے ۔ اولاد نرینہ سے ترجیحی سلوک رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰت والتسلیمات والطیبات کو ناپسند تھا ۔ والدین کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنی اولاد کے درمیان تفریق کریں ۔ خصوصاً لڑکے اور لڑکی کے درمیان بعض والدیہ کرتے ہیں کہ کسی ایک لڑکے کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے یا اس کی خدمت سے متاثر ہو کر اپنی جائیداد اپنی زندگی ہی میں اس کے نام کر دیتے ہیں ۔ یہ محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی تعلیمات کے صریحاً خلاف ہے ۔ لڑکا ماں باپ کی خدمت کرتا ہے تو اپنا فرض ادا کر رہا ہے اس فرض کی ادائیگی میں جنت کا حقدار بن جاتا ہے ۔

پانچواں حق : رزقِ حلال پر پرورش

والدین کا یہ بھی فرض ہے کہ اولاد کی رزقِ حلال سے پرورش کریں ۔ ایامِ حمل اور ایامِ رضاعت میں بھی بچے کی نشو و نما حرام مال سے نہیں ہونی چاہیئے ۔ ورنہ بچہ بڑا ہو کر حلال و حرام میں تمیز نہیں کرے گا ۔

بلکہ والدین بڑی ذمہ داری کے ساتھ بچوں کے ذہن میں یہ بات ڈالیں کہ مسلمان کی خوراک اور رزق صرف حلال ہے ۔ حرام ہے ہی نہیں ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو گوشت حرام سے پلا ہو ۔ ہر وہ گوشت جو حرام مال سے پلا ہو آگ اس کے زیادہ لائق ہے ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲)

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے سے بچے تھے تو انہوں نے صدقہ کی کھجور منہ

Marfat.com

میں ڈال لی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے منہ میں انگلی ڈال کر اگلوائی۔ یہ فرماتے ہوئے کہ صدقہ آلِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم پر حرام ہے

ہر والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی خوراک کا خیال رکھیں۔ والدین خود حلال کھائیں تب ہی اولاد کو حلال کھلائیں گے۔

چھٹا حق: اچھی تعلیم اور تربیتِ اخلاق

لہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اتاری جو جن وانس جانوروں چرندوں، پرندوں درندوں اور زہریلے جانوروں میں تقسیم ہے اور اسی کی وجہ سے آپس میں رحم کرتے ہیں۔ اس رحم کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے۔"

اولاد سے محبت کا جذبہ انسان و حیوانِ مطلق میں مشترک ہے۔ گائے بھینس اور بکری وغیرہ بھی اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں انہیں فرطِ محبت سے چومتے چاٹتے ہیں ان کی جدائی محسوس کرتے ہیں۔ ان کا بچہ مرجائے تو تڑپتے ہیں دودھ دینا بند کر دیتے ہیں بعض مرتبہ جب تک کوئی مصنوعی بچہ (کھال میں بھس بھرا ہوا بکریا کوئی اور بچھڑا) سامنے نہ لایا جائے تو یہ دودھ نہیں دیتے۔ جذبہ تولید اور بچے کو ابتدائی مراحل میں پالنا پوسنا فطری جذبہ ہے۔ چڑیا سے لے کر بڑے سے بڑے پرندوں تک اور

لہ مسلم جلد ۲ ص ۳۵۶، مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۰۷، مرآۃ جلد ۳ ص ۳۸۰

Marfat.com

بلی اور مرغی سے لے کر بڑے سے بڑے جانوروں تک ہر کوئی اپنی اولاد سے اس فطری جذبہ میں انسان سے ملتا جلتا ہے۔

مگر انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اور کائنات میں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد کا نائب ہے۔ اس لئے بقائے نوعِ انسانی کے علاوہ اس کو اور بھی ارفع واعلیٰ فرائض تفویض کئے گئے ہیں۔ جن میں اولاد کی تعلیم وتربیت تہذیبِ معاشرت اور تربیتِ اخلاق بھی شامل ہے۔

[1] ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم ہے کہ باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں کہ وہ اس کی تعلیم وتربیت اچھی کرے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد کے سارے پیغمبروں اور سب سے آخر میں خاتم النبیین نبی الانبیا حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس چند روزہ دنیوی زندگی کے بارے میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ "یہ دراصل آنے والی اس اُخروی زندگی کی تمہید اور اس کی تیاری کے لئے ہے جو اصلی اور حقیقی زندگی ہے اور جو کبھی ختم نہ ہوگی"۔ اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ہر صاحب اولاد پر اُس کی اولاد کا حق یہ بتایا ہے کہ وہ بالکل شروع ہی سے اس کی دینی تعلیم وتربیت کی فکر کرے اگر وہ اس میں کوتاہی کرے گا تو قصوروار ہوگا۔

[2] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثنا نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھلاؤ اور موت

---

[1] ترمذی کتاب البر جلد ۲ صفحہ ۱۶

[2] شعب الایمان للبیہقی۔

Marfat.com

کے وقت ان کو اسی کلمہ طیبہ کی تلقین کرو۔ اور اسی سے زبانی تعلیم و تلقین کا افتتاح ہو۔ بڑا خوش نصیب ہے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا وہ بندہ جس کی زبان سے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے یہی کلمہ نکلے اور دنیا سے جاتے وقت بھی یہی آخری کلمہ ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰت والتسلیمات والطیبات والتحیات والثنا کے صدقے کلمہ طیبہ نصیب فرمائے۔

لہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو اور (اچھی تربیت کے ذریعہ) اُن کو حسنِ ادب سے آراستہ کرو۔

ف ۱: اولاد کا اکرام یہ ہے کہ اُن کو اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کا عطیہ اور اس کی امانت سمجھ کر اُن کی قدر اور ان کا لحاظ کیا جائے۔ حسبِ استطاعت اُن کی ضروریاتِ حیات کا بندوبست کیا جائے۔ اُن کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھا جائے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دس باتوں کی نصیحت فرمائی جس کا صفحہ ۴۶ پر ذکر ہو چکا ہے ان میں سے تین باتیں ایسی ہیں جن کا اس مضمون سے تعلق ہے۔

۱۔ اپنے اہل و عیال پر اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا۔

۲۔ اور ادب سکھلانے کی وجہ سے اپنی لاٹھی تیار رکھ اور (اُن کی جانب سے غافل ہو کر لاٹھی) اٹھا کر مت رکھ۔

لہ سنن ابن ماجہ ص ۲۶۹

Marfat.com

۲۔ اور ان کو اللہ جل شانہٗ کے احکام کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

یہ نعمتیں اہل وعیال کی پرورش اور ان کی دینی نگہداشت کے متعلق ہیں۔

لاٹھی اُٹھا کر مت رکھ کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کی تعلیم اور تادیب کے سلسلہ میں کوتاہی نہ کی جائے اور بشرطِ ضرورت اصلاح اور بہتری کے لئے ڈانٹ ڈپٹ کی جائے۔

اولاد کو تعلیم دی جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد نے انسان کو دولتِ عقل سے نوازا ہے۔ جو حصولِ علم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے انسان اپنی عقل سے بہت سی چیزیں سیکھتا ہے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد نے انسان کے گردوپیش ایسے اپنی قدرت کے مناظر پیدا کر رکھے ہیں جن کے مشاہدہ سے وہ اپنے خالق کو پہچان سکے۔ پھر انسان اپنی نوع میں سے کسی سے تعلیم کے ذریعے علم میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ علم کا حصول اور اس میں اضافہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔

لہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے میرے لئے فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ علمِ فرائض سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔

لہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لہ مشکوٰۃ شریف جلد ا صـ ۳۸، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا صـ ۲۳۰،۲۳۱ درامی، دار قطنی

لہ۔ مشکوٰۃ کتاب العلم جلد ا صـ ۳۴ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا صـ ۲۰۲، بیہقی شعب الایمان ابن ماجہ صـ ۲۰۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ہر مسلمان پر علم سیکھنا فرض ہے۔

مسند امام ابوحنیفہ میں وَمُسْلِمَةٍ بھی ہے۔ یعنی ہر مسلمان مرد و عورت پر علم سیکھنا فرض ہے۔ علم سے بقدرِ ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں۔ لہٰذا نماز روزے کے مسائل ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے کے لئے عین فرض۔ علم طب، علم جراحت، علم سائنس، علم معاشیات وغیرہ سیکھنا اور نظام زندگی کو درست رکھنے اور چلانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ دین کا پورا عالم بننا فرض کفایہ ہے صوفیا فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کے آفات، شیطانی اثرات وغیرہ کا جاننا بھی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے تاکہ ان سے بچ سکے۔

لہٰذا والدین پر فرض ہے کہ وہ خود علم حاصل کریں۔ اپنی اولاد کو بھی دولتِ علم سے مالا مال کریں۔ والدہ کی گود بچے کی پہلی اور بہترین درس گاہ ہوتی ہے۔ دراصل انسانی سیرت ماں کی گود میں بنتی سنورتی ہے۔ بچے کا سب سے زیادہ رابطہ ماں کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ماں اور اس کے ماحول کا اثر قبول کرتا ہے۔ لہٰذا والدہ ہی کو بچے کی ابتدائی تعلیم صحیح طریقے سے بہم پہنچانی چاہیئے۔ ماہرینِ نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ "بہترین نسلوں کو وجود میں لانے کے لئے بہترین مائیں تیار کرو"

بچے کو ابتدا ہی سے دینی تعلیم دینی چاہیئے۔ تاکہ اُسے دینِ فطرت یعنی اسلام کی خوبیوں کا علم ہو اور اس کی زندگی اسلام کے آفاقی اصُولوں کے سانچے میں ڈھل جائے علاوہ ازیں سائنسی تعلیم کی ترغیب دی جائے۔ کیونکہ سائنسی علوم کو حاصل کرنے سے ہی انسان کارخانۂ قدرت کے قوانین سے آگہی اور احکامِ الٰہی کے مطابق تسخیرِ کائنات کا فریضہ ادا کرسکتا ہے۔ اس طرح حقیقی معنوں میں خلیفۃ اللہ فی الارض کے منصب

Marfat.com

کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

آج دینی تعلیم کی طرف توجہ کم ہوتی جارہی ہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد ابتدائی دینی مسائل سے بھی بے خبر نظر آرہی ہے۔ قرآن مجید دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے اس محرومی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ سکول کو بھیجنے کے لئے مار پٹائی ہوتی ہے اور ٹیوشن کا انتظام زر کثیر سے کیا جاتا ہے لیکن تعلیم قرآن اور نماز کے لئے کوئی پرواہ نہیں کی جاتی سکول بھیجنے کے لئے سوئے ہوئے بچوں کو مار کر بھی جگایا جاتا ہے مگر نماز اور تعلیم قرآن کے لئے کسی قسم کے جوش وجذبہ کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ کم لوگ اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ مزید قابلِ صد افسوس بات یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو جہنم میں حصولِ تعلیم کے لئے بھیج دیتے ہیں لیکن آج تک نہیں دیکھا گیا کہ کسی عیسائی نے عیسائی ہوتے ہوئے اپنے بچوں کو مدارس میں بھیجا ہو۔

اسلامی حمیت اور غیرت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو صحیح مسلمان بنانے کے لئے قرآنی تعلیمات اور دینی مسائل اور تعلیم سے آراستہ کریں تاکہ ماں باپ کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ، پورا کرسکیں۔ بعض ماں باپ خود تو نمازی ہیں مگر اولادیں نماز نہیں پڑھتیں۔ جب باپ مسجد کی طرف آتا ہے تو اکیلا ہی مسجد میں چلا آتا ہے اور بچے بستروں پر سوتے رہتے ہیں۔ کاموں میں مصروف رہتے ہیں لغو باتوں میں غرق رہتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ ایسے ماں باپ بھی ہیں جو اولاد کو نماز کے لئے کہتے ہیں مگر اولادیں نہیں مانتیں۔ الا ماشاء اللہ۔

اسلام میں محض ذاتی نجات کافی نہیں۔ مذہب اسلام انفرادیت کا داعی نہیں یہ اجتماعیت کا تصور دیتا ہے۔ وہ ہر شخص کو یہ ذمہ داری سپرد کرتا ہے کہ وہ دوسروں کی نجات کا بھی بندوبست کرے۔ خاندان کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اہل وعیال کی ایسی تربیت کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط فی ذاتہ

Marfat.com

کی عظمت کبریائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی شان والا اور مقام کے قائل ہوں۔

دنیوی خوشحالی کے علاوہ ابدی زندگی میں سرخروئی کا خیال بھی دامن گیر ہے اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ واجب، الوجود و مطلق و بسیط و بے حد تنبیہ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ¹

"اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اس سے معلوم ہوا ہر شخص پر تبلیغ ضروری ہے اور پہلے اپنے بال بچوں کو تبلیغ کرے۔ خود بھی نیک بنے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی نیک بننے کی ہدایت کرے

² حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باپ کا اپنے بچہ کو کوئی ادب سکھانا ایک صالح صدقہ سے بہتر ہے

³ حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔ جب کہ وہ سات سال کے ہوں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے اور کوتاہی کرنے پر اُن کو سزا دو۔ مارو۔ اور بستروں

---

¹ پ ۲۸ التحریم ع ۱۹ ا ر ۶

² مسلم۔ ترمذی جلد ۲ ص ۱۶

³ ابوداؤد جلد ا ص ۷۰، مشکوٰۃ جلد ا ص ۵۹، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا ص ۳۶۴، جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۵۳

Marfat.com

میں خواب گاہوں میں ان کو الگ الگ کر دو۔

فا ئدہ:- عام طور پر بچے سات سال کی عمر میں سمجھ دار اور باشعور ہو جاتے ہیں اُس وقت سے ان کو پیارے آقا و مولیٰ سرکارِ دو عالم علیہ التحیۃ والثنا کی اطاعت و غلامی اور ربِ کائنات جل مجدہٗ الکریم کی عبادت کے راستے پر ڈالنا چاہیئے۔ دس سال کی عمر میں ان کا شعور کافی ترقی کر جاتا ہے اور بلوغ کا زمانہ قریب آجاتا ہے اُس وقت نماز پنجگانہ کے لئے سختی کرنی چاہیئے اور اگر وہ کوتاہی کریں تو مناسب طور پر ان کی سرزنش بھی کرنی چاہیئے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ کرنا چاہیئے۔

حدیث پاک کا مدعا یہ ہے کہ ماں باپ پر یہ سب اولاد کے حقوق ہیں لڑکوں کے بھی اور لڑکیوں کے بھی قیامت کے روز ان سب کے بارے میں باز پُرس ہو گی۔

عام طور پر والدین کی تربیت کا عکس ان کی اولاد پر مرتب ہوتا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضور علیہ التحیۃ والثنا نے اُن کی کتنی بے مثال تربیت فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب عورتوں سے بڑھ کر دانا تھیں۔ اندازِ کلام، حُسنِ اخلاق اور وقار و متانت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکسِ جمیل تھیں

حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے۔ اُن کی زندگیاں اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھیں حضرت غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے سچ سے آپ کی تربیت فرمائی۔ دیگر بزرگانِ دین اپنے ماں باپ کی نیکیوں اور تعلیم و تربیت کا بہترین نمونہ بنے

ساتواں حق: نکاح اور شادی کی ذمہ داری

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے والدین

Marfat.com

کی یہ بھی ذمہ داری ارشاد فرمائی ہے کہ جب بچہ یا بچی نکاح کے قابل ہو جائے تو اس کے نکاح کا بندوبست کیا جائے اور تاکید فرمائی کہ اس میں غفلت نہ برتی جائے۔

لہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط دبلے صداولاد دے تو چاہیئے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھی تربیت دے اور سلیقہ سکھائے پھر جب وہ سنِ بلوغ کو پہنچ جائے تو اس کے نکاح کا بندوبست کرے اگر اس نے اس میں کوتاہی کی اور شادی کی عمر کو پہنچ جانے پر بھی اپنی غفلت اور بے پروائی سے اس کی شادی کا بندوبست نہیں کیا اور وہ اس کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہو گیا تو اس کا باپ اس کے گناہ کا ذمہ دار ہو گا۔

اس حدیث مبارک میں اولاد کے قابلِ شادی ہو جانے پر ان کے نکاح اور شادی کے بندوبست کو بھی باپ کا فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس بارے میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے۔ اور غلط رسومات کی وجہ سے نکاح شادی کو بے حد بوجھل اور مشکل بنا لیا ہے اور غلط رسوم ورواج کی بیڑیاں اپنے پاؤں میں ڈال لی ہیں۔ اگر ہم اس بارے میں اپنے آقا ومولے سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات والطیبات والثنا کے عظیم مقدس اسوہ حسنہ کی پیروی کریں اور نکاح شادی اس طرح کرنے لگیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے خود اپنی اور اپنی صاحبزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نکاح کئے تھے تو یہ کام بہت ہلکا پھلکا ہو جائے۔ اور پھر اس نکاح اور شادی میں وہ برکتیں ہوں جن سے ہم بالکل محروم ہو گئے ہیں۔

لہ شعب الایمان للبیہقی۔ مشکوٰۃ ص ۲۷۱

Marfat.com

برائے ایصالِ ثواب

شیخ نذیر حسین مرحوم

شیخ مظہر حسین "

شیخ ظفر حسین "

شیخ اقبال حسین "

شیخ الطاف حسین "

جو صاحبان اس کتاب کو پڑھیں، وہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے خیر کریں۔ شکریہ

کتاب ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائی جاسکتی ہے۔

محمد ذیشان پائپ سٹور

رحمان گلی نمبر ۳، نشتر روڈ

لاہور۔ ۵۴۰۰۰

فون: ۲۵۱۳۵۸-۲۵۱۳۶۲-۳۵۶۹۹۶

Marfat.com

اسنادِ اسمائے حسنیٰ باری تعالےٰ عزّاسمہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید میں آیا ہے :-

وَلِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا (الاعراف - ۱۸۰)

یعنی واسطے اللہ کے ہیں نام سب خاصے پس پکارو تم اپنے پروردگار کو اُن ہی ناموں سے

حدیث شریف میں آیا ہے :-

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسۡعَۃً وَّتِسۡعِیۡنَ اِسۡمًا مَّنۡ اَحۡصٰہَا دَخَلَ الۡجَنَّۃَ ۔

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ بے شک اللہ (تبارک و) و تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے اور پڑھے اور اس پر عمل کرے داخل ہو بہشت میں۔

روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم وغیرہما نے اور ان اسمائی مبارک کے برکات بے حد ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلرَّحْمٰنُ اَلرَّحِيْمُ

وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَيْمِنُ

بادشاہ پاک سلامت رکھنے والا امن دینے والا نگہبان

اَلْعَزِيْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ

غالب زبردست بڑائی والا پیدا کرنے والا عالم کا بنانے والا

اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ

صورت بنانے والا بخشنے والا زبردست بہت دینے والا رزق دینے والا

اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ

کھولنے والا جاننے والا بند کرنے والا کھولنے والا پست کرنے والا

اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ

بلند کرنے والا عزت دینے والا خوار کرنے والا سننے والا دیکھنے والا

اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ

حاکم عدل کرنے والا باریک بین خبردار بردبار بزرگ

اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِىُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ

بخشنے والا شکر پسند بلند بڑا نگہبان قوت دینے والا

اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ

کافی بزرگ سخی نگہبان قبول کرنے والا فراخی دینے والا

Marfat.com

اَلْحَكِيْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِيْدُ اَلْحَقُّ

حکمت والا دوست بڑا بزرگ اُٹھانے والا گواہ سچا

اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ اَلْوَلِيُّ اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِيْ

کارساز طاقت والا مضبوط دوست قابل تعریف گھیرنے والا

اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ

پہلے پیدا کرنیوالا دوبارہ پیدا کرنیوالا زندہ کرنیوالا مارنے والا زندہ ہمیشہ رہنے والا

اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ

پانے والا بزرگی والا ایک اکیلا بے نیاز قدرت والا

اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ

صاحب قدرت پہلا پچھلا اوّل آخر آشکار

اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِيْ اَلْمُتَعَالِ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ

پوشیدہ کارساز برتر احسان کرنیوالا توبہ قبول کرنیوالا بدلہ لینے والا معاف کرنیوالا

اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ

بہت مہربان مالک مُلک کا صاحب بزرگی اور بخشش کا عدل کرنے والا جمع کرنیوالا

اَلْغَنِيُّ اَلْمُغْنِيْ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِيْ

بے پرواہ دولتمند کرنیوالا منع کرنیوالا ضرر دینے والا نفع دینے والا روشنی والا راہ دکھانے والا

اَلْبَدِيْعُ اَلْبَاقِيْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِيْدُ اَلصَّبُوْرُ

نیا پیدا کرنے والا ہمیشہ رہنے والا مالک راہنما بڑا تحمل والا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مندرجہ ذیل درود شریف کی بے شمار فضیلتیں ہیں۔ پڑھنے کا یہ طریقہ ہے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ شریف کی طرف منہ کر کے ایک سو ایک بار پڑھیں۔ چند جمعہ بھی نہ گذرنے پائیں گے کہ اس کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ پڑھنے والے بے سروسامانی کے باوجود حج بیت اللہ اور زیارت حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مشرف ہوئے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اسنادِ دعائے نور

ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خداتعالیٰ نے

Marfat.com

آپ کو سلام کہا ہے اور یہ تحفہ دعائے نور کا آپ کی اُمّت کے لئے بھیجا ہے کہ یہ دُعا آگے کی اُمتوں پر نہ بھیجی تھی۔ مگر تمہاری اُمت کے لئے بخشش کا سبب کر کے بھیجتا ہوں۔ اس دعا کا پڑھنے والا اور پاس رکھنے والا عیش و عشرت سے دنیا میں رہے گا اور ایمان کی سلامتی سے مرے گا اور قیامت کے دن اس کا منہ چودھویں تاریخ کے چاند کی مانند روشن اور نورانی ہوگا وہ بیمار نہ ہوگا ہمیشہ صحت و سلامتی سے رہے گا اگر جنگ پر جائے گا فتح و نصرت ہوگی اور تیر و شمشیر بندوق اس پہ اثر نہ کرے گی اور کوئی مشکل اس پر نہ پڑے گی۔ اگر سفر کو جائے گا صحیح سلامت واپس آئے گا اور بادشاہوں کے نزدیک سرخرو رہے گا اور اس دُعا کو پاس رکھنے والے پر اللہ کی رحمت ہوگی۔

دُعائے نور

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِكَ یَا نُوْرُ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا وَادْفَعْ عَنَّا بَلَآئَنَا يَا رَءُوْفُ لَبَّيْكَ وَاكْرِمْ لَبَّيْكَ وَلَنْ يَّبْعَثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ الدِّيْنَ مَعَ الْقُرْبِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْاِسْتِقَامَةِ بِلُطْفِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۞ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۰ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞

Marfat.com

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ ط لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ
الْاَسْمَآءِ وَاصْرِفْ عَنِّي الضَّرَّآءَ وَالْبَلَآءَ وَالْهُمُوْمَ
وَالْغُمُوْمَ وَجَمِيْعَ الْاٰفَاتِ وَمِنْ اَوْلَادِيْ وَاٰبَآئِيْ وَ
اُمَّهَاتِيْ وَاَقْرِبَآئِيْ وَعَشِيْرَتِيْ فَاِنَّ عَلَيْكَ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ
اِعْتِمَادِيْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحیح حدیث شریف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

Marfat.com

ان مبارک اور بابرکت کلمات کو دس مرتبہ بخلوصِ دل پڑھنے والے کو بشارت ہو کہ بیس لاکھ نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں درج کی جاتی ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ کا کس قدر عظیم انعام اور احسان ہے کہ مومنین پر رحمتوں کی بارش مقدر فرماتے ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ط ایک مرتبہ

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے۔

ہر سُنّت نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ:۔ اے اللہم (پر ضروری ہے کہ) تیرا ذکر کریں اور تیرا شکر بجا لائیں اور تیری اچھی عبادت کریں۔

ہر نماز پوری کرنے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ط ۵ بار

ترجمہ:۔ اے اللہ برکت دے بیچ میری موت کے اور موت کے بعد۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ط ۵ بار

ترجمہ:۔ بے شک اللہ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنیوالوں سے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط ۱۵ مرتبہ

ترجمہ:- اے اللہ نجات دے مجھے دوزخ سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ

اے کھولنے والے دروازوں کے اور سبب پیدا کرنیوالے اسباب کے اور اے پھیرنے والے

الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا

دلوں کے اور نگاہوں کے اور اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کے اور اے

دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا مُفَرِّحَ الْمَحْزُوْنِیْنَ

راہ بتلانے والے حیرانوں کے اور اے فرحت دینے والے غمگینوں کے۔

اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْكَ

میری فریاد سن لے، میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے۔ بھروسہ کیا میں نے تجھ پر

یَا رَبِّیْ وَفَوَّضْتُ اِلَیْكَ اَمْرِیْ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ

اے پروردگار میرے اور سپرد کیا میں نے تجھ کو اپنا کام اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار

یَا اَللّٰهُ یَا بَاسِطُ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا کَرِیْمُ۔

اے اللہ، اے خوشحالی بخشنے والے، اے روزی دینے والے، اے رحمت کے دروازے کھولنے والے۔ اے سخی۔

(تمام پریشانیوں کے لئے اکسیر ہے کوئی مناسب وقت مقرر کرکے روزانہ ۲۱ بار پڑھیں)

Marfat.com

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔

۳۔ جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔

۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ۱ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار کے برابر ہے ۲ تین مرتبہ قُل ھُوَ اللّٰہُ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب ایک قرآن مجید کے برابر ہو گا۔ ۳ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہو گا ۴ دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہو گی۔ ۵ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملیگا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

Marfat.com

لوحِ قرآنی

الٓمّٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ	نٓ
الٓمّٓصٓ	حٰمٓ	یٰسٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ	قٓ	اٰمین

اس کے دیکھنے والوں کی سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔ جب اس کو دیکھ کر جو کام شرو
کیا جائے گا پورا ہوگا اور غیبی طریقوں سے رزق کی دولت آنے لگے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قوّتِ حافظہ کی دُعائیں

قرآن مجید یا کتاب پڑھنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ كُلِّ حَرْ
كُتِبَ وَيُكْتَبُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِـ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

Marfat.com

بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا پڑھا ہوا ایک حرف بھی فراموش نہ کرے تو وہ اپنا سبق پڑھنے یا کتاب کا مطالعہ شروع کرتے وقت ایک بار یہ دعا پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

قرآنِ کریم پڑھنے کی فضیلت

(۱) روزانہ قرآنِ عظیم کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ :-

۱. حدیث شریف میں آیا ہے :-

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔

(۲) حدیثِ قدسی میں آیا ہے :-

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے :- جس شخص کو قرآنِ کریم (کی تلاوت کرنے، یاد کرنے یا غور و فکر کرنے اور تفسیر و ترجمہ وغیرہ کرنے) کی مشغولیت (اور مصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعائیں مانگنے سے روک دیا (یعنی ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھ کر دیتا ہوں جو میں دعائیں (اور حاجتیں) مانگنے والوں کو دیتا ہوں (یعنی اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں پوری کر دیتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:- اللہ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود خدا تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔

Marfat.com

(۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے :-

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- تم قرآن کو سیکھو (اور اس کا علم حاصل کرو)
اور اس کو پڑھو پڑھاؤ اس لئے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے حق میں جس نے قرآن سیکھا (اور اس
کا علم حاصل کیا) پھر اس کو پڑھا پڑھایا بھی اور اس پر عمل بھی کیا (خاص کر تہجد کی نماز میں پڑھا)
ایسی ہے جیسے مُشک سے بھری ہوئی ایک (مُنہ کھلی) تھیلی جس کی مہک ہر جگہ پہنچتی ہو اور اس
شخص کے حق میں جو قرآن کو سیکھتا تو ہے (اور اس کا علم بھی حاصل کرتا ہے) مگر (رات کو غافل
پڑا) سوتا رہتا ہے (نہ تہجد میں قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے) حالانکہ اس کے
(دل کے) اندر قرآن موجود (و محفوظ) ہے۔ ایسی ہے جیسے ایک مُشک سے بھری ہوئی تھیلی
جس کا منہ کس کر باندھ دیا گیا ہو۔

Marfat.com

اسمائے مقدسہ نبئ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو شخص ان اسمائے مقدسہ کو باوضو ہر شب سونے سے پیشتر باادب شوق و محبت سے جناب سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کا تصور باندھ کر پڑھا کرے اور ہر نام مبارک کے سَیِّدُنَا اور بعد ہر نام مقدس کے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی ضرور کہہ لیا کرے حق تعالیٰ جل شانہٗ سے امید ہے کہ اپنے محبوب یکتا اور حبیب بے مثال کے جمال جہاں آرا سے مشرف فرماوے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُودٌ	قَاسِمٌ	
تعریف والا	سب سے زیادہ حمد کرنے والا	سراہنے والا	سراہا گیا	بانٹنے والا	
عَاقِبٌ	فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَاحٍ	
پیچھے آنے والا	کھولنے والا	ختم کرنے والا	اٹھنے والا	محو کرنے والا	
دَاعٍ	سِرَاجٌ	رَشِیْدٌ	مُنِیْرٌ	بَشِیْرٌ	نَذِیْرٌ
بلانے والا	چراغ	نیک	نور والا	خوشخبری دینے والا	ڈر سنانے والے

Marfat.com

هَادٍ مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ نَبِيٌّ طٰهٰ يٰسٓ

ہادی ہدایت والا رسول نبی طٰہٰ یٰسٓ

مُزَّمِّلٌ مُدَّثِّرٌ شَفِيْعٌ خَلِيْلٌ كَلِيْمٌ حَبِيْبٌ

کملی والے چادر اوڑھنے والے شفاعت والا دوست جانی کلام کرنیوالا دوست

مُصْطَفٰى مُرْتَضٰى مُجْتَبٰى مُخْتَارٌ نَاصِرٌ

چنا ہوا برگزیدہ چنا ہوا پسندیدہ مدد دینے والا

مَنْصُوْرٌ قَائِمٌ حَافِظٌ شَهِيْدٌ عَادِلٌ حَكِيْمٌ

مدد دیا گیا قائم حافظ گواہ عدل والا حکمت والا

نُوْرٌ حُجَّةٌ بُرْهَانٌ اَبْطَحِيٌّ مُؤْمِنٌ مُطِيْعٌ

نور دلیل حجت ابطح والا ایمان والا تابعدار

مُذَكِّرٌ وَاعِظٌ اَمِيْنٌ مَدَنِيٌّ عَرَبِيٌّ

نصیحت کرنیوالا واعظ امانت دار مدینہ والا عرب والا

هَاشِمِيٌّ تِهَامِيٌّ حِجَازِيٌّ نِزَارِيٌّ قُرَيْشِيٌّ

ہاشمی تہامی حجاز والا مضر بن نزار کی اولاد سے قریشی

مُضَرِيٌّ اُمِّيٌّ عَزِيْزٌ حَرِيْصٌ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

مضر والا نہ پڑھا ہوا غالب حرص کرنیوالے لوگوں کے ایمان کیلئے، نرم دل رحم والا

يَتِيْمٌ غَنِيٌّ جَوَادٌ فَتَّاحٌ عَالِمٌ طَيِّبٌ طَاهِرٌ

(دُرِّ) یتیم بے پرواہ سخی فتح کرنیوالا جاننے والا پاک پاک کرنے والا

مُطَهَّرٌ خَطِيْبٌ فَصِيْحٌ سَيِّدٌ مُنْتَقٰى اِمَامٌ

پاکیزہ واعظ عمدہ بیان والا سردار پاک کرنے والا امام پیشوا

Marfat.com

بَآرٌّ شَافٍ مُتَوَسِّطٌ سَابِقٌ مُقْتَصِدٌ مَهْدِیٌّ
نیک شفا دینے والا متوسط آگے جانے والا میانہ رو ہدایت والا

حَقٌّ مُبِیْنٌ اَوَّلٌ اٰخِرٌ ظَاھِرٌ بَاطِنٌ رَحْمَةٌ

سچا ظاہر اوّل پچھلا ظاہر پوشیدہ رحمت

مُحَلِّلٌ مُحَرِّمٌ اٰمِرٌ صَادِقٌ مُصَدِّقٌ

حلال کرنے والا حرام کرنے والا حکم دینے والا سچا سچ بولنے والا

نَاطِقٌ صَاحِبٌ مَکِّیٌّ نَاھٍ شَکُوْرٌ

بولنے والا صاحب مکے والا منع کرنے والا شکر کرنے والا

قَرِیْبٌ مُنِیْبٌ مُبَلِّغٌ طٰسٓ حٰمٓ

قریب رجوع کرنے والا پہنچانے والا طٰس حٰم

حَبِیْبٌ اَوْلٰی

محبوب بہتر

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اور رحمت اللہ کی اوپر بہترین خلقت اس کی کے یعنی اوپر ہمارے سردار محمد کے اور

عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اوپر اولاد اُن کی اور اصحاب اُن کے سب کے۔

Marfat.com

اسنادِ دُعائے قدحِ مُعظّم و مُکرّم

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دُعا حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے معراج کی رات تحفہ لائے اور کہا کہ یہ دُعا خدائے تعالیٰ نے آپکو عنایت کی ہے یہ دُعا معلق آسمان میں سبز خط سے لکھی ہوئی ہے اور فوائد اس کے بہت ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جب زمین و آسمان کو پیدا نہیں فرمایا تھا تب اس کے آگے پانچ سو برس اس دُعا کو نور کے ورقوں پر لکھ کر پردے میں رکھا تھا اب حکم ہوا ہے کہ آپ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت اس دُعا کو پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے جو کوئی یہ دُعا پڑھے گا اُسے بے حساب ثواب ملے گا اور وہ شخص ولی ہوگا اگر تمام آدمی اور پریاں اور چرند و پرند سب مل کر اس دُعا کی فضیلت بیان کریں تو بھی شمار اس کی فضیلت کا بیان نہ ہوسکے گا جو کوئی اس دُعا کو دریا کے سفر میں پڑھے موج و طوفان سے سلامت رہے اور امن وامان سے گھر کو آوے اور جو کوئی صدقِ نیت سے لوہے پر پڑھے تو عجب نہیں کہ لوہا بھی پانی ہو جاوے اور آگ پر پڑھے تو آگ سرد ہو جاوے اور کاغذ یا کپڑے پر لکھ کر مُردے کے کفن میں رکھے تو خدائے تعالیٰ اس بندے کو تا روزِ قیامت عذاب نہ کرے گا اور قبر اُس کی کشادہ ہوگی اور نور سے روشن ہوگی اور جنت کی کھڑکی اُس بندے کے واسطے کھول جائے گی اور جو کوئی اس دُعا کو قبرستان میں پڑھے گا۔ خدائے تعالیٰ بارہ ہزار فرشتوں کو نور کا طبق دے کر اُن مُردوں کے پاس بھیجے گا اور عذابِ قبر ان سے دُور کرے گا اور قیامت کے دن اُس شخص کو حشر کے میدان میں سواری ملے گی اور پینے کے واسطے شرابِ طہور ملے گا اور اس شخص کو دیکھ کر اہلِ عرصات کہیں گے یاالٰہی یہ بندہ کوئی پیغمبر ہے یا ولی۔ فرشتے

Marfat.com

جواب دیں گے کہ یہ بندہ اُمت میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اتنی عزت اس کی اس سبب سے کہ یہ بندہ دنیا میں دُعائے قدح پڑھتا تھا اور جو کوئی اُس دُعا کو مُشک اور زعفران سے طبق میں لکھ کر گلاب سے دھو دے اور پانی کو شیشے میں حفاظت سے رکھے تو وہ پانی ہر بیماری کے لیے کام آوے گا اگرچہ تمام طبیب اس مرض کے علاج سے عاجز ہوویں۔ خدائے تعالیٰ اس کو شفا بخشے گا۔ اور جس کی اولاد نہ ہوتی ہو تو صدقِ نیت سے اس دُعا کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو خدائے تعالیٰ اس کو اولاد بخشے گا۔ اگر کسی شہر یا گھر میں یا کسی زمین پر کچھ آفت نازل ہووے تو اس دُعا کو پاک مٹی پر پڑھ کر اس شہر یا گھر یا زمین کے چاروں کونوں میں ڈال دیوے تو خدائے تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے سب آفت اور بلا اس سے دُور کر دیوے اور جو بندۂ مومن اس دُعا کو صدقِ نیت سے ایک وقت پڑھے گا تو بلا حساب بہشت میں جاوے اور اس دُعا کے پڑھنے والے کو خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور نظرِ رحمت کی اُس پر ہمیشہ رکھے گا۔ یقین رکھو۔

پانچ نمازوں کے بعد پڑھنے کی تسبیح

فجر کی نماز کے بعد هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	سو بار پڑھے
ظہر کی نماز کے بعد هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ	سو بار پڑھے
عصر کی نماز کے بعد هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ	سو بار پڑھے
مغرب کی نماز کے بعد هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ	سو بار پڑھے
عشاء کی نماز کے بعد هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ	سو بار پڑھے

Marfat.com

دعائے

قدح معظم ومکرم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِهِ الْمُبْتَدِءِ رَبِّ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو ہر چیز سے پہلے ہے دنیا و آخرت کا مالک ہے

الَّذِىْ لَاغَايَةَ لَهٗ وَلَا مُنْتَهٰى لَهٗ فِى السَّمٰوٰتِ

جس کی نہ غایت ہے نہ انتہا ۔ بلند آسمانوں میں جو کچھ ہے

الْعُلٰى ، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِى

سب اسی کا ہے وہ بڑا رحم کرنے والا ہے عرش پر اس نے قرار پکڑا ہے اور

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان اور زمین کے نیچے

الثَّرٰى وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ

ہے سو سب اسی کا ہے اور اگر دعا وغیرہ تم پکار کے پڑھو دکھلانے کی حاجت نہیں ہے

اَخْفٰى اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

پس وہ چھپی ہوئی باتوں کو اور دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے وہ ایسا اللہ ہے کہ اس کے سوا دوسرا

اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ عَظِيْمُ الْعُظَمَآءِ دَآئِمُ النَّعْمَآءِ

کوئی معبود نہیں اسکے سب نام اچھے ہیں وہ بڑا معبود ہے سب بڑوں سے بڑا ہے ہمیشہ نعمتیں دینے والا ہے

Marfat.com

قَاهِرُ الْاَعْدَآءِ اَلرَّحْمٰنُ الْعَاطِفُ عَلٰی خَلْقِهٖ

دشمنوں پر قہر کرنے والا وہ بڑا رحم والا ہے اپنی مخلوق کو مہربانی سے روزی دیتا ہے۔

بِرِزْقِهٖ اَلْمَعْرُوْفُ بِلُطْفِهٖ اَلْعَادِلُ فِیْ حُكْمِهٖ

وہ اپنی مہربانی میں معروف ہے اپنے حکم کرنے میں عادل ہے اپنے تمام

اَلْعَالِمُ فِیْ مُلْكِهٖ رَحِيْمًا بِخَلْقِهٖ رَحِيْمُ الرُّحَمَآءِ

ملک کو جانتاہے اپنی ساری مخلوق پر رحم کرتا ہے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ

عَلِيْمُ الْعُلَمَآءِ بَصِيْرُ الْبُصَرَآءِ غَفُوْرُ الْغُفَرَآءِ

رحم والا ہے سب جاننے والوں سے زیادہ جاننے والا ہے سب دیکھنے والوں سے زیادہ دیکھنے والا ہے سب

بَاعِثُ الْاَنْبِيَآءِ صَاحِبُ الْاَوْلِيَآءِ سُبْحَانَهٗ قَادِرٌ

معاف کرنیوالوں میں زیادہ معاف کرنیوالا ہے نبیوں کو پیغمبری دینے والا ولیوں کو دوست رکھنے والا وہ

عَلٰی مَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَمِيْدِ ذِی

پاک ہے قدرت والا ہے ہر چیز پر قادر ہے پاک ہے بادشاہ ہے تعریف والا

الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ رَبُّ الْاَرْبَابِ

عرش بزرگ کا مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سب پالنے والوں کا پالنے والا ہے۔

وَمُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ وَسَابِقُ الْاَسْبَاقِ وَ رَازِقُ

اور ہر چیز کے سبب مہیا کرنے والا ہے اور سب پہلی چیزوں سے وہ پہلے ہے اور سب کو وہی روزی

الْاَرْزَاقِ وَخَالِقُ الْخَلَآئِقِ وَ قَادِرُ الْمَقْدُوْرِ وَ

دیتا ہے اور سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور ہر چیز پر وہ قادر ہے اور ہر چیز پر

قَاهِرُ الْمَقْهُوْرِ وَعَادِلٌ فِیْ يَوْمِ الْحَشْرِ وَ النُّشُوْرِ

غالب ہے اور قیامت کے دن انصاف کرنے والا وہی ہے سب

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جَامِعُ النَّاسِ یَوْمَ الْوَاقِعَةِ رَبَّنَا

نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے حشر کے دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہمارا

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ حَلِیْمٌ شَکُوْرٌ اَلْاَوَّلُ الْقَدِیْمُ خَالِقُ

پروردگار مغفرت کرنے والا رحم کرنیوالا حلم والا شکر کرنیوالوں کا جزا دینے والا سب چیزوں سے پہلے ہے قدیم

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَهُوَ

عرش عظیم کا پیدا کرنے والا اور آسمانوں اور زمینوں کا وہی ہے اور

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قَابِلُ التَّوْبَةِ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ غَفُوْرٌ

وہی سننے والا جاننے والا توبہ قبول کرنے والا شکر کرنیوالوں کو جزا دینے والا گناہ معاف کرنیوالا

رَّحِیْمٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ هُوَ الْاَوَّلُ

رحم والا ہے۔ اور سب تعریف اللہ کو سزاوار ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہی اول

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالدَّآئِمُ

اور وہی آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن (پوشیدہ) ہے اور ہمیشہ ہے

الرَّزَّاقُ لِلْخَلَآئِقِ وَالْبَهَآئِمِ صَاحِبُ الْعَطَایَا وَدَافِعُ

مخلوق اور جانوروں کا رازق ہے اور جس کو جو کچھ ملتا ہے سو اسی کا دیا ہوا ہے اور

الْبَلَایَا یَامَنْ یَّشْفِی السَّقِیْمَ وَیَغْفِرُ الْخَاطِئِیْنَ

بلاؤں کا دفع کرنے والا وہی ہے اور بیماروں کو شفا دینے والا اور خطا کاروں کو معاف کرنیوالا اور

وَیَبُوْءُ النَّادِمِیْنَ وَیُبْغِضُ الظَّالِمِیْنَ وَیُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ

گناہوں سے پشیمان ہونیوالوں کو پناہ دینے والا اور ظالموں کو معاف کرنیوالا اور نیک بندوں کو دوست رکھنے

وَیُنْجِی الْمَغْمُوْمِیْنَ وَیُنْذِرُ الْمُنْذِرِیْنَ وَیَسْتُرُ

والا اور غمگینوں کو غم سے نجات دینے والا اور بدکاروں کو عذاب سے ڈرانے والا اور گنہگاروں کی پردہ پوشی

Marfat.com

الْمُذْنِبِیْنَ وَ یُؤْمِنُ الْخَائِفِیْنَ سُبْحَانَکَ سُبْحَانَکَ
کرنے والے اور عذاب سے ڈرنے والوں کو امن دینے والے تو پاک ہے تو پاک ہے
سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْمَعْبُوْدُ کَثِیْرُ
تو پاک ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مگر تو ہی جو کریم ہے سب کا معبود ہے بہت
الْعَطَایَا وَ غَافِرُ الْخَطَایَا سَاتِرُ الْعُیُوْبِ شَکُوْرٌ
دینے والا اور خطائیں معاف کرنے والا بندوں کے عیب چھپانے والا شکر کی جزا دینے والا
رَّحِیْمٌ عَالِمُ مَا فِی الصُّدُوْرِ مُنْبِتُ الزُّرُوْعِ وَ
رحم والا سینوں کے بھید جاننے والا کھیتیاں اور درخت اگانے
الْاَشْجَارِ وَ مُدَبِّرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ فَالِقُ الْحُبُوْبِ
والا اور رات اور دن کو تدبیریں چلانے والا دانوں کو چیر کر ان میں
خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ غَنِیٌّ عَنِ الْخَلَائِقِ قَاسِمُ
روئیدگیاں اگانے والا آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا سب مخلوق سے بے پرواہ سب کو
الْاَرْزَاقِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ مُذْھِبُ الْھُمُوْمِ اَنْتَ
روزیاں بانٹنے والا غیب کی خبریں جاننے والا غم دور کرنے والا تجھی کو
الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ الَّیْلِ وَ نُوْرُ النَّھَارِ وَضَوْءُ
سجدہ کرتا ہے رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی اور چاند کی چاندنی
الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَآءِ وَخَفِیْقُ الشَّجَرِ
اور آفتاب کی دھوپ اور پانی کی کھلکھلاہٹ اور درختوں کی
اِلٰھِیْ اَنْتَ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
کھڑکھڑاہٹ ہے میرے معبود تو وہ ہے کہ جس کے جیسی کوئی چیز نہیں ہے اور جو ہر چیز پر

Marfat.com

قَدِیْرٌ وَاَنْتَ الَّذِیْ تَعْلَمُ السِّرَّ وَالْاِعْلَانَ وَمَا

قادر ہے اور تو ہی مخفی اور ظاہر باتوں اور دلوں کے

فِی الْقُلُوْبِ اِلٰہِیْ اَنْتَ الَّذِیْ تَعْفُوْ عَنِ الْمَعَاصِیْ بَعْدَ

بھیدوں کو جانتا ہے اے میرے معبود جب بندہ گناہوں میں ڈوب جاتا ہے تب

اَنْ یَّغْرُقَ فِی الذُّنُوْبِ اِلٰہِیْ اَنْتَ الَّذِیْ قُلْتَ لَا

اس کے گناہ تو ہی معاف کر دیتا ہے اے میرے معبود تیرا ہی یہ قول ہے کہ اے میرے بندو تم

تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو تحقیق اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

جَمِیْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنْتَ بِقَوْلِكَ

بے شک وہی غفور و رحیم ہے اور تیرا قول

صَادِقٌ لَسْتَ بِمَكْذُوْبٍ نَجِّنِیْ یَا اَللّٰهُ مِنَ الْكَرْبِ

سچا ہے جھوٹ کا بہتان تجھ پر نہیں آسکتا اے اللہ سخت بے چینی

الْعَظِیْمِ وَالْغَمِّ وَاَنْتَ غِیَاثُ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَّ

اور غم سے مجھے نجات دے کیونکہ ہر غمگین کا اور

مَصْرُوْفٍ مَّظْلُوْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پریشان حال مظلوم کا فریاد رس تو ہی ہے اور ہر شے پر تو ہی قادر ہے

وَاحْفَظْنِیْ مَوْلَایَ مِنْ اٰفَاتِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا

اور اے میرے مولا دنیا و آخرت کی آفتوں سے مجھے محفوظ رکھ اور اے

تَفْضَحْنِیْ یَا سَیِّدِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ خَاصَّةً

میرے آقا مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہ کر خصوصاً قیامت کے

Marfat.com

فِی یَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دن اللہ ہر چیز سے بڑا ہے سب مخلوق سے تمام عالم سے بڑا ہے

کَبِیْرًا لَاضِدَّ لَہٗ وَلَا نِدَّ لَہٗ وَلَا جَوْرَلَہٗ وَلَاشِبْہَ لَہٗ

بے شک بڑا ہے کوئی اس کا مخالف نہیں اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے

وَلَا حَدَّ لَہٗ وَلَا عَدَّ لَہٗ وَلَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا کُفُوْلَہٗ وَلَا

اور نہ کوئی اس کے لئے کوئی حد ہے اور نہ گنتی ہے اور نہ کوئی اس کے مانند ہے اور نہ اسکے برابر اور نہ

نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَلَہٗ وَلَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی الْمُلْکِ

کوئی اس کا ثانی ہے اور نہ وزیر ہے اور نہ اس کے ملک میں کوئی شریک ہے اے تمام

اَسْاَلُکَ یَاعَزِیْزُ یَاعَزِیْزُ یَاعَزِیْزُ اَنْ تُعِزَّنِیْ

مخلوق پر غلبہ رکھنے والے اے قدرت رکھنے والے اے عزت والے اپنی عزت اور

بِالْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ

بزرگی اور بڑائی اور ہیبت اور قدرت اور

وَالْجَبْرُوْتِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ

تجبری کے طفیل سے مجھے عزت عطا کر یا اللہ اے اللہ اے اللہ اے رحمٰن اے رحمٰن

یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ

اے رحمٰن اے رحیم اے رحیم اے رحیم تو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

مَنَامِیْ لِقَاءَ نَبِیِّکَ وَمَارَجَوْتُ مِنْکَ وَاَکْرِمْنِیْ

کا دیدار شریف مجھے خواب میں دکھلا اور میں جو امیدیں تجھ سے چاہتا ہوں سو بھر لا

بِمَغْفِرَتِکَ خَطِیْئَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور میرے گناہ معاف کرنے کی مجھ پر نوازش فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ

اور اللہ بلند اور بزرگ کی مدد کے سوا ہم کو کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے اے

يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَشْهَدُ

بڑے انعام والے اے بزرگی والے اور نوازش کرنے والے میں گواہی دیتا ہوں۔

اَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ مِّنْ دُوْنِ عَرْشِكَ اِلٰى مُنْتَهٰى قَرَارِ

یعنی یقین کیساتھ مانتا ہوں، تیرے عرش کے نیچے سے لے کر زمینوں کی قرار گاہ کی انتہا

الْاَرَضِيْنَ بَاطِلٌ مَّا خَلَا وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اٰمَنْتُ

تک تیری ذات پاک کے سوا جس چیز کی بندگی کی جاتی ہے سو باطل ہے میں نے یقین کر کے

بِاَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَضِيْتُ رَبَّنَا يَا غِيَاثَ

مان لیا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھی سے راضی ہوں اے میرے پروردگار اے فریاد

الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ مِنَ النَّارِ وَنَجِّنِيْ مِنْ سَخَطِكَ

کے فریاد رس تو مجھے دوزخ سے بچا اور اپنے غضب اور ناراضی سے نجات دے اور

وَاَجِرْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَفَرِّجْ عَنِّيْ شَرَّ كُلِّ خَلْقِكَ

اپنے عذاب سے مجھے پناہ دے اور اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے باز رکھ۔

وَارْزُقْنِيْ رِزْقًا وَّاسِعًا مُّبَارَكًا حَلَالًا طَيِّبًا لَا

اور کشادہ اور برکت والی حلال اور پاک روزی مجھے عنایت فرما اے بزرگ اور

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ

بزرگی دینے والے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ یا اللہ تو اپنی حلال روزی

بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ

کے ساتھ اپنے حرام سے مجھے بے پرواہ کر اور اپنی بندگی کے ساتھ

Marfat.com

وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اِلٰهِیْ خَلَقْتَنِیْ وَلَمْ اَكُ شَیْئًا

سے مجھے باز رکھ اور اپنی عنایت میں رکھ کر اپنے سوا کسی دوسرے کا محتاج نہ کر اے میرے معبود میں

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَارْتَكَبْتُ الْمَعَاصِیَ وَاَنَا مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ

نیست و نابود تھا تو نے مجھے پیدا کیا میں نے اپنی جان پر تیری نافرمانی سے ظلم کیا اور معصیتیں کیں اور اب میں

یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ اِنْ غَفَرْتَنِیْ یَارَبِّ فَلَا یَنْقُصُ مِنْ

اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اے میرے اللہ میرے گناہ معاف کر دے یارب اگر تو میری مغفرت فرمائے تو تیری بادشاہی

مُلْكِكَ شَیْءٌ وَاِنْ عَذَّبْتَنِیْ یَارَبِّ فَلَا یَزِیْدُ فِیْ

میں سے کچھ بھی کم نہ ہو اور اگر تم مجھے عذاب کرے تو تیری شان و شوکت میں کچھ بھی زیادہ نہ ہوگا

سُلْطَانِكَ شَیْءٌ یَارَبِّ تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُهٗ غَیْرِیْ وَاَنَا

اے میرے پروردگار عذاب کرنے کے لئے میرے سوا کوئی دوسرا تجھے مل جائے گا

لَا اَجِدُ مَنْ یَّغْفِرُلِیْ ذُنُوْبِیْ غَیْرَكَ یَا غَفُوْرُ یَا

مگر میرے گناہ معاف کرنے کے لئے تیرے سوا کون ہے اے غفور اے

رَحِیْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

رحیم یا ذوالجلال والاکرام و یا ارحم الراحمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ

اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ط بِرَحْمَتِكَ

اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیات الخوف اور آیات الحرس

قرآن مجید کی صداقت پر ایمان رکھنے والے مسلمان کلام پاک کی شفاء اور بے شمار رُوحانی و مادی برکتوں کا یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے ۳۳ آیاتِ حرز کو یکجا کر کے پیش کرنے کی عزت حاصل کی جاتی ہے کہ لوگ آسانی سے چند منٹ صرف کر کے یومیہ اس کا ورد کر لیا کریں تاکہ ان آیتوں کی برکات سے بہت سی بیماریوں اور دُکھوں سے نجات رہے۔ ان آیاتِ حرز کی برکتوں کے باب میں بعض قیمتی شہادتیں درج ذیل ہیں:-

۱- حضرت علامہ ابو محمد عبداللہ یمنی المعروف بہ امام یافعی نے اپنی بے نظیر تالیف "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں تحریر فرمایا ہے کہ فرمایا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص دن رات میں ایک بار یہ ۳۳ آیتیں پڑھ لیا کرے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ نہ اُسے کوئی درندہ دُکھ دے گا اور نہ کوئی چور اُسے نقصان پہنچائے گا ان آیات کا نام آیات الخوف اور آیات الحرس (نگہبان و محافظ) ہے اور یہ آیتیں حصن (حصن بمعنی قلعہ) ہیں اور ان میں ہر بیماری کی شفاء ہے جن میں سے ایک جذام اور بَرص بھی ہے۔

۲- ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ہم کسی سفر میں تھے۔ ایک نہر پر مقام ہُوا۔ لوگوں نے ڈرایا کہ یہاں لُٹ جاتے ہیں۔ میرے سب رفیق وہاں سے چل دیئے مگر میں چونکہ آیاتِ حرز پڑھا کرتا تھا اس لئے وہاں ٹھہر رہا۔ جب رات ہوئی ابھی سونے نہ پایا تھا

Marfat.com

کر چند آدمی شمشیر بکف آئے مگر مجھ تک نہ پہنچ سکے جب صبح کو وہاں سے چلا تو ایک شخص گھوڑے پر سوار ملا اور ہم سے کہا کہ ہم لوگ شب میں سو بار سے زائد تیرے پاس گئے مگر درمیان میں ایک آہنی دیوار حائل ہو ہو جاتی تھی۔ میں نے کہا یہ ان آیات کی برکت ہے۔ اس شخص نے عہد کیا کہ اب یہ کام نہ کروں گا۔

یہ ۳۳ آیتیں ہیں۔ ان کے پڑھنے سے آسیب، درندہ اور چور اور ہر قسم کی بلا و آفت دفع ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان میں سو بیماریوں سے شفا ہے۔ محمد ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک بوڑھے کو فالج ہو گیا تھا۔ اس پر یہ آیتیں پڑھیں تو اس کو شفا ہو گئی۔

یہ ۳۳ آیتیں حفاظتِ درندہ اور چور اور دفع آسیب اور عافیت جان و مال کے لئے اور شفاءِ جذام و جمیع امراض کے لئے اکسیرِ اعظم ہیں۔ آیات الحرس ان کا لقب ہے۔

محمد ذیشان پائپ سٹور

سیم لیس سٹیل پائپس / ٹیوبز

ایم۔ ایس اینڈ جی آئی پائپس اینڈ فٹنگز

رحمان گلی ۷ نشتر (برانڈرتھ) روڈ لاہور ۷

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں رہنما ہے

لِّلْمُتَّقِیْنَ ۲ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ

پرہیزگاروں کے واسطے جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور درست رکھتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۳ وَ الَّذِیْنَ

نماز کو اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں اور جو

یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نازل کی گئی تمہاری طرف اور جو نازل کی گئی تم سے

وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۴ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى

پہلے اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے

مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵

رب کی طرف سے اور یہی مراد پانے والے ہیں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

اللہ وہ ذات ہے کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے اسکو نہیں آتی اونگھ

وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ

اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ

ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے وہ جانتا ہے

Marfat.com

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيطُونَ

جو کچھ خلق کے رو برو ہے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ احاطہ نہیں کر سکتے اس کی

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

معلومات میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے گھیرے ہوئے ہے اس کی کرسی تمام آسمانوں

وَالْأَرْضَ ج وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

اور زمین کو اور نہیں گراں گزرتی اس کو ان کی حفاظت اور وہ عالی شان عظمت والا ہے

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قف قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ

کچھ زبردستی نہیں دین کے بارے میں بے شک ظاہر ہو چکی ہدایت گمراہی

الْغَيِّ ج فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ

سے پھر جو نہ مانے بتوں کو اور ایمان لائے اللہ پر تو

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ

بے شک اس نے پکڑ لی مضبوط رسی جو ٹوٹنے والی نہیں

لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوا

اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ ان کا حامی ہے جو ایمان لائے

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ط وَالَّذِينَ

ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے اجالے کی جانب اور جو لوگ

كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ

کافر ہیں ان کے رفیق شیطان ہیں جو ان کو نکالتے ہیں اجالے سے

إِلَى الظُّلُمٰتِ ط أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيهَا

اندھیروں کی جانب یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں

Marfat.com

خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
ہمیشہ رہیں گے الله ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ
اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اس کا تم سے حساب
بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ
لے گا اللہ، پھر اللہ بخشے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے
یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰمَنَ
چاہے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مان لیا
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
رسول نے جو کچھ اس پر اترا اس کے پروردگار کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف
سب کے سب ایمان لے آئے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے
لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا
پیغمبروں پر کہ ہم جدا نہیں سمجھتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں اور بول اٹھے کہ ہم نے سنا
وَاَطَعْنَا ؗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝
اور مان لیا تیری بخشش (چاہتے ہیں) اے پروردگار اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔
لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ
اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا
وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ
اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں۔

Marfat.com

أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ

یا چوک جائیں اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ تونے رکھا تھا

عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے پروردگار ہم سے نہ اٹھوا اتنا بوجھ جس کی ہم میں

لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وقفه وَٱغْفِرْ لَنَا وقفه وَٱرْحَمْنَآ وقفه أَنتَ

سکت نہیں اور درگذر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر تو ہی

مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝١١ إِنَّ رَبَّكُمُ

ہمارا حامی ہے تو ہماری مدد کر ان لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں بیشک تمہارا پروردگار

ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ

اللہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھ دن میں

أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ قف يُغْشِى ٱلَّيْلَ

پھر قائم ہوا تخت پر چھپا لیتا ہے رات کو دن سے

ٱلنَّهَارَ يَطْلُبُهُۥ حَثِيثًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ وَٱلنُّجُومَ

کہ رات کے دن پیچھے لگا آرہا ہے دوڑا ہوا اور اسی نے پیدا کئے سورج اور چاند اور ستارے

مُسَخَّرَٰتٍۭ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ ۗ

تابعدار اپنے حکم کے سن لو اسی کی خلق ہے اور (اسی کا) حکم

تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝١٢ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ

بڑا بابرکت ہے اللہ جو پالنے والا ہے تمام عالم کا، پکارو اپنے رب کو

تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ۝١٣

گڑگڑا کر اور چپکے چپکے وہ نہیں دوست رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

Marfat.com

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ

اور نہ فساد کرو زمین میں اس کی درستی کے بعد اس کو پکارتے ہو

خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ

ڈر اور توقع سے بے شک اللہ کی رحمت قریب ہے نیک

الْمُحْسِنِيْنَ ۱۴ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط

لوگوں کے کہدو کہ تم اللہ کو پکارو یا پکارو رحمٰن کو

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ

جس نام سے بھی پکاروگے وہ اسی کے اچھے اچھے نام ہیں اور (اے محمد) نہ اپنی

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

نماز چلا کر پڑھو اور نہ اس کو چپکے پڑھو اور ڈھونڈ لو اس کے بیچ

سَبِيْلًا ۱۵ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ

میں راہ اور کہو کہ ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ

ہے اور نہ کوئی اس کا شریک ہے سلطنت میں اور نہ کوئی اس کا مددگار

يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۱۶

ہے کمزوری کے سبب اور اس کی بڑائی کرو بڑا جان کر

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا لا ۱۷ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا لا ۱۸ فَالتّٰلِيٰتِ

قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر پھر ذکر کی تلاوت

ذِكْرًا لا ۱۹ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ط ۲۰ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کرنے والوں کی بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہے پروردگار ہے آسمانوں کا

Marfat.com

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥ اِنَّا زَيَّنَّا
اور زمین کا اور جو کچھ کہ ان میں ہے سب کا اور پروردگار مشرقوں کا ہم نے آراستہ کیا
السَّمَاۤءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ
ہے آسمان دنیا کو ایک زینت یعنی ستاروں سے اور محفوظ کیا ہے
كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
ہر شیطان سرکش سے کہ وہ کان بھی نہیں لگا سکتے اوپر کی
الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا
مجلس کی طرف اور پھینکے جاتے ہیں (ان کی جانب شہاب) ہر طرف سے بھگانے کے
وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
لئے اور ان کے لئے عذاب دائم ہے مگر ہاں جو اُچک لے گیا چھپکے سے
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
پھر اس کے پیچھے لگا چمکتا ہوا انگارہ اب ان سے پوچھو کہ ان کا بنانا زیادہ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ
مشکل ہے یا وہ جو ہم نے پیدا فرمائے ہم ہی نے ان کو پیدا کیا گیلی ہوئی مٹی
لَّازِبٍ ۝١١ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
سے۔ اے گروہ جن و انس اگر ہو سکے تم سے
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ
تو نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کناروں سے پھر نکلو تم
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٨
نہیں نکل سکو گے مگر ایک خاص قوت سے۔ تم کیا کیا نعمتیں اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے

Marfat.com

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۵ وَّ نُحَاسٌ فَلَا

چھوڑا جائے گا تم پر آگ کا شعلہ اور دُھواں پس تم

تَنْتَصِرٰنِ ٢٩ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ

مقابلہ نہ کرسکو گے اگر ہم نازل کرتے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ

توضرور تو اُس کو دیکھتا کہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے اور

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٣٠

یہ مثالیں ہیں جن کو ہم بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے تاکہ وہ غور کریں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جاننے والا ہے چھپے اور کھلے کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ

وہ نہایت مہربان ہے بڑا رحم والا ۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود

اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

نہیں بادشاہ ہے پاک ذات (عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان ہے

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٣١

زبردست خودمختار (اور) عظمت والا ہے۔ اللہ پاک ہے ان کے شریک ٹھہرانے سے

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ

وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا موجد صورت بنانے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

تسبیح کرتا ہے اس کی جو کچھ آسمانوں اور زمین ہے اور وہی ہے زبردست

Marfat.com

الْحَكِيْمُ ۝ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ
حکمت والا (اے محمد) کہدو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قرآن سنا ایک جماعت نے
الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّهْدِیْٓ
جنات میں سے (اپنی قوم سے جاکر) کہا کہ ہم نے سنا ہے ایک عجیب قرآن جو راہ دکھاتا ہے
اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۲
نیکی کی سو ہم ایمان لائے اس پر اور ہرگز شریک نہ بنائیں گے اپنے رب کا
وَّاَنَّهُ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
کسی کو اور یہ (کہا) کہ بڑی شان ہے ہمارے رب کی نہ اس نے بی بی
وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا
بنائی اور نہ بیٹا اور یہ کہ ہم میں بے وقوف لوگ کہتے تھے
عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۴
اللہ پر جھوٹ

کوئی کام دشوار اور مشکل ہو جانے کے وقت کی دعا

کوئی کام دشوار ہو جائے (یا کوئی مشکل آن پڑے) تو یہ دعا پڑھے:۔
اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ
الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کر دے اور تو جب چاہے سنگلاخ زمینوں کو بھی نرم و ہموار کر دے۔

Marfat.com

دعائے جمیلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

يَا جَمِيْلُ يَا اَللّٰهُ — اے خوبی والے اے اللہ
يَا قَرِيْبُ يَا اَللّٰهُ — اے نزدیک اے اللہ
يَا عَجِيْبُ يَا اَللّٰهُ — اے عجیب اے اللہ

يَا مُجِيْبُ يَا اَللّٰهُ — اے قبول کرنیوالے اے اللہ
يَا رَءُوْفُ يَا اَللّٰهُ — اے مہربانی کرنے والے اے اللہ
يَا مَعْرُوْفُ يَا اَللّٰهُ — اے نیکوکار اے اللہ

يَا مَنَّانُ يَا اَللّٰهُ — اے احسان والے اے اللہ
يَا دَيَّانُ يَا اَللّٰهُ — اے دیان والے اے اللہ
يَا بُرْهَانُ يَا اَللّٰهُ — اے قوی دلیل اے اللہ

يَا سُلْطٰنُ يَا اَللّٰهُ — اے غالب اے اللہ
يَا مُسْتَعَانُ يَا اَللّٰهُ — اے مدد چاہے گئے اے اللہ
يَا مُحْسِنُ يَا اَللّٰهُ — اے احسان کرنیوالے اے اللہ

يَا مُتَعَالِيْ يَا اَللّٰهُ — اے سب سے برتر اے اللہ
يَا رَحْمٰنُ يَا اَللّٰهُ — اے مہربان اے اللہ
يَا رَحِيْمُ يَا اَللّٰهُ — اے نہایت رحم والے اے اللہ

يَا حَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ — اے بردبار اے اللہ
يَا عَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ — اے خبردار اے اللہ
يَا كَرِيْمُ يَا اَللّٰهُ — اے نہایت کرم کرنے والے اے اللہ

يَا جَلِيْلُ يَا اَللّٰهُ — اے بزرگ اے اللہ
يَا مَجِيْدُ يَا اَللّٰهُ — اے صاحب بزرگی کے اے اللہ
يَا حَكِيْمُ يَا اَللّٰهُ — اے حکمت والے اے اللہ

Marfat.com

یا مُقتَدِرُ یا اَللّٰہُ   یا عَفُوُّ یا اَللّٰہُ   یا غَفّارُ یا اَللّٰہُ

اے ظاہر قدرت والے اے اللہ   اے بخشنے والے اے اللہ   اے گناہ بخشنے والے اے اللہ

یا مُبدِئُ یا اَللّٰہُ   یا رافِعُ یا اَللّٰہُ   یا شَکُورُ یا اَللّٰہُ

اے پیدا کرنے والے اے اللہ   اے بلند کرنے والے اے اللہ   اے قدر دان شکر کرنیوالوں کے اے اللہ

یا خَبِیرُ یا اَللّٰہُ   یا بَصِیرُ یا اَللّٰہُ   یا سَمِیعُ یا اَللّٰہُ

اے خبردار اے اللہ   اے دیکھنے والے اے اللہ   اے سننے والے اے اللہ

یا اَوّلُ یا اَللّٰہُ   یا آخِرُ یا اَللّٰہُ   یا ظاہِرُ یا اَللّٰہُ

اے اوّل اے اللہ   اے آخر اے اللہ   اے ظاہر اے اللہ

یا باطِنُ یا اَللّٰہُ   یا قُدُّوسُ یا اَللّٰہُ   یا سَلامُ یا اَللّٰہُ

اے باطن اے اللہ   اے پاکیزہ بُرے وصفوں سے اے اللہ   اے سلامتی والے اے اللہ

یا مُہَیمِنُ یا اَللّٰہُ   یا عَزِیزُ یا اَللّٰہُ   یا مُتَکَبِّرُ یا اَللّٰہُ

اے نگہبان اے اللہ   اے زبردست اے اللہ   اے عظمت والے اے اللہ

یا خالِقُ یا اَللّٰہُ   یا وَلِیُّ یا اَللّٰہُ   یا مُصَوِّرُ یا اَللّٰہُ

اے پیدا کنندہ اے اللہ   اے پیدا کنندہ خلق کے اے اللہ   اے صورت بنانے والے اے اللہ

یا جَبّارُ یا اَللّٰہُ   یا حَیُّ یا اَللّٰہُ   یا قَیُّومُ یا اَللّٰہُ

اے زبردست اے اللہ   اے ہمیشہ جینے والے اے اللہ   اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے اللہ

یا قابِضُ یا اَللّٰہُ   یا باسِطُ یا اَللّٰہُ   یا مُذِلُّ یا اَللّٰہُ

اے تنگ کنندہ اے اللہ   اے فراخ کنندہ روزی کے اے اللہ   اے ذلت دینے والے اے اللہ

یا قَوِیُّ یا اَللّٰہُ   یا شَہِیدُ یا اَللّٰہُ   یا مُعطِی یا اَللّٰہُ

اے قوت دینے والے اے اللہ   اے حاضر اے اللہ   اے عطا کرنے والے اے اللہ

Marfat.com

يَا مَانِعُ يَا اَللّٰهُ يَا خَافِضُ يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعُ يَا اَللّٰهُ

اے ہٹانے والے اے اللہ اے پست کرنے والے اے اللہ اے بلند کرنے والے اے اللہ

يَا وَكِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا كَفِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے کارساز اے اللہ اے کفایت کرنے والے اے اللہ اے صاحب بزرگی اور

وَالْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا رَشِيْدُ يَا اَللّٰهُ يَا صَبُوْرُ يَا اَللّٰهُ

بخشش کے اے اللہ اے راہنما اے اللہ اے بردبار اے اللہ

يَا فَتَّاحُ يَا اَللّٰهُ

اے کھولنے والے اے اللہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ط

نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو تحقیق تھا میں ظالموں میں سے ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

اور رحمت اللہ تعالیٰ کی ہو اوپر بہترین خلق کے جو نام اُن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

ہے اور ان کی آل اور ان کے اصحاب سب پر تیری رحمت سے اے سب سے زیادہ

الرَّاحِمِيْنَ

رحم کرنے والے ۔

Marfat.com

آیاتِ شفاء

الحمد شریف تین مرتبہ پڑھ کر یہ آیات شریفہ پڑھے اور بیمار شخص پر دم کرے پانی پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بیمار تندرست ہوگا۔

۱۔ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۙ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ (التوبہ - ۱۴، ۱۵)

۲۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ (یونس - ۵۷)

۳۔ يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ط (النحل - ۶۹)

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۔ بنی اسرائیل = ۸۲

۵۔ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (الشعراء ۷۸ تا ۸۰)

۶۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ط (حٰم السجدہ = ۴۴)

Marfat.com

٧۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۔ (الاعراف ۵۴، ۵۵)

..یہاں پر دُعا مانگے

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ط وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف ۵۶)

مُعْتَدِیْنَ کے بعد کوئی بھی دُعا مانگے اس کے بعد پوری آیت پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا کَذٰلِکَ

Marfat.com

نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ (المرسلٰت ۴۳، ۴۴)

جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو تو اس کو پڑھ کر پیٹ پر ہاتھ پھیرنے سے یا کھانے پر دم کر کے کھانے سے وہ شکایت دُور ہو جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ سَیُبۡطِلُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ

وَ یُحِقُّ اللّٰہُ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ (یونس ۸۱، ۸۲)

اس دُعا کو تین مرتبہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے پلانے سے جادو اور جنات کا اثر دُور ہو جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ اَلۡقِ مَا فِیۡ یَمِیۡنِکَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا کَیۡدُ سٰحِرٍ ؕ

وَ لَا یُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَیۡثُ اَتٰی (طٰہٰ - ۶۹)

اگر کوئی بیمار ایسا ہو جو بے ہوش ہو جاتا ہو تو پانی کا چلّو بھر کے اس آیت کو پڑھ کر دم کر کے مُنہ پر مارنے سے صحت ہوتی ہے اور جادو اور جنات کا اثر دُور ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ قُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ۙ وَ اَعُوۡذُ بِکَ

رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ (المؤمنون ۹۷، ۹۸)

قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اَعُوۡذُ اور بِسۡمِ اللّٰہِ کے بعد اس آیت کو پڑھنے سے ہر قسم کے شیطانی وسوسے دُور ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ (الزمر ۵۳)

اوپر کی آیات، استغفار پڑھنے سے پہلے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَ مُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۔ ہود-۴۱

کوئی بھی نیا کام شروع کرنا ہو تو اس آیت کو پڑھ کر شروع کرے

وَ قُلۡ رَّبِّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ۔ المومنون ۲۹

کوئی بھی سفر میں یا سواری پر بیٹھے بیٹھے اس آیت کو پڑھے تو نہایت امن و امان سے اپنے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

حالتِ زچگی کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ

وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ

Marfat.com

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (الانشقاق ۱ تا ۵)

یہ سورت کسی عورت کے بچہ اڑا ہو یا حالتِ زچگی میں ہر تکلیف کے لئے پڑھنے سے اور تین مرتبہ پانی پر دم کر کے پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

ایامِ بیض کی دُعا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِهَا وَ عَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَائِهَا وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ط

زیادتیٔ علم کی دُعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط (طٰہٰ۔ ۱۱۴)

اس کے پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ علم عطا کرتا ہے۔

زبان کی لکنت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۙ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۙ (طٰہٰ: ۲۵ تا ۲۸)

اگر زبان میں لکنت ہو اس کو پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

نفاق، ریا وغیرہ سے بچنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَ لِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۔ (الفرقان ۔ ۴۷)

دُعائے طلبِ اولاد

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ (الانبیاء ۔ ۸۹)

منڈی یا بازار میں داخل ہونے کے لئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیت الخلا میں جاتے وقت کہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلا سے نکلنے کے وقت کہے

غُفْرَانَکَ (البقرہ ۔ ۲۸۵)

Marfat.com

قومی قوت کے لئے

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۔

گناہوں کی بخشش اور عمل نامہ کو بھاری کرنے کیلئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

تزکیہ نفس کے لئے

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا
وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلٰهَا ۔

گھر سے سفر کے لئے نکلتے وقت کہے

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

سواری پر سوار ہونے کی دُعا

خواہ کسی قسم کی سواری ہو، سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہے۔ جب پوری طرح سوار ہو کر بیٹھ جائے تو یہ دُعا پڑھے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ۙ
وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف-١٣، ١٤)

Marfat.com

قبرستان میں داخل ہونے کی دُعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ ط يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

سخت مصیبت سے پناہ کی دُعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیاء۔ ۸۷)

فکر و غم میں

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ لا سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ لا

سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ لا سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَآءٍ جَمَدٍ

سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا

سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا

Marfat.com

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ لا وَلَمْ
یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا بڑا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا
اے اللہ تو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں
عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا
تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اپنی
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
بدکاریوں سے اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے
ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔
گناہ میرے، پس تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

دُعائے امن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
شروع ساتھ نام اللہ بخشنے والے مہربان کے

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْنَا بِدُخُولِ الْقَبْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ

اے اللہ کشادگی کر ہم کو ساتھ داخل ہونے قبر کے اور خاتمہ کر ہمارا ساتھ بھلائی کے

وَالظَّفْرِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور کامیابی کے اور بخش دے ہم کو اور ہمارے والدین کو اور سب مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

اور مومن عورتوں کو ساتھ رحمت اپنی کے لے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

اور درود بھیجے اللہ اوپر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور آل اس کی کے سب کے

عمل مجرّب و اکسیر

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجمہ:- بھلا کون پہنچتا ہے بیکس کی پکار کو جب اس کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے سختی۔

روزانہ بعد نمازِ عشاء پانچ سو مرتبہ پڑھیں چالیس دن تک یہی عمل کریں انشاءاللہ تعالیٰ ہر جائز مراد بر آئے گی۔

وظیفہ کے شروع و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

Marfat.com

نماز پڑھنے کا طریقہ

ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے دونوں پاؤں کے درمیان چار یا پانچ اُنگلی کا فاصلہ کرکے کھڑا ہو اور جو نماز پڑھنی ہو اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے بشلاً نیّت کی میں نے آج کی نمازِ ظہر، چار رکعت نماز فرض یا سُنّت کی، اللہ جل جلالہٗ کے واسطے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور اُنگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں اور نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین اُنگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر، اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہو اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثناء پڑھے۔

ثناء:- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ فاتحہ:- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۗ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞ اس کے بعد امام و مقتدی آہستہ کہے اٰمِيْنَ

سُورۂ اخلاص :- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ

الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

كُفُوًا اَحَدٌ ۞

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑلے

اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے :-

تسبیح رکوع :- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

تسمیع :- سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

قومہ :- پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے ۔

تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس

طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ

دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور

Marfat.com

رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح :- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ط

جلسہ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر، اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے ان کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ اسی طرح کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام :- تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ :- دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

تشہد :- اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اس تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو

Marfat.com

تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو بسم اللہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے۔ لیکن اگر امام کے پیچھے ہے تو مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ وہ خاموش کھڑا رہے گا پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھے گا اور سلام پھیر دے گا۔

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

دُعا :- رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ٥ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (ابراہیم: ۴۰، ۴۱)

اور چاہے رب اجعلنی مقیم الصلوۃ کی بجائے یہ دعا پڑھ لے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے۔

سلام:- اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور اسی طرح امام بھی، دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کے لئے چند باتوں میں فرق ہے عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی۔ قیام میں سینے پر ہاتھ رکھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی باندھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور اُنگلیاں کشادہ رکھے گی۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی۔ سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دے گی۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سُرین پر بیٹھے گی اور اُنگلیاں ملا کر رکھے گی۔ باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

نماز کے بعد کی دُعائیں و اذکار

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ ط

ترجمہ:۔ اور جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کا ذکر کرو اوّل ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

اس کے بعد جو دُعا چاہے پڑھے۔

دُعائے اوّل:۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اس کے پڑھنے سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔

ذکرِ دوم:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

Marfat.com

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ذکر سوئم آیتہ الکرسی :۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرہ۔ ۵۵)

اوقاتِ مکروہہ

۱۔ سورج نکلتے وقت ۲۔ غروب ہوتے وقت ۳۔ استواء[1] کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ۴۔ طلوعِ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک سوائے دو سنت نمازِ فجر اور

---

[1] دوپہر کو جب سورج بالکل سر پر ہو (زوالِ آفتاب سے قبل کا وقت)

Marfat.com

عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہئیں۔ ۵۔ امام کے خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

تعدادِ رکعات

نام نماز	غیر مؤکدہ سنت قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کُل رکعتیں
فجر		۲	۲			۴
ظہر		۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴		۴			۸
مغرب			۳	۲	۲	۷
عشاء	۴		۴	۲ ۳ وتر واجب	۴ ۲ وتروں سے پہلے بعد	۱۷
میزان	۸	۶	۱۷	۳-۶	۸	۴۸
جمعۃ المبارک		۴	۲ ۴ ظہر احتیاطی	۴ ۴ غیر مؤکدہ	۲	۱۸

نمازِ وتر

نماز وتر واجب ہے اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔ اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے لیکن جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے

Marfat.com

دُعائے قنُوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ
عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ
نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی
عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھے: ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اگر دعائے قنوت پڑھنی بھول
گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ سجدہ سہو کرلے۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ
وَالتَّوْفِیْقِ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، خیریت، سلامتی والا کردے اور (ہمیں)
توفیق دے اس عمل کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط

Marfat.com

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ

لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ

وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط یَا مُجِیْرُ

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا پاک ہے۔ عزت اور بزرگی اور ہیبت والا اور قدرت اور بڑائی اور دبدبے والا۔ پاک ہے بادشاہ (حقیقی)، زندہ جو سوتا نہیں اور نہ مرے گا بہت ہی پاک ہے اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور رُوح کا پروردگار الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔ اے پناہ دینے والے۔

نمازِ قضائے حاجات

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ

نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی

رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ط

Marfat.com

دُعا

یہ دُعا امام محمد بن ادریس خوارزمی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی ہے اِس دُعا سے فرشتے کانپتے ہیں

اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ

یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یَا ذَا الْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَالْمُلْکِ الَّذِیْ

لَا یُضَامُ یَا مَنْ عَلٰی نُوْرِہٖ اَرْکَانُ عَرْشِہٖ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ

یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ؕ

فرماتے ہیں ایک مظلوم نے یہ دُعا پڑھی اسی وقت ایک کڑک کی آواز آسمان سے آئی اور ایک فرشتہ ہاتھ میں برچھا لیے ہوئے نازل ہوا۔ اس قزاق کو جو اس مظلوم کو قتل کرنا چاہتا تھا قتل کر دیا اور کہنے لگے زید جب تو نے پہلی بار خدا سے دُعا کی تو میں ساتویں آسمان پر تھا جبریل نے آواز دی کہ اس مظلوم کی مدد کو کون جاتا ہے میں نے کہا میں جاتا ہوں۔ پھر جب تو نے دُعا کی تو میں آسمانِ دنیا پر تھا۔ پھر جب تو نے تیسری بار دُعا کی تو میں آن پہنچا۔ جو اس دُعا کو پڑھے گا اس کی دُعا قبول ہو گی۔

پھر جب زید حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھ کو اپنا اسم اعظم تلقین کیا جس کے ساتھ جو دُعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔

Marfat.com

کلماتِ خیر و برکت

کوئی کام شروع کرو تو کہو	بِسْمِ اللّٰہِ	شروع اللہ کے نام سے
چھینک آئے تو کہو	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	شکر اللہ کے لیے ہے
خدا کے نام پر دو تو کہو	فِی سَبِیْلِ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ کی راہ میں
کچھ کرنے کا ارادہ ہو تو کہو	اِنْشَاءَ اللّٰہ	اگر اللہ نے چاہا
کوئی اچھی خبر سنو تو کہو	سُبْحَانَ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ پاک ہے
کسی کو تکلیف ہو تو کہو	یَا اللّٰہ	اے میرے اللہ
کسی کی تعریف کرنا ہو تو کہو	مَاشَاءَ اللّٰہِ	جو اللہ نے چاہا
سو کر اٹھو تو کہو	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ کے سوا کوئی نہیں
شکریہ ادا کرنا ہو تو کہو	جَزَاکَ اللّٰہِ	اللہ تمہیں بدلہ دے
کسی کو رخصت کرو تو کہو	فِی اَمَانِ اللّٰہ	اللہ کی حفاظت میں
جب خوشگواری ہو تو کہو	فَتَبَارَکَ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ برکت والا ہے
جب ناگواری ہو تو کہو	نَعُوْذُ بِاللّٰہ	اللہ تعالیٰ کی پناہ درکار ہے
غلط کام پر افسوس کرنا ہے تو کہو	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ	اللہ سے معافی چاہتا ہوں
جب مدد درکار ہو تو کہو	یَا رَسُوْلَ اللّٰہ	اے اللہ تعالیٰ کے رسول
موت کی خبر سنو تو کہو	اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔	ہم اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے

Marfat.com

اللہ جل شانہٗ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۱۔ حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔"

۲۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :۔

"کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں ؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے۔ اور سونے چاندی کے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدانِ جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں ؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ضرور بتلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے۔"

۳۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : "کوئی صدقہ (عملِ خیر) اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔"

۴۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پس جب وہ

Marfat.com

کسی جماعت کو اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں آخر حدیث تک۔

۵۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا" زندہ" اور" مردے" کی سی مثال ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا" جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ سکون و اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنیوالوں کا تذکرہ کرتا ہے جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں۔"

۷۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

ایک صحابی نے عرض کیا۔" یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)" اسلام کے (موجب اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں" (اور برابر کرتا رہوں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔" تمہاری زبان برابر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہیئے۔

۸۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

ایک صحابی (معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔"

Marfat.com

۹۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے :

انہی صحابی (معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ مقدور بھر اللہ تعالیٰ کے تقویٰ (خوف و خشیت) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اور جب بھی کوئی برا کام کر بیٹھو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سرِ نو توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ"

۱۰۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو"

۱۱۔ اسی روایت میں آیا ہے کہ

"صحابہ نے عرض کیا :۔ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) نہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد، بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے (آخری جملہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔"

۱۲۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ :۔

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ ان کو (برابر) تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اُس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہو گا۔

۱۳۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چرلیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو) صحابہ نے عرض کیا

Marfat.com

بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ذکر کے حلقے" لہ مجمعے۔

۱۴۔ ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ :۔

" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ؛ آج تمام محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عزت اور احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد کرنے والے ذاکرین) ہیں "

۱۵۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

" ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھریاں ہوتی ہیں ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان پس جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں معروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے) اور طرح طرح کے وسوسے ڈالتا رہتا ہے "۔

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

" جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک "حج" اور ایک "عمرہ" کی مانند اجر ملے گا۔ پورے (حج اور عمرہ کا) پورے حج اور عمرہ کا پورے حج اور عمرہ کا ثواب۔

۱۷۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

" ذکر اللہ سے غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدانِ جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا۔

۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر وہاں سے منتشر ہوئی تو

Marfat.com

یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش (پر) جمع ہوئے تھے اور اُسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہو گی۔"

۱۹۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

"جو شخص بھی کسی راستہ پر کسی کام کے لئے، چلا اور اس (اثناء) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لئے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو یہ (غفلت) اس کے لئے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی۔

۲۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

"ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہو تو جب (جواب میں) کہتا ہے "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اس کو) مبارکباد دیتا ہے آخر حدیث تک

۲۱۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

"اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے سورج، چاند، ہلال اور ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور ہر موقع کے مناسب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے۔ بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا (کاش اس ساعت میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

۲۳۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ :۔

"تم اتنی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔"

Marfat.com

۲۴۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی تعداد کا خیال رکھیں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں۔ فرمایا اس لئے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور (انہیں قوتِ گویائی دے کر) بلوایا جائے گا (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر و تقدیس و تہلیل کی تھی)۔

۲۵۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا: تم تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فراموش (محروم) کر دی جاؤ"۔

۲۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے"۔

۲۷۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرتِ اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کے چار غلاموں کو آزاد کر دوں اور (اسی طرح) میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولادِ اسماعیل علیہ السلام کے) آزاد کروں"۔

۲۸۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ :۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں"

اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے شیدائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ان کے گناہوں کے بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

۲۹۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں (راوی نے) پوری حدیث بیان کی۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لئے اس ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری سے نکلا ہو اور وہ شخص بھاگتے بھاگتے ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزیں ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ اپنے دشمن شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے کو نہیں بچا سکتا۔"

۳۰۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی سونے کے بجائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

۳۱۔ ایک اور حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رہتی ہیں وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔"

Marfat.com

اسم اعظم اور دعا کی قبولیت میں اس کے اثر کا بیان

۱۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ جو بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں ہے :-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (انبیاء رکوع ۶)

(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

۲۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ :-

اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگا جائے (ضرور) دیتا ہے اور جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ (ضرور) قبول کرتا ہے یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

الٰہی ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے تو اکیلا ہے۔ بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس کے کوئی برابر کا (ہمسر) ہے۔

• بعض روایتوں میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

Marfat.com

اَلَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو اللہ ہے۔ اکیلا ہے بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ نہ کوئی اس کا ہمسر ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

۳۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا نام جس سے جب بھی دُعا کی جائے اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتے ہیں اور جو بھی مانگا جائے ضرور دیتے ہیں، یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تیری ہی سب تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ (تو) بہت بڑا مہربان ہے۔ بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے۔ اے (عظمت و) جلال اور (انعام و) احسان کے مالک۔

اور بعض روایتوں میں (بجائے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کو قائم رکھنے والے) بھی اس کے آخر میں آیا ہے۔

۴۔ (۱) وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (بقرہ۔ رکوع ۱۹)

اور تمہارا معبود تو وہی یگانہ معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی رحم کرنے والا

Marfat.com

اور بہت ہی مہربان ہے۔

(۲) الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آل عمران رکوع ۱)

الف، لام، میم، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔

۱۔ سورۃ بقرہ ۲۔ سورۃ آل عمران ۳۔ سورۃ طٰہٰ

۶۔ قاسم (بن عبدالرحمٰن) نے کہا ہے:۔ میں نے (اس حدیث کے تحت) اس کو تلاش کیا تو اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو اسم اعظم پایا۔

۷۔ امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

میرے نزدیک اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے تاکہ (سب) حدیثیں موافق (مطابق) ہو جائیں اور اس لئے بھی کہ واحدی کی کتاب الدعاء کی حدیث جو یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے وہ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم

نیز فرماتے ہیں:۔

یہ قاسم، عبدالرحمٰن کے بیٹے شام کے رہنے والے تابعی ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قابلِ اعتماد شاگرد ہیں ——

(صفحہ ۱۹۲ کا بقیہ)

اور ایک درود شریف کثیر الثواب یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ترجمہ:۔ خدا اور فرشتے اور پیغمبروں، نبیوں، رسولوں اور پوری مخلوق کی طرف سے درود اور رحمت اتارے ہمارے سردار پر جن کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ کی اُمّت پر اور سب پر درود وسلام و رحمت و برکت نازل ہو۔

فائدہ:۔ جو شخص جمعہ کے دن ایک سَو مرتبہ اور روزانہ تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کی گنتی کے برابر ثواب عطا کرے گا۔ اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت کے ساتھ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریں گے۔

فضائلِ درود شریف

حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میزان میں نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھے گا اتنا ثواب پائے گا کہ اگر ہزار فرشتے ستر دن تک یا ستر فرشتے ہزار دن تک اس کے ثواب کو لکھیں تو نہ لکھ سکیں گے۔ وہ یہ ہے:۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ باقی صفحہ ۱۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

برائے

ایصالِ ثواب

شیخ نذیر حسین مرحوم
شیخ مظہر حسین مرحوم
شیخ ظفر حسین مرحوم
شیخ اقبال حسین مرحوم　　شیخ منظور حسین مرحوم
شیخ الطاف حسین مرحوم

جو صاحبان اس کتاب کو پڑھیں وہ مرحومین کے لیئے ایصالِ ثواب اور دعائے خیر کریں۔ (شکریہ)

مبلغ -/50 روپے نقد بھیج کر کتاب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

محمد ذیشان پائپ سٹور

رحمان گلی نمبر ۷۔ نشتر روڈ لاہور۔ ۵۴۰۰۰۔

فون :- 7651358 - 7651362 - 356996

Marfat.com

ماں دی عظمت

ماواں لکھ جہان وچہ بنن بھاویں
جس وچہ چین قرار سکون مل دا
جس نوں تکناں بندگی رب دی اے
بچہ جدوں روے ماں ماں کردا
بہنی سد جاں حشر میدان اندر
رب نے ماں دیاں عزتاں عظمتاں دا

اے پر اپنی ماں جہی ماں ایں نئیں
ماں دی گود ورگی کوئی تھاں، ایں نئیں
اودھے پیار جہی گوہڑی کوئی چھاں ایں نئیں
بناں ماں دے اوہ لبھدا ناں ایں نئیں
ناواں ماواں دے ناں تے بولناایں
عقدہ حشر میدان وچہ کھولناایں

روہڑن واسطے موسیٰ کلیم علیہ السلام تائیں
ڈھاواں مار دی پیچ پکار کردی
جدوں ماں دی مامتا جوش مارے
جد ماں دے صبر دی دیکھ ٹڈی
دودھ دائیاں دے ہو گئے حرام اس تے
خوف کریں پہچاندا نہ رائی رجنتاں

جدوں ماں دریا تے آوندی اے
رو رو کے نیر وگاوندی اے
چم چم کے سینے لگاوندی اے
فوراً رب دلوں وحی آوندی اے
دودھ تیرا ای پیوے گا لال تیرا
تیری گود وچہ کھیڈے گا بال تیرا

ہر اک بچے نوں ماں دیاں خدمتاں دا
پیسے خرچ کے دی ماں دی مامتا دا
مل دا ہور اوہ کسے دی جھولی چوں نئیں
پر سکون اک ماں دی گود وچوں
دل نوں عجب اے کیف سرور آوندا
جد وی کسے نوں کوئی تکلیف آوندی

بدلہ رب کولوں شان دار مل دا
سودا کدی نئیں کسے بازار مل دا
جیہڑا ماں دی گود چوں پیار مل دا
بچے تائیں حقیقی قرار مل دا
جدوں منہ وچوں ماں دا ناں نکلے
فوراً منہ وچوں ہائے ماں نکلے

کتناں ماں دی عظمت دا خیال رب نوں
قسم رب دی ماں دے وچہ قدماں
دیکھو پاک قرآن دے وچہ تھاں تھاں
جنت ماں دیاں قدماں دے ہیٹھ رکھ کے
خدمت ماں دی یوسفے کر کر کے
ہو جاوے گی عظمت بلند تیری

کتی ماں دی شان ودھائی رب نے
رکھ دتی اے ساری خدائی رب نے
ماں دی شان دی دتی دہائی رب نے
شان کر دتی ہور سوائی رب نے
ماں کولوں دعاواں توں لے ہر دم
چم دا ماں دے پیراں نوں رے ہر دم

Marfat.com

ماں دی عظمت

ماںواں لکھ جہان وچہ بنن بھاویں
جس وچہ چین قرار سکون مِل دا
جس نوں تکناں بندگی رب دِی اے
بچہ جدوں رووے ماں ماں کردا
بیبی سد جاں حشر میدان اندر
رب نے ماں دیاں عزتاں عظمتاں دا

اے پر اپنی ماں جہی ماں ایں نئیں
ماں دی گود ورگی کوئی تھاں، ایں نئیں
اُودھرے پیار جہی گوہڑی کوئی چھاں ایں نئیں
بناں ماں دے اُوہ لیندا ناں ایں نئیں
ناںواں ماںواں دے ناں تے بولناایں
عُقدہ حشر میدان وچہ کھولناایں

روہڑن واسطے مُوسیٰ کلیم علیہ السلام تائیں
ڈھاواں مار دی بیچ پُکار کردی
جدوں ماں دی مامتا جُوش مارے
حد ماں دے صبر دی ڈھیندی
دُدھ دائیاں دے ہو گئے حرام اُس تے
خوف کریں پیو جاندنڑ رائی رجناں

جدوں ماں دریا تے آوندی اے
رو رو کے نیر وگاوندی اے
چُم چُم کے سینے لگاوندی اے
فوراً رب ولوں وحی آوندی اے
دُدھ تیرا ای پیوے گا لال تیرا
تیری گود وچہ کھیڈے گا بال تیرا

ہر اِک بچے نوں ماں دیاں خدمتاں دا
پیسے خرچ کے دی ماں دی مامتا دا
مِل دا ہور اُوہ کِسے دی جھولی چوں نئیں
پُرسکون اِک ماں دی گود وچوں
دِل نوں عجب اے کیف سرور آوندا
جد وی کِسے نوں کوئی تکلیف آوندی

بدلہ رب کولوں شان دار مِل دا
سودا کدی نئیں کِسے بازار مِل دا
جیہڑا ماں دی گود چوں پیار مِل دا
بچے تائیں حقیقی قرار مِل دا
جدوں مُنہ وچوں ماں دا ناں نکلے
ذرا مُنہ وچوں ہائے ماں نکلے

کتناں ماں دی عظمت دا خیال رب نوں
قسم رب دی ماں دے وچہ قدماں
دیکھو پاک قرآن دے وچہ تھاں تھاں
جنت ماں دیاں قدماں دے ہیٹھ رکھ کے
خدمت ماں دی یُوسفے کر کر کے
ہو جاوے گی عظمت بلند تیری

کتنی ماں دی شان ودھائی رب نے
رکھ دِتی اے ساری خُدائی رب نے
ماں دی شان دی دِتی دہائی رب نے
شان کر دِتی ہور سوائی رب نے
ماں کولوں دُعاواں توں لے ہر دم
چُم دا ماں دے پیراں نوں رہ ہر دم

Marfat.com